هٰذا مِن فضلِ ربّی

# فرہنگِ عثمانیہ

المعروف بہ

# اصطلاحاتِ اُستادی



مؤلفہ

## ابو المعارف میر لطف علی عارف ابو العلائی

قاضی موضعی پرگنہ ہتنورہ سرکار میدک

صوبہ فرخندہ بنیاد حیدرآباد دکن

[illegible]

# رائے

عالیجناب سید محمد حسین صاحب بلگرامی المخاطب بہ نواب عماد جنگ بہادر ادام اللہ اقبالہ معتمد عدالت و سیاسیات و ملکی و صرفخاص

## علاقہ سرکار عالی

میں نے کتاب فرہنگ عثمانیہ المعروف بہ اصطلاحات اناڈی مولفہ مکلمی میر لطف علی صاحب عارف ابو العلائی قاضی ہفت نورہ" کو مکمل دیکھا اس میں شک نہیں کہ مولوی صاحب موصوف نے بڑی شاقہ محنت سے اس کتاب کو مکمل کی ہے جو لائق تحسین ہے۔

میری رائے میں یہ کتاب جملہ معاشداران ہندو دکن کے علاوہ دفاتر سرکار کے لیے بھی بے حد مفید ہے فقط

شرح دستخط - نواب صاحب ممدوح

# شکریہ

میں اس وقت نہایت خلوص کے ساتھ اُن معزز مصنفین اور مولفین کا شکریہ ادا کرتا ہوں جنھوں نے (مختلف شکلوں میں) اپنے یادگار رکھ چھوڑے جو آج اس ناچیز تالیف فرہنگ عثمانیہ میں یک گونہ سہولت ہوئی فقط کمترین

عارف ۔ ابوالعُلائی

# تمہید

علمائے معانی و بیان کا مسلمہ نظریہ ہے کہ کلام انسان کے دل پر اسی وقت
اثر کرتا ہے جبکہ بہ مقتضائے احوال بیان کیا جائے یہی وہ آخری قید ہے جس کی بنا پر
متکلم کبھی تو اپنے کلام کو بطوالت بیان کرتا ہے کبھی بالاختصار الفاظ کا ذکر و حذف و تغیر
جتنی بھی صورتیں لاحق ہوتی ہیں وہ سب اس کلیہ کے تحت ہیں اور پھر اسی پر اکتفا نہیں
کیا گیا بلکہ الفاظ کی دلالت کے اعتبار سے کلام میں سینکڑوں نئے نئے شگوفہ نکالے گئے ہیں
اگرچہ دلالت مطابقی و تضمنی کا دائرہ زیادہ وسیع نہیں ہے لیکن دلالت التزامی کے میدان
میں ہمہ قسم کے مجازات مثلاً تشبیہات استعارات کنایات اشارات سماجاتے ہیں کیونکہ
اگر حقیقی معنی کی دلالت کا ایک ہی طریقہ ہوتا ہے تو مجازی معنی کے مختلف طریقہ ہوتے
ہیں اگرچہ فن معانی کے اعتبار سے اطناب و مساوات کے جو اصول مقرر کیے گئے ہیں وہ
سب کلام کے تن میں روح پھونکنے والی چیزیں ہیں لیکن ایجاز کا فن اتنا وسیع ہے کہ اس کے
اصول پر بالکلیہ احاطہ نہیں ہو سکتا کیونکہ اہل زبان جب کسی وسیع مفہوم کو مختصراً بیان
کرنا چاہتے ہیں تو کبھی مرکبات اضافی سے کام لیتے ہیں کبھی مرکبات توصیفی سے
کہیں کلام اس قسم کا بیان کر دیتے ہیں کہ قلیل الالفاظ اور کثیر المعانی ہو۔ ضرب الامثال
میں الفاظ تو قلیل ہوتے ہیں مگر مطالب وسیع۔ عام طور پر اصولین کا یہی طریقہ رہا
ہے کہ جب وہ کثیر مفہوم کو مختصر سے ایک یا دو کلموں میں ادا کرنا چاہتے ہیں تو لغوی

معنی کا کسی قدر تعلق باقی رکھ کر اس میں اصطلاحی حیثیت پیدا کر دیتے ہیں پھر وہی کلام عوام میں اس قدر مقبول ہو جاتا ہے کہ لفظوں کے بیان کرتے ہی ہر شخص کا ذہن مفہوم کثیر کی طرف منتقل ہو جاتا ہے کہ وہ اس کو اچھی طرح سمجھ جاتے ہیں اصطلاحی حیثیت کا رواج نہ صرف علوم و فنون کی حد تک محدود رہا ہے بلکہ عام طور پر بول چال میں دفتری کاروبار میں بھی اس کا رواج ہو چکا لیکن فرق اتنا ہے کہ علوم و فنون کے اصطلاحات کی تحقیق تو لغات متداولہ میں مل جاتی ہے لیکن اسنادی اور دفتری کاروبار کے اصطلاحات کی دریافت کے لیے ایسی کتابیں دستیاب نہیں ہو سکیں جس سے معلومات بہم پہنچائے جا سکیں اُن کی دریافت انھیں لوگوں سے ہو سکتی ہے جو ان کاروبار سے واقف ہوں اگرچہ مجھے بعض بعض کتابیں دکن کے دفتری اصطلاحات کے دستیاب بھی ہوئیں لیکن ان میں چیدہ چیدہ اصطلاحات درج تھے کوئی ایسی کتاب نہیں مل سکی جو عام طور پر ہر قسم کے اصطلاحات پر حاوی ہو۔ اس لئے ایک زمانہ سے میری تمنا تھی کہ کوئی ایسی جامع کتاب تالیف کروں جو دکن اور ہندوستان کے دفتری اصطلاحات پر حاوی ہو اور جس سے ناظرین ایک بڑی حد تک ہر قسم کے معلومات بہم پہنچا سکیں۔ خدا کا شکر ہے کہ میں نے اس غرض کے لیے بے حد مواد فراہم کر لیا اور بعون اللہ تعالیٰ اس کام کو شروع کر دیا ہے۔ غرض کہ میں نے اس کتاب میں ہر ایک اصطلاح کو بڑی تحقیق اور دریافت کے بعد درج کیا ہے اور اس کتاب کی تالیف میں میں نے جس ترتیب کا لحاظ رکھا ہے وہ یہ ہے کہ حرف الف کے بعد باؔ تاؔ ثاؔ اور اس کے ساتھ ساتھ تذکیر و تانیث علاوہ ازیں ہر حرف کے تحت لغوی معنی درج کرنے کے بعد اصطلاح اسنادی کو درج کیا ہے بریں ہم اس میں ہر ایک مقام

پر (جہاں ضرورت ہوئی) لفظ کے تحت خاص اور اہم مضامین جیسے القاب و تاریخ وغیرہ جس کی اہل معاملہ کو بے حد ضرورت ہوتی ہے بہ لحاظ سہولت درج کیا ہے تاکہ ناظرین کو کثرت کتب بینی و عدم فراہمی مواد کی پریشانی سے نجات حاصل ہو۔ غرضکہ جملہ دفاتر دانا و قدیم کے اصطلاحات کی (جو نہ صرف حیدرآباد بلکہ جملہ ہندوستان کے لیے بھی بے حد مفید ہے) کامل طور پر مدلل ذرایع کے ساتھ وضاحت کردی گئی ہے خداوند عالم کا ہزار ہزار شکر ہے کہ مجھ کو اس خاص کتاب کی تالیف کی توفیق عطا فرمائی جو میرے لیے باعث افتخار ہے۔

بفضلہ تعالیٰ اس مبارک دور عثمانی میں جبکہ اعلیحضرت ظل سبحانی خلیفۃ الرحمانی سلطان العلوم ہز اکزالٹڈ ہائینس نظام الملک نظام الدولہ فتح جنگ سپہ سالار مظفر الممالک رستم دوراں یار وفادار لفٹنٹ جنرل نواب میر عثمان علی خاں بہادر جی سی یس-آئی سی-بی-ای خلد اللہ ملکہ وسلطنتہ وضاعف اجلالہم سریر آرائے تخت دکن ہیں اور

(۲) عالیجناب راجہ راجایان مہاراجہ سرکشن پرشاد بہادر یمین السلطنتہ دامت برکاتہ جی-سی-آئی-ای-کے-سی-یس-آئی بعہدہ صدر اعظم باب حکومت "سابق مدار المہام" پیشکار سرکار عالی اور

(۳) عالیجناب نواب نظامت جنگ بہادر دامتہ شوکتہ سی-آئی ای-او-بی-ای-ایم-اے-یل یل-بی بیارسٹریٹ لا بعہدہ صدر المہام سیاسیات و دفتر ملکی علاقہ سرکار عالی اور

عالیجناب مولانا مولوی سید مہدی حسین صاحب بلگرامی المخاطب بہ نواب

مہدی یار جنگ بہادر دامتہ حشمتہ بعہدہ معتمدی سیاسیات و دفتر ملکی سرکار عالی اور
(۴) عالیجناب نواب زادہ مولوی مرزا ابوالحسن خاں صاحب دامتہ دولتہ
بعہدۂ اول مددگاری سیاسیات و دفتر ملکی پر ممتاز ہیں جنکی ماتحتی کا فخر میرے لیے باعث ناز ہے
میں نے زیادہ مناسب خیال کیا کہ اس ناچیز تالیف کو اپنے والد ماجد
حضرت قاضی سید عبدالرحیم صاحب قبلہ ابوالعلائی قاضی موروثی پرگنہ
ہست نورہ ضلع میدک "جو بائیہ فخر خاندان ہیں" کے نام نامی واسم گرامی سے معنون
کرنے کا شرف و افتخار حاصل کروں تاکہ دونوں جہاں میں سرخرو رہوں اس لیے
حضرت قبلہ گاہی صاحب کے نام نامی واسم گرامی سے معنون کرکے ناچیز تالیف
کو ہدیۂ ناظرین کرتا ہوں۔

قدر دانان علم و ہنر سے التماس ہے کہ اس میری ناچیز تالیف کو ملاحظہ فرمانے
کے بعد جو بات سہوًا رہ گئی ہو مجھ کو مطلع فرما کر ممنونیت کا موقع دیں تاکہ بوقت
طبع ثانی اس کی تکمیل کی جا سکے۔

خداوند عالم سے میری دعا ہے کہ اس کتاب کو مقبول عام فرمائے۔
آمین ثم آمین بحق سورۂ طٰہٰ و یٰسین۔

کمترین

ابوالمعارف میر لطف علی عارف ابوالعلائی

قاضی پرگنہ ہست نورہ

۱۱ ربیع الثانی شریف ۱۳۴۷ھ

# فہرست فرہنگ عثمانیہ


| مضمون | صفحہ | مضمون | صفحہ | مضمون | صفحہ |
|---|---|---|---|---|---|
| باب الالف | ۱ | اخراجات دیوتان | ۱۴ | اسامی باز | ۲۰ |
| آبادی | ۱ | اخراجات لنگر | ۱۴ | اسامی پاہی | ۲۰ |
| آب دار | ۲ | اخلاص نامہ | ۱۵ | اسامی شکمی | ۲۰ |
| آبکار | ۲ | آختہ بیگی | ۱۶ | اسامی غیر موروثی | ۲۰ |
| آبکاری | ۲ | اراضی | ۱۶ | اسامی مستقل | ۲۰ |
| آب کش | ۹ | اراضی افتادہ | ۱۶ | اسامی موروثی | ۲۰ |
| ابواب جائز | ۹ | اراضی مکاسہ | ۱۶ | اسباط | ۲۰ |
| اجارہ | ۱۰ | اراضی کروری | ۱۶ | استظہار | ۲۰ |
| اجارہ دار | ۱۱ | آریہ ورت | ۱۸ | آستانہ | ۲۱ |
| احدی | ۱۱ | ارش | ۱۸ | استیفاء | ۲۱ |
| احشام | ۱۱ | ارشاد | ۱۸ | اسداللہ | ۲۴ |
| احفاد | ۱۱ | ارشاد نامہ | ۱۸ | اسلام | ۲۴ |
| احکام | ۱۲ | انجپت | ۱۸ | اسم | ۲۵ |
| اخبار نویس | ۱۳ | اساڑھ | ۱۹ | استاد | ۲۵ |
| اخراجات ادھپا | ۱۴ | اساڑھی | ۱۹ | آسیب | ۲۵ |
| اخراجات پوجا ونداریب | ۱۴ | آسامی | ۱۹ | اشفاق | ۲۶ |


مؤلف عارف ابوالعلائی

اشفاق ۲۵
اشفاق نامہ ۲۵
اصطلاح ۲۷
آصف ۲۷
آصف جاہ اولے ۲۷
آصف جاہ ثانی ۲۸
آصف جاہ ثالث ۲۸
آصف جاہ رابع ۲۹
آصف جاہ خامس ۲۹
آصف جاہ سادس ۳۰
آصف جاہ سابع ۳۰
اضمان ۳۱
اضافہ ۳۱
اطراف بلدہ ۳۱
اعلیحضرت ۳۲
اقتران ۳۲
اکاربند ۳۲
آگاہی ۳۲
اگرہار ۳۲
اگرہار ۳۳
اگنی ہوتر ۳۳
قصہ رامائن ۳۴
آل تمغا ۳۷
املتاس ۴۳
الحق ۴۳
العاقبت بالعافیت ۴۳
القاب ۴۳
القاب الف ۴۵
القاب ب ۵۵
القاب پ ۵۹
القاب ت ۶۱
القاب ٹ ۶۲
القاب ث ۶۲
القاب ج ۶۳
القاب چ ۶۶
القاب ح ۶۶
القاب خ ۷۰
القاب د ۷۱
القاب ڈ ۷۳
القاب ذ ۷۳
القاب ر ۷۳
القاب ز ۷۹
القاب س ۸۱
القاب ش ۸۶
القاب ص ۹۰
القاب ض ۹۲
القاب ط ۹۲
القاب ظ ۹۳
القاب ع ۹۴
القاب غ ۱۰۱
القاب ف ۱۰۶
القاب ق ۱۰۸
القاب ک ۱۰۹
القاب گ ۱۱۴
القاب ل ۱۱۶
القاب م ۱۱۸
القاب ن ۱۲۹

| لفظ | صفحہ | لفظ | صفحہ | لفظ | صفحہ |
|---|---|---|---|---|---|
| القاب و | ۱۳۳ | امیدوار رند | ۱۵۴ | اولاندکار | ۱۶۴ |
| القاب ھ | ۱۳۷ | انتظام | ۱۵۴ | اونا | ۱۶۴ |
| القاب ی | ۱۳۹ | انجام | ۱۵۵ | اون باشی | ۱۶۴ |
| اُنکا | ۱۴۱ | انچ | ۱۵۶ | اون بیگی | ۱۶۴ |
| اللہ اکبر | ۱۴۱ | اندازہ | ۱۵۶ | اہلی | ۱۶۴ |
| اللہ محمد علی | ۱۴۱ | اندرپرست | ۱۵۶ | اہلکار | ۱۶۴ |
| الوتہ دار | ۱۴۲ | انسوافنہ | ۱۵۶ | اہل مد | ۱۶۴ |
| آلہی | ۱۴۳ | انشاء | ۱۵۷ | ایاب | ۱۶۴ |
| امارہ | ۱۴۳ | انصرام | ۱۵۷ | ایالت | ۱۶۵ |
| امارہ گیر | ۱۴۳ | انضباط | ۱۵۷ | ایام | ۱۶۵ |
| امام | ۱۴۳ | انعام | ۱۵۷ | آیان | ۱۶۵ |
| امانی | ۱۴۴ | آوارجہ | ۱۵۹ | ایتام | ۱۶۵ |
| امبی کاری | ۱۵۱ | اوارہ | ۱۵۹ | ایلچی | ۱۶۵ |
| آمد | ۱۵۲ | اوتم بیگار | ۱۶۱ | ایماء | ۱۶۵ |
| آمدنی | ۱۵۲ | اوٹی | ۱۶۱ | ایمہ دار | ۱۶۵ |
| آملی | ۱۵۲ | اوٹی گری | ۱۶۱ | آئین شاہی | ۱۶۶ |
| امیر کوئی | ۱۵۳ | اولاد | ۱۶۱ | آئین (۱) | ۱۶۶ |
| امین | ۱۵۳ | کیفیت الفاظ اسناد | ۱۶۳ | آئین (۲) | ۱۶۶ |
| امین یا باقی | ۱۵۴ | عطائے سلطانی | | آئین (۳) | ۱۶۶ |

| اندراج | صفحہ | اندراج | صفحہ | اندراج | صفحہ |
|---|---|---|---|---|---|
| آئین (۴) | ۱۶۷ | دفعہ (۷) | ۱۷۷ | بابَر | ۱۸۴ |
| آئین (۵) | ۱۶۸ | دفعہ (۸) | ۱۷۷ | بابُرہ | ״ |
| آئین (۶) | ۱۶۸ | دفعہ (۹) | ۱۷۸ | بابک | ״ |
| آئین (۷) | ۱۶۸ | دفعہ (۱۰) | ۱۷۹ | باج | ۱۸۵ |
| آئین (۸) | ۱۶۹ | دفعہ (۱۱) | ۱۷۹ | باج دار | ״ |
| آئین (۹) | ۱۶۹ | دفعہ (۱۲) | ۱۷۹ | باج گذار | ״ |
| آئین (۱۰) | ۱۷۰ | دفعہ (۱۳) | ۱۸۱ | باج گیر | ״ |
| آئین (۱۱) | ۱۷۰ | دفعہ (۱۴) | ۱۸۱ | باجی | ״ |
| آئین (۱۲) | ۱۷۱ | آئین بندی | ۱۸۲ | باچھ | ״ |
| آئین (۱۳) | ۱۷۱ | آئین دیوانی | ۱۸۲ | باحور | ״ |
| آئین (۱۴) | ۱۷۲ | آئین فوجداری | ۱۸۲ | باد | ۱۸۶ |
| آئین (۱۵) | ۱۷۲ | آئین مال | ۱۸۲ | بادشاہ | ۱۸۶ |
| آئین مہاراجہ چندو لعل بہادر | ۱۷۳ | ب | ۱۸۳ | ظہیر الدین بابر بادشاہ | ۱۸۶ |
| دفعہ (۱) | ۱۷۳ | باء | ۱۸۴ | نصیر الدین ہمایون بادشاہ | ۱۸۶ |
| دفعہ (۲) | ۱۷۳ | باچھ | ۱۸۴ | جلال الدین اکبر بادشاہ | ۱۸۷ |
| دفعہ (۳) | ۱۷۴ | باضابطہ | ״ | محمد سلیم نور الدین جہانگیر | |
| دفعہ (۴) | ۱۷۴ | باقاعدہ | ״ | ابو المظفر شہاب الدین شاہجہان | ״ |
| دفعہ (۵) | ۱۷۵ | باب | ״ | ابو المظفر اورنگ زیب عالمگیر | |
| دفعہ (۶) | ۱۷۶ | بابت | ״ | محمد اعظم شاہ | ״ |

| عنوان | صفحہ |
| --- | --- |
| محمد معظم شاہ | ۱۸۸ |
| معز الدین جہاندار شاہ | " |
| جلال الدین فرخ سیر | " |
| رفیع الدرجات | " |
| شمس الدین رفیع الدولہ | " |
| ابو الفتح روشن اختر | " |
| مجاہد الدین ابو نصر احمد شاہ | ۱۸۹ |
| عالم گیر ثانی | ۱۸۹ |
| محی الملۃ شاہ جہاں ثانی | " |
| عالی گوہر | " |
| بیدار شاہ | " |
| ابو النصر معین الدین محمد اکبر شاہ ثانی | ۱۹۰ |
| ابو المظفر سراج الدین محمد بہادر شاہ | |
| بادشاہ علاء الدین حسن گانگو بہمنی اور انکے حالات | " |
| سلطان محمد شاہ بہمنی | ۱۹۱ |
| طرفداروں کی ابتدا | |
| سلطان مجاہد شاہ بہمنی | " |
| سلطان داود شاہ بہمنی | ۱۹۱ |
| سلطان محمود بہمنی | ۱۹۱ |
| سلطان غیاث الدین | ۱۹۲ |
| سلطان فیروز شاہ | ۱۹۲ |
| سلطان احمد شاہ بہمنی | ۱۹۲ |
| خلف حسن بصری وکیل | ۱۹۲ |
| ملک التجار | " |
| غلام ہوشیار امیر الامرا | " |
| بیدار غلام سپہ سالار | " |
| رائے ورنگل | " |
| واقعات پایہ تخت بیدر | " |
| شاہزادہ محمود خاں | " |
| شاہزادہ علاء الدین الثانی | " |
| شاہزادہ محمد خاں | " |
| سلطان احمد شاہ اور نواب محبوب علی خاں بادشاہ دکن | ۱۹۴ |
| سلطان علاء الدین | " |
| سلطان ہمایوں شاہ | " |
| سلطان نظام الدین | " |
| سلطان شمس الدین محمد شاہ | ۱۹۵ |
| مخدومہ جہاں | " |
| خواجہ جہاں ترک وزیر | " |
| ملک التجار گاواں وزیر | " |
| بہ بانے چار طرفدار کے آٹھ صوبیداریاں | |
| سلطان محمود شاہ | " |
| امیر برید انتظام ملک کجری | " |
| قوام الملک کبیر و صغیر | " |
| یوسف عادل شاہ حبیب اللہ و محبیب اللہ | " |
| سلطان احمد شاہ ثانی | ۱۹۶ |
| سلطان علاء الدین ثانی | " |
| سلطان شاہ ولی اللہ | " |
| سلطان شاہ کلیم اللہ | " |
| طرفداروں کے خود مختاری کے واقعات | " |
| برید شاہ طرفدار بیدر | " |
| عماد شاہ طرفدار برار | " |

| عنوان | صفحہ |
|---|---|
| نظام شاہ طرفدار احمد نگر | ۱۹۶ |
| قطب شاہ طرفدار گولکنڈہ | |
| واقعات برید شاہی | " |
| محمد قاسم برید | " |
| امیر برید | " |
| علی برید | ۱۹۸ |
| ابراہیم برید | " |
| قاسم برید ثانی | " |
| علی برید ثانی | " |
| امیر برید ثانی | " |
| میرزا علی | " |
| واقعات عادل شاہی | " |
| یوسف عادل شاہ | " |
| اسمعیل عادل شاہ | ۱۹۹ |
| ابراہیم عادل شاہ | " |
| علی عادل شاہ | " |
| ابراہیم عادل شاہ ثانی | ۲۰۰ |
| محمود عادل شاہ | ۲۰۰ |
| سکندر عادل شاہ | " |

| عنوان | صفحہ |
|---|---|
| فرزند عالمگیر کا حکومت عادل شاہی پر حملہ کرنا | ۲۰۰ |
| محمد اعظم شاہ بہ ہمراہی | " |
| غازی الدین خاں فیروز جنگ | " |
| سکندر عادل شاہ کی گرفتاری | " |
| واقعات نظام شاہی | " |
| نظام الملک احمد شاہ بحری | " |
| خطاب نظام الملک بحری | ۲۰۱ |
| برہان نظام الملک بحری | " |
| حسین نظام شاہ | " |
| مرتضیٰ نظام شاہ | " |
| میراں حسین | " |
| اسمعیل نظام شاہ و برہان نظام شاہ | " |
| ابراہیم نظام شاہ | ۲۰۲ |
| نظام شاہی حکومت کے چار حصے | " |
| احمد نظام شاہ مالک قلعہ اوسہ | ۲۰۰ |
| بہادر شاہ بہ تائید چاند بی بی مالک قلعہ احمد نگر | " |

| عنوان | صفحہ |
|---|---|
| موتی بہ تائید اخلاص خاں دولت آباد کا مالک بنایا گیا | ۲۰۲ |
| شاہ علی بہ تائید ابہت خاں حبشی پرینڈہ کا حاکم بنایا گیا | |
| عبدالرحیم خاں خانخاناں کا احمد نگر پر حملہ اور شاہزادہ دانیال کی فتح | |
| مرتضیٰ نظام شاہ | " |
| ملک عنبر حبشی اول ناظم سرکار بعدہ وکیل سلطنت | ۲۰۳ |
| دولت آباد کی تعمیر | " |
| حکومت چنگیز خاں | " |
| برہان نظام شاہ | " |
| شہزادہ خورم کا حکومت نظام شاہی پر حملہ اور برہان نظام شاہ اور ملک عنبر کا خراج گزار ہونا۔ | |
| مہابت خاں خانخاناں کا دولت آباد پر حملہ اور | " |

فتح خاں کا قید ہونا اور یاقوت حبشی اور مہابت خاں کا انتقال۔
عمادشاہیوں کا ذکر ۲۰۳
فتح اللہ عمادشاہ اولاً ″
معتمد خان جہاں بعدہ سرلشکر برار اس کے بعد خود مختار اس کا خطاب عماد الملک ۲۰۴
علاء الدین عمادشاہ اس کے عہد میں قلعہ کاویل پر ″
خداوند جہاں و خدابندہ خاں کی حکومت ″
دریا عمادشاہ
برہان عمادشاہ ″
تفاول خاں غلام کا مختار کل بننا ″
برہان عمادشاہ کی گرفتاری ۲۰۵
بہ تائید ابراہیم قطب شاہ مرتضیٰ نظام شاہ کا تفاول خاں اور شمشیر الملک کو گرفتار کرنا ″
مرتضیٰ نظام شاہ کی حکومت برار پر ۲۰۵
واقعات قطب شاہی ۲۰۵
سلطان قلی قطب شاہ کا خطاب قطب الملک اور اس کے مختصر واقعات
ملک دکن پر سلطان قلی قطب شاہ کی حکومت ۲۰۶
سلطان یار قلی جمشید خاں ″
اور تخت نشینی جمشید قلی قطب شاہ
سبحان قلی قطب شاہ ″
عین الملک سیف خاں دیوان سلطنت ″
ابراہیم قلی قطب شاہ ″
خان اعظم مصطفےٰ خاں وزیر کا راجہ رام راج والی بیجانگر پر حملہ ۲۰۷
محمد قلی قطب شاہ ″
امین الملک افضل حوالدار مرتضیٰ نگر ″
مع دیگر ہمعصر امراء
راجہ کشن والی ونجنگل کا خراج گذار ہونا ۲۰۷
اعتبار خاں کا قلندر خاں حاکم بیجانگر کو گرفتار کرنا ″
محمد قلی قطب شاہ کا شہر حیدرآباد کی بنیاد قائم کرنا ″
امیر شاہ میر خسر قلی قطب شاہ ″
میرزا محمد امین وزیر اعظم دکن امیر ابوطالب خزانہ دار
سلطان محمد قطب شاہ ″
میر محمد امین المعروف میر جملہ ″
سلطان عبداللہ قطب شاہ ۲۰۹
سلطان محمد ابن عالمگیر کا حملہ دکن پر اور باہمی صلح ″
سلطان ابوالحسن تاناشاہ ″
میر مظفر وزیر ″
عالمگیر کا حملہ دکن پر ″
شاہزادہ معظم جاہ کے ساتھ ۲۱۰

امانت خاں و دیانت خاں [illegible]
[illegible] تاشاہ کی گرفتاری ۲۱۱
بندی سلطان ابن تاناشاہ ۲۱۱
واقعات صوبہ داری دکن اور خودمختاری سلطنت آصفیہ 〃
نواب نظام الملک آصفجاہ اول خطاب چین قلیچ خاں بہادر مغفرت مآب 〃
سرفرازی خطاب خان دوران مع صوبہ داری اودھ ۲۱۲
سرفرازی خطاب فتح جنگ نظام الملک مع صوبہ داری دکن 〃
امیر الامرا سید حسین علی خاں بہادر امیر بخشی و صوبہ داری دکن 〃
انتقال اعتماد الدولہ محمد امین خاں بہادر نصرت جنگ وزیر ممالک 〃
سرفرازی خدمت وزارت دہلی و صدارت کل بہ نواب آصفجاہ بہادر اول 〃

معز الدولہ صلابت جنگ نائب صوبہ دار گجرات ۲۱۳
نواب آصفجاہ بہادر کا مبارز خاں عماد الملک سے مقابلہ اور عماد الملک کا مارا جانا وغیرہ ۲۱۳
شہامت خاں خطاب مبارز خاں 〃
سرفرازی خطاب آصف جاہ 〃
نواب ناصر جنگ شہید صوبہ دار دکن اور انوار الدین خاں مدار المہام مقرر کر کے آصف جاہ بہادر کا دہلی جانا اور اس کے بعد معرکہ آرائیاں ۲۱۴
دہلی کا غدر اور آصفجاہ بہادر کا نادر شاہ سے مقابلہ ۲۱۵
ناصر جنگ شہید کی بغاوت اور لڑائی 〃
مقرب خاں دکھنی مقتدر خاں سے قلعہ گولکنڈہ لے لینا۔ ۲۱۶

نواب نظام الدولہ [illegible] ناصر جنگ شہید کی حکومت دکن پر ۲۱۶
پورن چند دیوان معزول اور نواب صمصام الدولہ شاہ نواز خاں صوبہ دار برار کا دیوان دکن مقرر ہونا ۲۱۷
اور [illegible] پیشکار 〃
نواب ہدایت محی الدین خاں مظفر جنگ بہادر صوبہ دار بیجاپور سے مقابلہ 〃
انتقال نواب ناصر جنگ شہید ۲۱۸
نواب ہدایت محی الدین خاں بہادر مظفر جنگ کی تخت نشینی 〃
رام داس دیوان دکن کا خطاب رگھوناتھ داس
نواب امیر الممالک آصف الدولہ صلابت جنگ اور محمد خاں بہادر کی تخت نشینی ۲۱۹

| مضمون | صفحہ |
|---|---|
| ابوالخیر خاں شمشیر جنگ کو سرفرازی خطاب امام جنگ | ۲۱۹ |
| رکن الدولہ سید لشکر خاں کا تقرر مدارالمہامی پر | " |
| رکن الدولہ کی معزولی | " |
| صمصام الدولہ صمصام جنگ شاہ نواز خاں کا تقرر دکن پر | ۲۲۰ |
| نواب نظام علی خاں بہادر کا تقرر صوبیداری برار پر | " |
| سرفرازی خطاب نظام الدولہ | " |
| سرفرازی خطاب بہ موسیٰ بخشی سیف الدولہ عمدۃ الملک | " |
| نواب نظام الدولہ میر نظام علی خاں کی ولی عہدی | " |
| سرفرازی خطاب نظام الملک آصف جاہ و تخت نشینی | " |
| نواب نظام علی خاں بہادر حیدر جنگ کارکن دکن | " |
| بالاجی راؤ زمیندار پونہ اور بانجی راؤ زمیندار برار | ۲۲۰ |
| تقرر شوکت جنگ بہ دیوانی | " |
| نہانگی و شمشیر جنگ دیوانی دکن اور میر محمد شریف خاں بہادر شجاع الملک بسالت جنگ مدارالمہام | " |
| سرفرازی خطاب بہ نواب امیر الممالک صلابت جنگ بہادر امیر الملک | " |
| نواب غفران مآب آصفجاہ ثانی کی تخت نشینی | ۲۲۱ |
| تقرر مہاراجہ پرتاب ونت بہ مختاری کل | " |
| بسالت جنگ و درگاہ قلی خاں ناظم اورنگ آباد | " |
| بہادر دل خاں شجاع الدولہ ناظم حیدر آباد | ۲۲۲ |
| تقرر میر موسیٰ خاں بہ مدارالمہامی و سرفرازی خطاب احتشام جنگ رکن الدولہ | " |
| سرفرازی خطاب معین الدولہ سہراب جنگ بہ غلام سید خاں ناظم برار | ۲۲۲ |
| واقعات انتظام خدمت دیوانی | " |
| نواب مغفرت منزل میر اکبر علی خاں فولاد جنگ منزل الدولہ آصف الممالک سکندر جاہ بہادر | ۲۲۳ |
| واقعات استقلال سلطنت | ۲۲۴ |
| سرفرازی خطاب ناصر جنگ بہادر بہ شاہزادہ میر فرخندہ علی خاں بہادر | " |
| سرفرازی خدمت دیوانی بہ میر ابوالقاسم | " |
| رگھوتم راؤ و راجہ اندر پیشکار کی معزولی | " |
| سرفرازی خدمت دیوانی بادشاہی بہ منیر الملک بہادر | " |
| سرفرازی خدمت پیشکاری بہ راجہ چندو لال | ۲۲۵ |

سرفرازی خدمت وزارت دکن ۲۲۵
بہ منیر الملک بہادر
محی آباد پونہ ،،
تخت نشینی نواب ناصر الدولہ ۲۲۶
بہادر غفران منزل
مہاراجہ چندو لعل پیشکار ،،
و مدار المہام اور دیگر
واقعات و سرفرازی خطاب و تسلیم
سرفرازی خطاب از شہنشاہ دہلی ۲۳۰
مظفر الممالک نظام الدولہ
افضل الاراکین السلطنۃ
آصفجاہ میر فرخندہ علیخاں
بہادر فتح جنگ سپہ سالار یار وفادار
رستم دوراں ارسطوئے زماں
سرفرازی خطاب افضل الدولہ ۲۳۱
معزولی مہاراجہ چندو لعل و ۲۳۲
سرفرازی خدمت پیشکاری
بہ مہاراجہ رام بخش بہادر
و تقرر نواب سراج الملک بہادر
بہ وکالت دکن

سرفرازی خدمت دیوانی ۲۳۲
بہ سراج الملک بہادر
معزولی نواب سراج الملک ۲۳۳
اور دیگر واقعات
گنیش راو نبیرہ [illegible] فرزند ۲۳۴
کو سرفرازی پیشکاری ،،
جاگیر برائے پرورش خانقاہ و تکیہ حضرت محب اللہ نواب
معزولی راجہ رام بخش بہادر ۲۳۵
مکرر سرفرازی خدمت دیوانی ،،
بہ سراج الملک بہادر
معزولی راجہ نانک بخش و
سرفرازی راجہ بالمکند وغیرہ
انتقال نواب سراج الملک
سرفرازی عہدۂ دیوانی ۲۳۶
بہ نواب سالار جنگ اول
سرفرازی خدمت پیشکاری ،،
بہ راجہ نریندر بہادر
انتقال نواب ناصر الدولہ بہادر ،،
تخت نشینی نواب آصف جاہ ،،
خامس میر تہنیت علی خان بہادر
افضل الدولہ

غدر دہلی و دیگر واقعات ۲۳۷
گذاشت تعلقات رائچور ۲۳۸
تبدیل سکۂ دکن ،،
انتقال حضرت شیخ جی حالی ،،
صاحب قبلہ رح ابوالعلائی
و جانشینی حضرت عمر علی شاہ رح
قبلہ ابوالعلائی
ولادت نواب میر محبوب علیخاں بہادر ۲۳۹
انتقال افضل الدولہ بہادر ،،
تخت نشینی نواب میر محبوب علیخاں ،،
بہادر غفران مکاں
نواب مختار الملک سالار جنگ ،،
مدار المہام اور امیر کبیر
عمدۃ الملک شمس الامرا بہادر
نائب حضور
انتقال شمس الامرا بہادر ،،
تقرر نواب وقار الامرا بہادر ،،
و امیر کبیر رشید الدین خان
بہادر نائب حضور

استقلال مدارالمہامی سر سالار جنگ ثانی ۔۔۔ ۲۴۰
انتقال سالار جنگ اولیٰ ۔۔۔ ؍؍
تقرر مہاراجہ نرندر بہادر پیشکار بہ مدارالمہامی ۔۔۔ ؍؍
خود مختاری اعلیحضرت ۔۔۔ ؍؍
تقرر میر لائق علی خاں منیر الدولہ بہ مدارالمہامی و کیفیت سرفرازی خطابات ۔۔۔ ؍؍
انعقاد کونسل آف اسٹیٹ ۔۔۔ ۲۴۱
سرفرازی خطاب جی سی ایس آئی واسٹار آف انڈیا۔ ۔۔۔ ۲۴۲
انعقاد مجلس انتظام صرف خاص مبارک ۔۔۔ ؍؍
سفر اعلیحضرت بہ جانب مدراس ۔۔۔ ؍؍
منجانب حضور سر آسمانجاہ بہادر و منیر الملک بہادر کارکن دکن مقرر ہوے ۔۔۔ ؍؍
ولادت باسعادت نواب میر عثمان علی خاں بہادر حضور سلطان دکن خلد اللہ ملکہ ۔۔۔ ۲۴۳
علیحدگی سالار جنگ ثانی از مدارالمہامی ۔۔۔ ۲۴۳
سرفرازی خدمت دیوانی بہ آسمانجاہ بہادر ۔۔۔ ؍؍
تبدیل نام کونسل آف اسٹیٹ کیبنٹ کونسل۔ ۔۔۔ ؍؍
رخصت نواب سر آسمانجاہ بہادر و تقرر نواب وقار الامرا بہادر بہ مدارالمہامی ۔۔۔ ؍؍
علیحدگی وقار الامرا بہادر ۔۔۔ ۲۴۴
تقرر مہاراجہ سر کشن پرشاد بہادر بہ دیوانی ۔۔۔ ؍؍
سرفرازی خطاب جی سی بی ۔۔۔ ؍؍
سرفرازی خطاب یمین السلطنت ۔۔۔ ؍؍
انتقال نواب میر محبوب علیخاں بادشاہ دکن ۔۔۔ ؍؍
تخت نشینی اعلیحضرت نواب میر عثمان علی خاں بہادر خسرو دکن خلد اللہ ملکہ ۔۔۔ ۲۴۵
بار ۔۔۔ ۲۴۶
بار ۔۔۔ ؍؍
بار ۔۔۔ ۲۴۷
باربلوتہ دار ۔۔۔ ؍؍
بارج ۔۔۔ ؍؍
بارہ دار ۔۔۔ ؍؍
بار دانہ ۔۔۔ ؍؍
بارگاہ ۔۔۔ ۲۴۸
بارگاہ کل ۔۔۔ ۲۴۹
بارہ خاص ۔۔۔ ۲۵۰
بارگیر ۔۔۔ ؍؍
باری ۔۔۔ ؍؍
بارو ۔۔۔ ؍؍
بارہ ۔۔۔ ؍؍
باریاب ۔۔۔ ۲۵۱
باسم یا نیام ۔۔۔ ؍؍
باز ۔۔۔ ؍؍
بازخواست ۔۔۔ ؍؍
باغ ۔۔۔ ؍؍
باغات ۔۔۔ ؍؍
باغبان ۔۔۔ ۲۵۲

| لفظ | صفحہ | لفظ | صفحہ | لفظ | صفحہ |
|---|---|---|---|---|---|
| باقی | ۲۵۲ | بالاگھاٹ | ۲۵۴ | باسمتی | ۲۵۷ |
| باگا | " | بالگیر | " | بتاد | " |
| بال چھتری | " | بالمشافہہ | " | بتا | " |
| بالا | " | بالمقطعہ | " | بتاڈ | ۲۵۸ |
| بالا | " | بام | " | بٹائی | ۲۵۹ |
| بالان | " | بارماہی | ۲۵۵ | بٹائی۔ بھاولی | " |
| بالائی | ۲۵۳ | بام | " | محاصل زراعت | " |
| بالائی یافت | " | بام یا پانڈ | " | کھیت بٹائی | |
| بالشت | " | بام بادشاہی | " | لانگ بٹائی | " |
| بالاگ | " | بام دہقانی | " | کنکوٹ | " |
| لیک بالیکھ | " | بام زد | ۲۵۶ | لانگ بٹائی | ۲۵۹ |
| جون کے انڈے | " | بام سلطانی | " | کنکوٹ | " |
| صوابہ | " | بان | " | پالی گاران | " |
| ژوک | " | بانا | " | مال واجب۔ مال وجہ | " |
| جو | " | بانس | " | مال جرمانہ۔ مال پیشکش | " |
| رام | " | جریب۔ طناب | ۲۵۷ | مال تمغا۔ مال سہ بندی | |
| ہت | ۲۵۴ | زنجیر۔ گز بابری | " | مال نذرانہ وحقوق خدمات | " |
| رج۔ پالک | | طناب اکبری | " | بٹوارہ | ۲۶۰ |
| ہیارہ | | دھرم تاڑ۔ خیراتی طناب | " | بیٹری | " |

| | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|
| بجنس تنخواہ | ۲۶۰ | بدستور یادداشت واقعہ نویسی | ۲۶۴ | برآمد نویس | ۲۶۸ |
| بحال | ״ | بدعت | ״ | برباقی | ۲۶۹ |
| بحال و برقرار داشتہ | ״ | بدفتر رسید | ״ | برت | ۲۶۹ |
| بحضور معلیٰ رسید | ״ | دفاتر کے مختصر نام | ۲۶۵ | برخوردار | ״ |
| بخاری | ۲۶۱ | [illegible] | ۲۶۶ | برشنے | ״ |
| بجائی مذکور | ״ | بدھاوا ـ بدھائی | ״ | برد | ״ |
| بخشی | ״ | بدبند | ۲۶۷ | برشگال | ۲۷۰ |
| بخشی خانہ | ״ | بدلیکھواں | ״ | برقرار | ״ |
| بخشی دیوان | ۲۶۲ | برات | ״ | برقرار داشتہ | ״ |
| بخشی گری | ״ | برادر حقیقی | ״ | برقنداز | ״ |
| بدرقہ | ״ | برادر اندر | ״ | بران غار | ״ |
| بدستور سابق | ״ | برآوردہ | ۲۶۷ | برنگارو | ״ |
| بموجب عملدرآمد | ״ | برآمد ہوئے | ۲۶۸ | بری | ״ |
| بدست | ۲۶۳ | بران | ״ | برید | ۲۷۱ |
| بدستور | ״ | بربست | ״ | برید | ״ |
| بدستور بھگوتہ | ״ | برستہ | ״ | برھار | ״ |
| بدستور پروانہ | ״ | بربنار سوال بند | ״ | بساط انگن | ״ |
| بدستور نابق | ۲۶۴ | بربنار عرضی | ״ | بست | ״ |
| بدستور عملدرآمد | ״ | برآمد خام | ״ | بسم اللہ | ״ |

| | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|
| بسندر | ۲۷۲ | بعرض حضور عالی رسید | ۲۷۵ | بقایا | ۲۷۷ |
| بسوانسہ یا بسوانسی | " | بعنوان | " | بکا | ۲۷۸ |
| بسوہ ۔ تسوانسہ | " | بعنوان اخراجات | " | بکتر | " |
| بتوانسہ ۔ انوانسہ | " | بعنوان انساقہ | " | بلا استیعاب | " |
| بسوانسی ۔ کچوانسی | " | بعنوان التمغا | " | بلا تردد | " |
| سوانسی | " | بعنوان اناتی | ۲۷۶ | بے تامل | " |
| منوانسی | " | بعنوان انعام | " | بلا تکلف | " |
| بسوہ ۔ تسو | ۲۷۳ | بعنوان بالمقطعہ | " | بلا توقف | " |
| طسوج ۔ طوانسہ | " | بعنوان پوجا و نذر و بیب | " | بلا شرط | " |
| خام ۔ ذرہ | " | بعنوان تنخواہ | " | بلا ناغہ | ۲۷۹ |
| طسوج ۔ حبہ | | بعنوان جمع و خرچ | " | بلا تامل | " |
| جو ۔ خردل | " | بعنوان خیرات | ۲۷۷ | بلا بر | " |
| فلس ۔ فتیلہ | ۲۷۴ | بعنوان ذات جاگیر | " | [illegible] | " |
| نقیر ۔ قطمیر | " | بعنوان سرسبتہ | " | بلا تلبیس | " |
| ذرہ ۔ ہیمہ | | بعنوان [illegible] | " | بالتفصیل زبانی تعلیم | ۲۸۰ |
| بسوہ دار | " | بعنوان مدد خرچ | " | [illegible] | " |
| بصلۂ خوں بہا | " | بعنوان مدد معاش | " | بموجب اسناد پیشیں | ۲۸۱ |
| بطن | " | بعہدہ بحال | " | بموجب جھگوٹہ قدیم | " |
| بطنا بعد بطن | " | بقال | " | بموجب پروانہ قدیم | " |

بموجب عملدرآمد قدیم ۲۸۱
بموجب واقعہ نویسی ״
بموجب یادداشت واقعہ نویسی ״
بملاحظہ گذشت ״
بن ۲۸۲
بنجارا ״
بنجر ״
بن چرائی ۲۸۳
بند ״
بند تجویز ۲۸۴
بندگانعالی ״
بندوبست ״
بنظر درآمد ״
بنظر گذشت ۲۸۵
بنولسیند ״
بہ باقی ״
بہادر ״
بہاگ ۲۸۶
بہاگ نگر ״

چنچلم ـ گولکنڈہ ـ
منکل
بہاولی ״
بھٹی وار ״
بہ دربہ ۲۸۷
بھرتی ـ مشو ״
بہرہ ״
بہشتی ״
بہاگ ״
بھگوتہ ـ وہواشٹ ـ یا گرہاشٹ ״
بھگوتہ دار ۲۸۸
بھلیلا ״
بہاگ ۲۸۹
بہاہ ״
بہلیا ״
بہمنی ״
سلطان علاء الدین حسن ۲۹۰
گانگو بہمنی کے واقعات ״
حضرت خواجہ نظام الدین اولیا دہلوی کا حسن اسکو ۲۹۲

مبارک باد فرمانا
حضرت خواجہ شیخ سراج
جنیدی کا حسن کو تخت
نشین فرمانا
لقب گانگو بہمنی ۲۹۳
گانگو کا مہر کندہ کروانا ״
بھنٹ ״
بھنٹ مانیہ یا بھنٹ مانیہ ״
کرڑ و یا کرو ״
بھنٹ مانیہ ـ نگت مانیہ ۲۹۴
کدری مانیہ ـ ہڑی مانیہ
نائی مانیہ ـ رنڈی مانیہ
چھٹا دن
نسبلوتہ ـ پرپٹی ۲۹۵
بھنڈا ״
بھنڈا بردار ״
بھوم ״
بھومیا ״
بھونسلہ ״

| عنوان | صفحہ | عنوان | صفحہ | عنوان | صفحہ |
|---|---|---|---|---|---|
| باگ بھونسا | ٢٩٦ | بیگہ | ٣٠١ | بیگہ دہقانی | ٣١٠ |
| بہیڑ بے اقتباس | " | جریب | " | بیگہ رسمی (?) | ٣١١ |
| ذریت المال (?) وجوہ آمدنی | " | گز مساحتی | " | بیگہ سکندری | " |
| بیاق | ٢٩٧ | بیگہ الٰہی بیگہ شاہجہانی | ٣٠٢ | بیگہ سلطانی | " |
| استیفاء | " | گز الٰہی۔ گز شاہجہانی | " | بیگہ شاہجہانی | " |
| اواب الجیوش | " | اور اس کے تاریخی واقعات | | بیگہ گھٹہ | " |
| بیجا نگر | " | دراز۔ میانہ۔ کوتاہ | ٣٠٣ | بیگھہ ت… (?) | ٣١٢ |
| بے چراغ | " | جریب | | بمبئی کے طولانی پیمانے | " |
| بے چراغ گاؤں | " | گز رسمی۔ بیگہ الٰہی | ٣٠٤ | بمبئی کے سطحی پیمانے | " |
| بید | ٢٩٨ | بیگہ الٰہی | ٣٠٦ | کاٹھی۔ مینڈ۔ بیگہ۔ [illegible] | |
| بیدار | " | مسوانسی | " | بنگال کے طولانی پیمانے | |
| بیدر | " | سوانسی | " | بمبئی کے سطحی پیمانے | ٣١٣ |
| احمد آباد بیدر محمد آباد | ٢٩٩ | بچوانسی | " | پنجاب کے طولانی پیمانے | " |
| بیس کبوسے | " | بسوانسی | " | بنگال کے سطحی پیمانے | " |
| بیکر | " | انگریزوں کی تحریک پیمائش نقدی (?) | ٣٠٨ | پنجاب کے طولانی پیمانے | |
| بیض | " | بیگہ بابری | ٣٠٩ | پنجاب کے سطحی پیمانے | |
| بیضوی | " | طناب بابری | " | مدراس کے سطحی پیمانے | |
| بیگ | | بیگہ بادشاہی | ٣١٠ | ممالک مغربی کے طولانی پیمانے | ٣١٤ |
| بیگار | " | بیگہ جہانگیری | " | " " سطحی | " |
| بیگاری | " | بیگہ حیدرآبادی | " | اوڑیسہ میں پودیکا | " |
| | | بیگہ خرد | " | ترہٹ میں لاچی | " |
| | | بیگہ دفتری | " | حیدرآباد دکن کے [illegible] (?) | " |
| | | | | [illegible] ذکر | " |
| | | | | دیوان۔ صوبہ | |
| | | | | پرتن۔ آوت۔ نتن | ٣١٦ |
| | | | | آوت نیتن۔ ناگر۔ چادر | ٣١٧ |
| | | | | ذیل کرتی (?) | |




نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہِ الکریم

# بابُ الالف

**آبادی** (اسمِ مونث) (۱) معموری۔ پری از پر شدن (۲) بستی پوری از پور بمعنی دِہ۔ گاؤں۔ قصبہ۔ کھیڑا۔ قریہ۔ (۳) آدمیوں کا شمار۔ باشندوں کی گنتی۔ تعداد مردماں باشندے۔ (۴) آرام۔ چین۔ سکھ۔ (۵) رونق۔ رونقِ خانہ۔ گھر کی رونق۔ زیبائش۔ روشنی۔ اجالا۔ بستی گھما گھمی چہل پہل۔ دھوم دھام۔ (۶) خوشی وخرمی۔ اینٹ۔

یہاں آبادی دیہات وغیرہ سے مراد بے چراغ گاؤں وافتادہ دیہات کی آبادی ہے۔ جن زمیں داروں کو خدمت دیسکھی و دیسپانڈیہ گری ونار گوڑی عطا ہوئی ہے اور اُن کی معاش کی بحالی کے وقت (زمانہ سابق میں) اسناد میں منجملہ اور شرائط کے یہ بھی ایک لازمی شرط تھی کہ لکھی جاتی تھی جیسا کہ اسناد میں ذکر ہے (و فراہم آوردن رعایائے قدیم و جدید و تردد کشتکار و آبادی دیہات (پرگنہ متعلقہ یا دیہات متعلقہ وغیرہ) سعی فراواں بکار بردہ از عمالاں و جاگیرداراں رجوع بودہ ادائی مالواجب بروقت وہنگام می نمودہ باشند) مگر فی زمانہ اس طرف روشنی نہیں ڈالی جارہی ہے۔

**آب دار**۔ ف۔ اسم مذکر (آب۔ دار) پانی رکھنے والا نوکر۔ وہ شخص جس کو پانی پلانے کی خدمت سپرد ہے۔ بادشاہوں اور امیروں کی سرکار میں نہایت معتمد آدمی کو یہ کام دیا جاتا ہے۔ اور اس صلہ میں سرکار سے معاش از قسم نقدی یا زراعت عطا ہوتی تھی۔

**آبکار**۔ (ف۔ ز) اسم مذکر (آب کار) (۱) کلال۔ بادہ کار۔ میفروش شراب کھینچنے والا۔ اور بیچنے والا۔ سیندھی فروش

**آبکاری**۔ (ف) اسم مونث۔ (۱) کلال کا کام۔ شراب کی کشید اور بیع۔ شراب کا بیوپار۔ شراب کھینچنا۔ بادہ فروشی۔ سیندھی بیچنے والا۔ (۲) شراب کی دوکان (۳) محکمہ شراب کا کارخانہ (۴) شراب کے کارخانوں کا

جو محصول لگایا جاتا ہے اکثر دراشت کے نتیجے جو سرکار عالی سے منظور ہوئے ہیں اُس میں منجملہ دیگر اقسام کے یہ بھی درج ہیں جیسے درخت آبکاری درختِ انبہ وغیرہ وغیرہ۔

آبکاری کا اطلاق صرف شراب اور سیندھی پر کیا جاتا ہے۔ ملک دکن میں گلمہوہ کو گلا سڑا کر شراب بناتے ہیں مگر دوسرے ملکوں میں گڑ سے۔ پوست درخت ببول سے۔ انگور سے۔ اور دوسرے پھلوں اور غلوں سے بھی بنائی جاتی ہے۔ سیندھی مشہور چیز ہے۔ یہ مرہٹواڑی میں پیدا نہیں ہوتی بلکہ کثرت سے تلنگانے میں ہوتی ہے۔ اور رعایائے تلنگانہ کے افلاس کے جہاں اور اسباب ہیں اُن میں ایک بڑا سبب سیندھی بھی ہے کہ مرد و زن پیر و جواں حتیٰ کہ کمسن بچے بلا تخصیص قوم و مذہب سب سیندھی پیتے ہیں الا ماشاء اللہ۔ تھوڑی سی شراب آدمی کو ازکار رفتہ و بیہوش کر سکتی ہے۔ مگر سیندھی مسکر ضعیف ہے۔ تاڑی اور سیندھی قریب قریب ہیں مگر تاڑ کی پیدائش اس ملک میں بہت کم ہے اور جس قدر ہے ضمیمہ سیندھی ہے۔ بنگالے اور ممالک شمالی مغربی وغیرہ میں سیندھی کے عوض تاڑی ہوتی ہے۔ محصول مسکرات کے بارے میں قاعدۂ کلیہ یہ ہے کہ اِن چیزوں پر سخت سے سخت محصول لگایا جائے تاکہ لوگوں پر ایک طرح کی روک ہو۔ اور محصول کے خوف سے اس کے استعمال میں مضائقہ اور احتیاط کریں۔

نشہ کے استعمال سے عقل زائل ہو جاتی ہے۔ اور نشے کا پہلا نقصان فضول خرچی ہے جس کا ضروری نتیجہ افلاس ہے۔ نشے کے استعمال سے لوگوں میں جھگڑے اور فساد ہوتے ہیں اس سے مقدمات فوجداری کی کثرت ہو جاتی ہے۔ ابتدائے اسلام میں شراب حلال تھی جب اُس کے مفاسد ظاہر اور معاملات دنیا و دین خراب ہونے لگے تو حرام قطعی کر دی گئی اور شراب پر قیاس کرکے ہر نشہ آور چیز حرام کی گئی۔ یہ نہایت دانشمندانہ قرار داد ہے۔ شاید تھوڑا نشہ چنداں مضر نہیں۔ مگر جب آدمی نشہ کا استعمال شروع کرتا ہے تو ضرور برباد اور ہلاک ہو جاتا ہے قرآن مجید میں دو جگہ شراب کا ذکر کرکے اُس کے نفع و نقصان کو ظاہر کر دیا گیا ہے۔ خداوند عالم نے ایک مقام پر فرمایا ہے کہ یسئلونك عن الخمر والمیسر قل فیھما اثم کبیر ومنافع للناس واثمھما اکبر من نفعھما۔ دوسری جگہ ارشاد کیا ہے انما یرید الشیطان ان یوقع بینکم العداوۃ والبغضاء فی الخمر والمیسر ویصدکم عن ذکر اللہ وعن الصلوٰۃ فھل انتم منتھون روئے زمین پر جس قدر قومیں آباد ہیں سب میں زیادہ عام طور پر اہل یورپ نے شراب کا استعمال اختیار کیا ہے مگر ان کے پاس بھی شراب نوشی کی برائی ظاہر ہو چکی ہے۔ ڈاکٹروں نے اجماع کر لیا ہے کہ نشہ کا استعمال بکثرت نہایت مضر ہے اور شش

اور جگر پر برا اثر کرتا ہے۔ پہلے ایسا خیال تھا کہ شاید شراب پینے سے انگریزی فوج میں زیادہ جرأت پیدا ہوتی ہے۔ مگر لارڈ جنرل وولزلے فاتح مصر اور دوسرے نامور جنرلوں نے اس کی تصدیق کی کہ جو سپاہی شراب سے محترز تھے وہ زیادہ صبر و استقلال کے ساتھ صعوبات جنگ کا تحمل کر سکتے ہیں خود جنرل وولزلے اُس سوسائٹی میں شریک تھے جس میں شراب کی ممانعت کی جاتی تھی۔

اگر نشہ آور چیزوں کا استعمال قطعاً بزور حکومت بند کر دیا جائے تو خلافِ مصلحت ہوگا کیونکہ جو لوگ نشہ آور چیزوں کے استعمال میں مذہبی برائیوں کا خیال کرتے یا اعتدال کے ساتھ استعمال کرنے کا قصد کرتے ہیں اُن کو اِس کے استعمال سے منع کرنا قطعِ نظر اس سے کہ سرکاری آمدنی کی ایک بڑی رقم ہاتھ سے جاتی رہے خلاف انصاف بھی ہوگا۔ اسی طرح اگر نشہ آور چیزوں پر حد سے زیادہ سخت محصول عاید کیا جائے تو اس کا نتیجہ صرف نہ انسداد ہی ہوگا بلکہ ان میں بہت سی برائیاں پیدا ہونے کا اندیشہ ہے۔ چنانچہ پولیٹیکل اکانومی میں یہ مسئلہ مسلم ہو چکا کہ بہت بھاری محصول نشہ کو موقوف نہیں کرتا۔ مناسب تو یہی ہے کہ اعتدال کے ساتھ نشہ والی چیزوں پر محصول کو بڑھاتے جانا مقتضائے انتظام ہے۔ شراب سے محصول لینے کے دو مختلف قاعدے ہیں مفصلات میں درختانِ گلمہوا سے

تین طرح کا محصول لیتے ہیں۔

اوّل قیمت (پرکا) پرکا درختِ گلمہوہ کے پھل کا نام ہے جس سے تیل نکالا جاتا ہے۔

دوم قیمت (گلمہوہ) آغاز گرما میں گلمہوہ درختوں سے ٹپکنے لگتا ہے۔ یہ پھول کشمش کے دانے کے مانند ہوتا ہے۔ سفید اور شیریں مگر شیرینی میں ایک طرح کی ہیک ہوتی ہے۔ غریب لوگ تو موسم گلمہوہ میں اُس سے پیٹ بھر لیتے ہیں۔ یہ پھول مالِ سرکار ہے۔ اس کے کام میں لانے کے دو طریق ہیں۔ کچھ تو مضافات میں گلا دیا جاتا ہے اور کچھ بطور مال تجارت روانہ ہوتا ہے۔ سابق میں دونوں سے فی کھنڈی دس روپیہ محصول لیا جاتا تھا۔ اس کو محصول گدراخت یا محصولِ اخراج گلمہوہ کہتے ہیں۔ تینوں قسم کے محصول ہراج کئے جاتے ہیں۔ ضلع وار یا تعلقہ وار۔ ان محصولوں کے علاوہ بھٹی اور دوکانِ شراب سے ہر سال (اگر قدیم ہے تو) ایک روپیہ۔ اور اگر جدید ہے تو چار روپیہ لیسنس کی قیمت لی جاتی تھی۔ ہر بھٹی اور دوکان کے مواقع مقرر تھے۔ اور اس کی ممانعت کی جاتی ہے کہ موقع معین کے سوائے کشید اور فروخت نہ ہو۔

سیندھی اور شراب کی دوکانوں کا لیسنس حسب ذیل شرائط کے ساتھ دیا جاتا تھا۔

(۱) رات کے آٹھ بجے سے صبح تک دوکان بند رہے گی۔

(۲) بدمعاشوں کو دوکان میں جمع نہ ہونے دیا جائے گا۔

(۳) شراب کے عاوضہ میں سوائے زر نقد، کپڑا یا اناج یا زیور وغیرہ نہ لیں گے۔

(۴) ایک سیر سے زیادہ شراب ایک شخص کے ہاتھ فروخت نہ کریں گے۔

شادی۔ بیاہ یا جاترا وغیرہ میں زیادہ شراب لے جانے کی ضرورت ہوتی ہے تو اُس کے واسطے خاص اجازت نامۂ تحریری (للہ) کے کاغذ مہور پر جس کو راہداری کہتے ہیں حاصل کیا جاتا تھا۔ جس کا طریقہ اب بھی باقی ہے۔

جاگیروں میں جو گلھوہ پیدا ہوتا ہے سرکار اُس سے بقدر گداخت کچھ تعرض نہیں کرتی۔ جاگیرداروں کو اختیار ہے کہ جاگیر میں گلا کر شراب نکالیں لیکن اگر بطور تجارت کسی دوسری جگہ روانہ کریں تو سرکاری محصول حاصل کیا جاتا ہے۔

کفائی، یا مجالی، راسی یہ تین درجے شراب کی تیزی کے ہیں۔ راسی جو ادنیٰ ہے فی پلہ گلھوہ پلہ بھر شراب کشید کی جاتی ہے اور یا مجالی فی پلہ (۸۰ ثار) اور کفائی فی پلہ (۴۰ ثار) تیسری سرکاری کشید کی ہوئی شراب جو صرف

راسی قسم کی ہوتی تھی تئیس روپے فی من۔

درختان سیندھی خودرو پیدا ہوتے ہیں اور اکثر برسات میں بوئے بھی جاتے ہیں۔ سیندھی کا درخت پانچ برس سے کم عمر کا جس کی بلندی ایک گز سے کم ہو نہیں تاسا جاتا اور دو دو برس کے فاصلے سے درخت کو تاستے رہتے ہیں۔ یہاں تک کہ بیس برس کے بعد اکثر درخت خشک ہو جاتے ہیں اگر کم عمر کے درخت تاسے جائیں یا بلا فصل تاسے جائیں تو جلد سوکھ جاتے ہیں اور یہ ایک نمونۂ عبرت ہے واسطے نوجوان آدمیوں کے اور اُن کو تعلیم کرتا ہے وہ احتیاط جو حفظ قوائے جسمانی و دماغی کے لیے ضروری ہے۔ مستاجروں کو ممانعت ہے کہ کم عمر درختوں کو نہ تاسیں اور مہلت مناسب تاسا کریں جو مستاجر بطمع خلافِ حکم کرتے ہیں اُن کو سزا دی جاتی ہے۔ ایک خاص درخت جنید کہلاتا ہے جو تاسا نہیں جاتا اور وہ کلالوں کے نزدیک مقدس سمجھا جاتا ہے۔ تاسنے کے لئے کوئی موسم مقرر نہیں مگر برس میں تین ماہ سے زیادہ تاسی نہیں ہوتی۔ آفتاب کی حرارت شراب کو سرکہ کر دیتی ہے اور اُس کا نشہ بھی زائل ہو جاتا ہے مگر سیندھی کا حال اس کے برخلاف ہے جب تک سیندھی کے عرق میں آفتاب کا اثر نہ ہو وہ نیرا کہلاتا ہے مگر دھوپ کے بڑھتے ہی اُس میں نشہ پیدا ہو جاتا ہے۔ بلدے میں بدعت کی چوکیوں سے ناکہ بندی کی گئی ہے۔ سابق میں تعلقہ دار بدعت نے لوہے کے

کرلسے بنوار کھے تھے جن کو سیندھی لانی منظور ہوتی تھی نام لکھوا کر تعلقہ دار
بدعت سے کرڑے مستعار لیے جاتے تھے اور جس وقت جو شخص سیندھی کے
گھڑے لاتا تھا فی گھڑا ایک کرڑا چوکی پر داخل کرتا۔ شام کو چوکی والے
(ناکہ دار) جس قدر کرڑے داخل ہوتے تھے تعلقہ دار بدعت کے پاس
حاضر کرتے تھے اور وہاں کرڑے کے عوض محصول لے لیا جاتا تھا۔

زمانۂ سابق میں سیندھی شراب سے تخمیناً تیس لاکھ روپے سالانہ سرکار
کی آمدنی تھی۔ جو طریقے شراب اور سیندھی پر محصول لینے کے اوپر بیان کیے
گئے قواعد کروڑگیری کے علاوہ ہیں۔ قواعد مذکورہ پیداوار ملک سے متعلق
ہیں اور قواعد کروڑگیری اُس مال سے جو علاقۂ سرکار عظمت مدار سے مملکت
دکن کے حدود میں لایا جائے۔

**آب کش** (ف) اہلِ ہنود کے پانی پلانے والے اور پانی کا انتظام
کرنے والے کو آب کش کہتے ہیں اور سقہ یا بہشتی بھی کہتے ہیں۔ اِس
خدمت کے انجام دینے والے کو انعام مشروط الخدمت بضمن انتظام مسجد و
دیول سرکارِ عالی سے جاری ہے۔ یہ انعام بھی نسلاً بعد نسلٍ ہوتا ہے۔

**آبواب جائز** (ف) اسم مذکر۔ طریقۂ دیہاتی جاگیردار اور دیسمکھ
دیسپانڈیوں نے یہ طریقہ اختیار کر لیا تھا کہ متعلقہ تعلقات و اضلاع میں جب
شادی قرار پاتی، تو اولاً شادی پٹی کے عنوان سے نذرانہ جاگیردار یا دیسمکھ

وصولیابی پان مقامی حاصل کرتے تھے۔ علاوہ ازیں ابواب ناجائز اسی قسم کے ہیں جن کا ذکر ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔

(۱) سرپٹی یعنے جس کے گھر لڑکا یا لڑکی پیدا ہو تو اُس سے نذرانہ بعنوان سرپٹی لیا جاتا تھا۔

(۲) ختنہ پٹی۔ جس کے پاس ختنہ ہو تو اُس سے نذرانہ بعنوان ختنہ پٹی لیا جاتا تھا۔

(۳) مردہ پٹی جس گھر سے مردہ نکلے وہ بھی نذرانہ بعنوان مردہ پٹی داخل کرتا تھا۔

(۴) کسبی پٹی۔ رنڈیوں سے کسبی پٹی کے عنوان سے رقم حاصل کی جاتی تھی۔

(۵) چودھرات پٹی۔ تنبول یعنی پان والوں کے چودھری اور قصابوں کے چودھری اور اہل حرفہ وغیرہ وغیرہ سے بعنوان چودھرات رقم معینہ حاصل کی جاتی تھی۔

گورنمنٹ نے اِن تمام ابواب ناجائز کو بالکل موقوف کردی ہے۔

اِجارہ۔ (ع) اسم مذکر۔ اجرت پر دینا۔

(۱) کرایہ ٹھیکہ۔ پورپٹہ میں مقرری۔ (۲) دعویٰ، حکومت۔ قبضہ۔ قابو۔ اختیار۔

اِجارہ دار (ع ۔ ف) اسم مذکر۔ (۱) ٹھیکہ دار (۲) دعویدار۔ حاکم۔ مالک۔ سررشتۂ مال میں یہ لفظ اجارہ دیہات ہی کے لیے زیادہ تر استعمال کیا جاتا ہے۔
واضح ہو کہ اجارہ دار مستاجر و گتہ دار کو بھی کہتے ہیں۔ لیکن اب گتہ دار کا لفظ کارہائے تعمیرات وغیرہ کے لیے مخصوص ہو گیا ہے۔

اِحدی۔ (ع) اسم مذکر۔ یکّا۔ جلال الدین اکبر نے تیر اندازوں کا نام احدی رکھا تھا۔ یہ کسی فوج کے زمرے میں نہ تھے بلکہ علٰحدہ گھر بیٹھے کسی خاص وقت کے لئے تنخواہیں پاتے تھے اور کبھی سرکش زمینداروں سے روپے وصول کرنے کو بھیجے جاتے تھے۔ یہ لوگ جہاں جاتے تھے اوگاہی کا روپیہ لے کر نکلتے تھے۔ یہاں تک کہ وہ لوگ اپنے حاجات ضروری کے لیے بھی دوسری جگہ نہیں جاتے تھے۔ چنانچہ انھیں باتوں سے یہ لوگ سست ہو گئے تھے۔ مگر اب یہ لفظ بہ سکون حائے حطی نہایت سست۔ کاہل۔ مجہول۔ آدمی کے واسطے مخصوص ہو گیا ہے۔

اَحشام۔ (ع) جمع ہے حشم کی۔ بمعنے نوکر۔ چاکر۔ خدمت گار۔ اسناد میں لفظ احشام بشرطِ ادائی خدمت ملازمین قلعہ درج ہے (در تنخواہ ذات و احشام قلعہ وغیرہ وغیرہ)

اَحفاد۔ (ع) اسم مذکر۔ بیٹے۔ پوتے۔ نواسے۔ نوکر۔ چاکر۔ خادم۔ غلام

لونڈیاں۔ اسناد میں اولادؔ کے ساتھ احفاد کا لفظ بھی لکھا جاتا ہے

آحکام۔ (ع) اسم مذکر۔ (حکم کی جمع) اس کے لغوی معنی آگیا۔ ہدایت۔

اِحکام۔ (ع) اس کے معنی مضبوط کرنے کے ہیں۔ حُکم بمعنی نیک کو بد سے جدا کرنے والا۔ انصاف چکانے والا حکم۔ باز رکھنا۔ گھوڑے کے منھ میں لگام دینا۔

حِکَم۔ جمع حکمت کی حکم فرمانا۔ فرمان۔ پروانہ۔ سابق میں اکثر اسناد بادشاہان وقت کی مہر و دستخط سے جاری ہوتے تھے۔ مگر ایک عرصہ کے بعد وزراء وقت نے بھی اپنی مہر و دستخط سے اسناد وغیرہ جاری کرنا شروع کیے۔ اُسی وقت سے پروانہ جات و احکام کا طریقہ جاری ہوا۔ سابق میں عطیہ کے متعلق جب کبھی وزراء کسی کی معاش کی بحالی یا اجرائی کے لیے لکھا کرتے تھے تو اُس کا نام پروانہ تھا اور اب فی زماننا اس کا نام احکام ہے۔ خواہ ایک ہو کہ جمع۔ مگر احکام و تاکیدوں کا زیادہ تر رواج مہاراجہ چندولعل کے عہد سے ہوا اُس کے بعد رفتہ رفتہ نواب سراج الملک مرحوم کے عہد میں بجائے اسناد کے احکام و تاکیدات وغیرہ بھی اجرا ہوتے رہے۔ نواب سرسالار جنگ اول مرحوم نے اپنے عہد میں باحتیاط تمام اسناد اجرا فرمایا کرتے تھے۔ ان کے عہد میں احکام ہی اکثر اجرا ہوئے ہیں۔ اِن احکام پر

ف۱۔ اولاد کا ذکر ملاحظہ ہو۔ اولاد ردیف الالف مع الواؤ۔

مہر و دستخط ثبت ہوا کرتی تھی۔ لیکن اکثر تاکیدات و رقعات۔ کمر بند۔ لفافوں اور کبھی تاکیدات و رقعات کی پیشانی پر چھوٹی مہر ثبت ہوتی تھی۔

(۲) فرد احکام کے ساتھ جو سند ہو اُس کو بلاشبہ مستحکم تصور کرنا چاہیے وہی احکام باوقعت ہوتے ہیں کہ جس کا تعلق سند کے ساتھ ہو۔ چونکہ احکام بسا اوقات بجائے سند کے اجرا کیے گئے ہیں تو ان کو بھی قریب قریب سند کے تصور کرنا چاہیے۔ ملکِ دکن میں چونکہ حالیہ زمانہ میں احکام کا طریقہ بالکل موقوف ہو گیا ہے۔ اس لیے بجائے احکام کے مراسلات کے نام سے جملہ کارروائیاں ہو رہی ہیں۔ زمانۂ ماسبق میں احکام نہ صرف عطیہ کے متعلق جاری ہوا کرتے تھے بلکہ جملہ مراسلت سرکاری بعنوان احکام ہوا کرتی تھی۔

اَخبار نویس۔ (ع۔ ف) اسم مذکر (۱) خبریں لکھنے والا۔ مہتمم۔ اڈیٹر۔ (۲) نامہ نگار۔ سندیس۔ پتر کا لکھنے والا۔ سندیسا لکھنے والا۔

اس خدمت کے انجام دینے والے کو مخبر۔ واقعہ نویس بھی کہتے ہیں چونکہ زمانۂ ماسبق میں بادشاہوں کی جانب سے ہر تعلقہ۔ ہر ضلع و پرگنہ وغیرہ میں لوگ مقرر تھے ان کی یہ خدمت تھی کہ تعلقدار اور دیسپانڈیہ و کوتوال وغیرہ وغیرہ کی روزانہ خبریں و نیز مقامی حالات لکھ کر بطریقِ مروجہ بادشاہ اور وزرا کی خدمت میں پیش کیا کرتے تھے۔ اس کے صلے میں ان لوگوں کو معقول انعام از قسم معاش و یومیہ نسلاً بعد نسلٍ ملے ہیں۔ اور اس قسم کی

معاش کو معاش واقعہ نگاری و معاشِ خفیہ نویسی۔ و معاش مخبری کہتے تھے
مگر اب یہ خدمات کی انجام دہی کا طریقہ مسدود ہوگیا ہے۔ لیکن معاش اسی
نام سے اب تک بحال کی جاتی ہے۔

**آخراجات اوچھا۔** (دکن) اصطلاحِ مال میں اہل ہنود کی پوجا کے
اقسام میں یہ بھی ایک قسم کی پوجا کا نام ہے۔ اِس پوجا کے لیے سرکار
سے معاش از قسم نقدی یعنی یومیہ و زمینات بطور انعام بشرطِ ادائی اخراجات
پوجا و خدمت وغیرہ سرکار سے عطا ہوتی تھیں۔ یہ معاش بھی مشروط الخدمت ہے۔

**آخراجات پوجا و نندادیپ۔** (دکن) اصطلاح مال میں اہل ہنود
کی دیولوں و مندروں کی ادائی پوجا کے لیے سرکار سے معاش از قسم زمین
و نقدی مشروط الخدمت عطا ہوئی ہے۔

**آخراجات دیوستان۔** (دکن) اصطلاحِ مال میں اہلِ ہنود کے
دیولوں کی صفائی اور روشنی وغیرہ کے اخراجات کے لیے سرکارِ عالی سے
معاش عطا ہوئی ہے۔ مگر یہ عطا دیول کے وجود تک ہے (یعنے تاقیام
دیول)

**آخراجات لنگر۔** (دکن) اصطلاح مال۔ اہل اسلام کی خانقاہوں
و بزرگانِ دین کی درگاہوں میں مساکین و فقرا کو روزمرہ کھانا تقسیم کیا کرتے
ہیں۔ جن کے اخراجات کے لیے سرکار سے معاشیں و نقدیات بشرطِ ادائی

خدمت عطا کی گئی ہیں۔

**اِخلاص نامہ**۔ (ع۔ف) اخلاص۔ ع۔ لغوی معنے (۱) خلوص خالص پاک صاف (۲) عبادت بے ریا۔ طاعت خالص (۳) دوستی۔ محبت۔ پیار۔ سہاگ۔ (۴) میل ملاپ۔ ربط۔ ضبط۔ ارتباط۔ (۵) لاڈ۔ ناز۔ **نامہ** (ف) اسم مذکر (۱) خط۔ چھٹی۔ مکتوب۔ صحیفہ۔ نوشتہ۔ (۲) کتاب۔ نسخہ۔ پوتھی۔ پستک۔ رسالہ۔ شاستر۔ (۳) دفتر۔ طومار۔ (۴) بقال۔ قرضہ۔ نام لکھی ہوئی رقم۔ نالوان۔ غرضکہ منجانب سرکار عالی دفتر ملکی سے دفتر رزیڈنسی کو یا (منجانب سرکار عظمت مدار) رزیڈنسی سے دفتر ملکی کو جو رقعات روانہ کیے جاتے ہیں۔ اُن کو ہر دو دفاتر میں اخلاص نامہ کہتے ہیں۔ اس واسطے کہ ہر ایک دفتر اپنے محرریہ رقعہ کو اخلاص نامہ لکھتا ہے دفتر ملکی کے رقعات کا کاغذ افشانی ہوتا ہے اور جملہ خط و کتابت اب تک (بحمد اللہ) زبانِ فارسی میں ہوتی ہے اور رزیڈنسی سے جو رقعات وصول ہوتے ہیں وہ بھی بزبان فارسی اور اُس کا کاغذ بھی افشانی ہوتا ہے رقعہ دفتر ملکی کے ختم عبارت پر دعائیہ فقرہ لکھا جاتا ہے۔ یہ کہ " زیادہ ایام جمعیت و شادمانی مدام باد۔ رقعہ رزیڈنسی کے ختم مضمون پر فقرہ دعائیہ اس طرح لکھا جاتا ہے۔ " زیادہ ایام عشرت و نشاط مدام باد"۔ قدیم سے شاہان دکن غفر اللہ لہم کی جانب سے جناب رزیڈنٹ صاحب بہادر کے پاس چالیس خوان ہائے میوۂ خشک و تر کے ساتھ سال میں چھ دفعہ رقعات

روانہ کیے جاتے تھے۔ اس مبارک عہد عثمانی میں بھی ہمراہ رقعہ دفتر ملکی چالیس خوان ہائے میوۂ خشک وتر جناب رزیڈنٹ صاحب بہادر وقت کے پاس حسب تفصیل ذیل روانہ کیے جاتے ہیں۔

(۱) بتقریب سالگرہ مبارک اعلیحضرت حضور پرنور خسرو دکن ادام اللہ اقبالہم وضاعف اجلالہم۔

(۲) بتقریب عید الفطر۔

(۳) بتقریب عید الضحیٰ۔

(۴) بتقریب سال نو عیسوی۔

(۵) بتقریب ولادت باسعادت حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام (کرسمس)

(۶) بتقریب عید نوروز۔

انھیں تقاریب میں خوان ہائے مذکور بفرط عنایات شاہانہ باہتمام خاص توشک خانہ مبارک سے چوبداران علاقہ سرکار عالی کے ساتھ روانہ کیے جاتے ہیں۔ اس خصوص میں دفتر ملکی سے رزیڈنسی کو جو رقعات روانہ کیے جاتے ہیں اُن کا ملخص یہ ہے کہ "بتقریب سالگرہ مبارک اعلیحضرت از پیشگاہ جہاں پناہی خلیفۃ الرحمانی ظل سبحانی خسرو دکن خلد اللہ ملکہ وسلطنتہٗ چہل خوان میوہ خشک وتر بفرط عنایات بآں مشفق مرحمت گشتہ اند۔ لہذا خوان ہائے مذکور بموجب فہرست علحدہ بہمراہی چوبداران سرکار عالی

ذریعہ اخلاص نامہ مرسل خدمت شریف اند۔ زیادہ ایام جمعیت وشادمانی مدام باد۔

آخته بیگی۔ اسم مذکر۔ ترکی میں داروغہ اصطبل کو کہتے ہیں۔

اراضی۔ (ع) اسم مونث۔ (ارض کی جمع) (۱) زمین دھرتی۔ (۲) زمین کاشت۔ کھیت۔ عطاہائے اراضی سے ہر ایک عطا کی دو قسم ہیں۔ (۱) خارج جمع (۲) داخل جمع۔ خارج جمع وہ اراضی مراد ہے کہ جس کے محاصل کا کوئی حصہ خزانۂ سرکار میں داخل نہ ہو یعنے خارج از مالگزاری جیسے جاگیر یا انعام جو بالکل جاگیردار یا انعامدار کو بطور پرورش معافی عطا ہوئی ہو (۲) داخل جمع وہ عطا ہے کہ جس کے محاصل کا کوئی جزو سرکار میں داخل وجمع ہو مثلاً مقطعات جس سے پن مقطعہ کی رقم سرکار میں جمع ہوتی ہو۔

اراضی افتادہ۔ (ف) مرکب توصیفی بنجر۔ بادشاہ وقت کو اختیار حاصل ہے کہ قطعات بنجر جس کو چاہے عطا کرے۔

اراضی مکاسہ (ع۔ ف) اس اراضی کو کہتے ہیں کہ جن کی بابت پیشوایان پونہ کے زمانہ سے اس سمت کی جملہ آمدنی کا ایک معین حصہ سرکار عالی میں داخل کیا جاتا تھا۔ اس حصہ میں سے جس کو جاگیر یا انعام عطا کی جاتی تھی اسکو جوڑی جاگیر بھی کہتے ہیں۔

اراضی کروڑی[1]۔ (ع۔ ف) اس اراضی مقطعہ کا نام ہے جو زمینداروںکو

---

[1] کروری کا بیان باب الکاف میں ملاحظہ ہو۔

عطا ہوئی ہو۔ تلنگانہ میں اس قسم کی عطا کو اراضی کروری کہتے ہیں (اسی طرح اس اراضی کروری کو پالم پیٹ اور گھر گاؤں بھی کہتے ہیں)

**آریہ ورت**۔ (س) اسم مذکر۔ ہندوستان کا نام آریہ قوم کے آنے سے ہندوستان کو یہ لقب ملا ہے۔

**ارث**۔ (ع) مردے کا مال۔ عطیاتِ سلطانی کا تعلق زیادہ تر موروثی سے ہے اور اس کا عمل بعد وفات پدر وغیرہ ہوتا ہے۔ اس لیے اسناد میں بھی لفظ ارثاً لکھا جاتا ہے یہ کہ (فلاں انتقال کرد لہذا از انتقال مرحوم ارثاً بنام فلاں بحال۔)

**ارشاد**۔ (ع) اسم مذکر لغوی معنیٰ ہدایت۔ اصطلاحی حکم۔ آگیا۔ بادشاہ اکبر کے عہد میں حکم نامہ کو ارشاد کہتے تھے۔

**ارشاد نامہ**۔ (ف) اسم مذکر۔ خط۔ عنایت نامہ۔ سرفراز نامہ۔ حکم نامہ۔ فرمان۔ تاکید۔

دفاتر اسنادی میں ارشاد نامہ ایک خاص کاغذ کا نام ہے۔ جو زبانی حکم دینے پر یہ خاص کاغذ تیار کیا جاتا تھا۔ پھر یہ کاغذ حضور کے ملاحظہ میں پیش ہوتا تھا جس پر بادشاہ وقت نے بلحاظ نسبت حکم صادر فرماتا تھا

**انچنہ**۔ اسم مذکر۔ تخمینہ۔ اندازہ۔ حساب خام۔ اندازہ سے رقم کا قرار داد کرنا۔

اساڑھ۔ (ہ) اسم مذکر۔ ہندی چوتھا مہینہ۔ برسات کا پہلا مہینہ تقریباً نصف جون سے نصف جولائی تک۔

اساڑھی۔ (ہ) اسم مونث۔ فصل ربیع (۱) وہ فصل جو اساڑھ کے مہینے میں ہوتی ہے۔

اخراجات امداد یعنے (رقتوار اساڑھ) کے نام سے بھی معاشیں عطا ہوئی ہیں۔

آسامی۔ صحیح (اسامی) (ع) اسم مونث۔ جمع کا صیغہ اسم اردو میں بجائے مفرد بغیر مد مستعمل ہے۔ (۱) اسم۔ نام ناتو (۲) شخص۔ متنفس۔ کس۔ نفر۔ آدمی۔ (فقرہ) فی آسامی دو روپیہ (۳) سودا لینے یا اٹھانے والا گاہک۔ خریدار۔ (۴) چہرہ۔ حلیہ۔ (۵) خدمت۔ عہدہ۔ کام۔ جگہ۔ نوکری۔ (۶) وہ شخص جو کسی ٹھیکہ دار سرکار کا مالگذار ہو۔ رعیت۔ پرجا۔ اجارہ دار۔ کرایہ دار۔ کسان۔ کاشت کار۔ بویا جوتا۔ مزارع۔ (۷) مدعی علیہ۔ قرض دار۔ دینے دار۔ گواہ۔ شاہد۔ (۸) کسبی دوست۔ معشوقہ۔ نوچی۔ (۹) بشتی۔ لگا بندھا۔ (۱۰) مالدار۔ دولت مند۔ امیر۔ زردار۔ موٹی چڑیا۔ سونے کی چڑیا۔ (۱۱) باشندہ وہ۔ گاؤں کا رہنے والا۔ (۱۲) آبادی۔ بستی باشندے۔ لوگ۔ رہنے والے۔ خلق (فقرہ) اس گاؤں میں کتنے آسامیاں ہوں گے۔ (۱۳) اپنے مطلب کا بنایا ہوا احمق۔ اپنا الو۔ اپنا بیوقوف (۱۴) وہ شخص جس کے ہاں جا ٹھہریں۔ یا جس سے واقفیت ہو۔ واقف کار۔

جان پہچان۔

آسامی یاد۔ اسم مذکر (۱)۔ یار بنا کر ٹھگنے والا۔ یار مار۔ دوستوں کی گرہ کاٹنے والا۔ ٹھگیا۔ خود غرض۔ گونگیرا۔

آسامی پاہی۔ یا پاہی کاشت۔ (۱) اسم مذکر۔ برابر کے یا پاس کے گاؤنکا کسان۔ آسامی پاہی کاشت کار۔ موروثی تک متصور کیا جاتا ہے۔

آسامی شکمی (ع۔ ف) ماتحت کشت کار۔ بھیتری۔ ساجھی۔ اندرونی یا زیر یک چھوٹا کسان۔ وہ شخص جسے اپنی طرف ساجھی کریں۔ کسی تپی کا شریک۔

آسامی غیر موروثی۔ (ع) غیر موروثی کشت کار۔ وہ کسان جس کا دوامی حق نہ سمجھا جائے۔

اسامی مستقل۔ (ع) وہ کشت کار جو دخل کا مستحق ہو۔

اسامی موروثی۔ (ع) دوامی کشت کار۔ وہ کسان جو کشت کاری کے باعث وراثت کا حق پیدا کرے۔ اسناد میں لفظ اسامی اس طرح لکھا جاتا ہے کہ (متعلقاں فلاں بلاقید اسامی وقسمت) بعض اسناد میں لفظ اسامی کو (آسامی) لکھتے ہیں۔

اسباط۔ (ع) اسم مذکر۔ پوتے۔ نواسے۔ قومیں۔ ذاتیں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی امت۔

استظہار۔ (ع) پشت پناہ۔

آستانہ یا آستان۔ (ف) اسم ، ذکر۔ استھان، ہندی۔ تھان سنسکرت۔
(۱) دہلی۔ دہلیز دروازہ۔ ڈیوڑھی پوکھٹ۔ (۲) گھر۔ مکان مسکن۔ رہنے کی جگہ۔
(۳) بزرگوں کی مزار۔ روضہ کا دروازہ۔ بادشاہ اکبر کے عہد میں موانعات کا
اصطلاحی نام آستانہ تھا۔

استیفاء۔ (ع) مصدر۔ باقی رکھنا۔ باقی چھوڑنا کسی چیز کو پوری طرح
سے لے لینا۔ پورا کرنا بھرونیا۔ مجازاً حساب جمع و خرچ سے دفتر ایک و صاف
رکھنا۔

دفتر استیفاء اور دفتر وجوہ آمدنی یہ دونوں دفاتر بہت قدیم سے ہیں۔ ان کا
قدیم نام دفتر سیاق تھا۔ یہ دفتر اردشیر بابکان ساسانی کے عہد میں ترتیب
پایا۔ جس کی حکومت اسکندر کے دوسو سال کے بعد تھی۔ اس کے عہد میں حضرت
عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام پیدا ہوئے۔ اردشیر نے اپنے خاندان ساسانی کو
چھوڑ کر عیسوی مذہب اختیار کیا تھا۔ اسی نے فوجی اور دفتری اصول قایم کیا
اور اس کے متعلقہ قانون مرتب کیا تھا۔ یہ دونوں دفاتر جب مسلمانانِ شام کے
ہاتھ لگے تو اس وقت اُس دفتر کی زبان رومی تھی۔ کیونکہ اس کا تعلق ممالکِ روم
سے تھا۔ اور اہلِ عراق کے دفاتر استیفاء اور وجوہ آمدنی کی زبان فارسی تھی اس
لیے کہ اس وقت اُس کا تعلق ممالک پارس سے تھا۔

جب عبدالملک بن مروان سنہ ۶۵ھ میں خلیفہ ہوا۔ عموریہ قسطنطنیہ سماوہ کبریٰ

نہر میصیہ۔ اور پوشن اور بلاد روم کے آٹھوں بادشاہوں کو مسخر کیا۔ اور انھوں نے عبدالملک کی اطاعت قبول کی اور اس نے ۸۱ ہجری ) دفتر استیفاء دفتر وجوہ آمدنی زبان عربی میں رکھا۔

دفتر وجوہ مال کا طریقہ آج کل ہندوستان میں بشکل صدر خزانہ مروج ہے اور دکن میں خزانہ عامرہ صرف فرق یہ ہے کہ اس دفتر میں اسناد وغیرہ کے داخلے نہیں رہتے ہیں مگر زمانۂ سابق میں دفتر وجوہ میں اسناد کے داخلے ضرور رہتے تھے۔

دفتر استیفاء کا دوسرا نام بیت المال ہے۔ دفتر بیت المال حضرت سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں بمشورہ حضرت سیدنا عثمان و حضرت سیدنا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما دفتر قایم کیا گیا۔ اور اس دفتر کے دیوان (حاکم) عقیل بن ابی طالب اور مخرمتہ بن نوفل اور جبیر بن مطعم مقرر کیے گئے۔ اس دفتر میں جملہ بیت المال کا حساب جمع و خرچ رہتا تھا۔ بیت المال ہی سے جملہ حامیانِ اسلام کی تنخواہیں اور وظایف جاری کیے جاتے تھے۔

(۱) ردالمختار میں لکھا ہے کہ خلیفۂ وقت کی تنخواہ ( اور ان کے جملہ مصارف ) عامل۔ قاضی۔ مفتی۔ محتسب۔ واعظ۔ طالب علم۔ معلم۔ جو بلا اجرت تعلیم دیتا ہو۔ اور گواہ کی قیمت۔ سواحل کے نگہبان۔ سوار اور غازی ان سب کو بیت المال سے حصہ (یعنے تنخواہ یا وظیفہ) دیا جاتا تھا۔

(۲) پل کی تعمیر و ترمیم۔ مساجد و حوض اور کنویں و نیز جہاد کے گھوڑوں کے

اصطبل (یعنے طویلے) اور مساجد کے جملہ اخراجات و شعائر اسلام کے قایم کرنیکے جملہ اخراجات۔ مدارس اور وہ علماء جو علوم شرعیہ کی تعلیم (بلا اجرت) دیتے تھے۔ اِن سب کے اخراجات اسی بیت المال سے ادا ہوتے تھے۔ (ملاحظہ ہو ردالمختار حموی)

قدما کی تقلید میں شاہان مغلیہ نے بھی ہندوستان میں دفتر استیفاء کے نام سے ایک دفتر قایم کیا تھا۔ اس دفتر میں جملہ آمدنی و خرچ از قسم نقدی و اراضیات کا داخلہ رہتا تھا۔

جب بادشاہ وقت نے کسی کو انعام (خواہ نسلاً بعد نسلٍ ہو یا نہ ہو) از قسم نقدی یا اراضی کی سند عطا کرتا تھا تو اُس کا داخلہ پہلے دفتر استیفاء میں درج کر لیا جاتا تھا پھر اس کے بعد دفتر دیوانخانہ و دفتر دیوان خاص و دفتر دیوان کل و دفتر سیاہہ و دفتر بخشی وغیرہ میں داخلے درج کیے جاتے تھے اور اس کے ساتھ ساتھ اُس سند کی پشت پر دفتر متعلقہ شرح اندراج داخلہ و علامت خاص لکھا کرتے تھے۔ چنانچہ دکن میں بعہد صوبہ داری نواب آصف جاہ اولیٰ (حضرت مغفرت آب) دفتر استیفاء قایم تھا۔ جب حضرت مغفرت مآب خود مختار بادشاہ دکن ہوئے تو آپنے اس دفتر کو بحال رکھا اس لیے کہ ملک کی جملہ آمدنی اور خرچ (از قسم نقدی و اراضیات) کا داخلہ اُسی دفتر میں رہا کرتا تھا (جیسا کہ اب محکمۂ صدر محاسبی وغیرہ میں ہے۔ چونکہ زمانۂ قدیم میں عام طریقہ یہ تھا کہ بادشاہِ وقت یا دیوان جس کو

جس قدر معاش عطا کرتا تھا۔ اُس کے خرچ کا اندراج دفترِ استیفا میں کرایا جاتا تھا اور اسی قدر معاش از قسم نقدی ہو یا اراضی۔ موازنہ سے خارج کر دی جاتی تھی۔ اسی طرح اگر بادشاہ وقت و دیوان یا طرف دار جس قدر معاش ضبط کرتا تھا۔ پہلے دفترِ مذکور میں اُس معاش کا داخلہ (بمد جمع) درج کر لیا جاتا تھا۔

دکن کا دفترِ استیفا محکمۂ فینانس میں ضم ہے اور اس میں حالیہ انعامات کے اندراجات نہیں کیے جاتے۔ بلکہ نواب مختار الملک مرحوم کے زمانہ سے عطیات کے جمع و خرچ کا داخلہ دفترِ صدر محاسبی اور دفترِ مالگزاری میں رہا کرتا تھا مگر اب یہ طریقہ موقوف ہے۔

شاہانِ ہند اور شاہانِ دکن کے اسناد میں دفترِ استیفا کا داخلہ اور اسکی خاص علامت لازماً سند کی پشت پر درج رہتی ہے جس سند میں دفترِ استیفاء کا داخلہ نہ ہو وہ سند قابلِ وثوق تصور نہیں کی جاسکتی

اس کا تفصیلی بیان باب الدال میں تحت دفتر ملاحظہ ہو۔

اسد اللہ۔ (ع) اسم مذکر۔ شیرِ خدا۔ سیدنا حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا لقب۔ دکن کی اصطلاح میں جوانان بار کا نام اسد اللہ تھا۔ یہ اصطلاح نواب نظام علی خاں بہادر آصف جاہ ثانی کی اختیار کردہ تھی۔

اسلام۔ (ع) اسم مذکر۔ (۱) سر جھکانا۔ صلح جو اور صلح خواہ ہونا سلامتی میں رہنا (۲) مذہب محمدی یعنی مسلمانوں کا مذہب۔

اسم۔ (ع) اسم مذکر۔ نام۔ ناؤں۔ لقب۔ عزت۔ اکثر اسناد میں۔ (باسم فلاں) کے الفاظ بھی استعمال میں آتے ہیں۔

اسناد۔ (ع) اسم مونث۔ جمع سند۔ لغوی معنی تکیہ گاہ۔ اصطلاحی دستاویز لکھتم۔ وثیقہ۔ کارنامہ۔ سفارش نامہ۔ حکم (مثال) عطیہ شاہی۔ از قسم اراضی یا نقدی۔ اُن کا داخلہ سند ہی میں ہوا کرتا ہے۔ اسی کاغذی بناء پر معاشیں پسماندگاں وغیرہ پر بحال ہوتی ہیں۔

آسیب۔ (ف) اسم مذکر (۱) صدمہ۔ دھکا۔ دھچکا۔ (۲) نقصان۔ ضرر (۳) خوف۔ خطر۔ ڈر۔ (۴) دکھ۔ آزار۔ تکلیف۔ آفت۔ نکبت۔ کوفت۔ الم۔ مصیبت۔ (۵) جن۔ بھوت۔ پری۔ دیو۔ پریت۔ سایا۔ بھوت کا اثر۔ سایۂ پری یا جن۔ پری کا خلل۔ بیماری جن۔ جنون۔

اشفاق (ع۔ ف) اشفاق شفقت کی جمع۔

اِشفاق (ع۔ ف) مہربانی کرنا۔ ڈرانا۔

اشفاق نامہ۔ (ع۔ ف) دفتر ملکی کے رقعات جو دفتر رزیڈنسی میں یا رزیڈنسی سے دفتر ملکی میں وصول ہوتے ہیں اُن کو ہر دو دفاتر میں اشفاق نامہ یا شقہ شریفہ کہتے ہیں۔

اس وقت اُن رقعات رزیڈنسی (یعنے اشفاق نامہ) کا ذکر کیا جاتا ہے جو سال میں چھ دفعہ عطیۂ شاہی کے شکریہ میں جناب صاحب عالیشان بہادر نے

ان تحایف کی سرفرازی سے شرف عزت حاصل ہونے کا شکریہ نہایت خلوص و محبت و عقیدہ تمندی کے ساتھ اظہار فرمایا ہے ان تقاریب میں جس کے شکریہ میں اشفاق نامجات بنجانب جناب رزیڈنٹ صاحب بہادر دفتر ملکی پر وصول ہوتے ہیں ان کا مختصر ذکر ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔

(۱) تبقریب سالگرہ مبارک شہنشاہ دکن حضور پرنور صانہا اللہ عن الشرور والفستن۔

(۲) تبقریب عید الفطر

(۳) تبقریب عید الضحیٰ۔

(۴) تبقریب سال نو عیسوی۔

(۵) تبقریب ولادت باسعادت حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام۔

(۶) تبقریب عید جشن نوروز۔

مضمون اشفاق نامہ (یعنے رقعہ)

پہل خوان میوہ خشک و تر تبقریب سالگرہ مبارک کہ بفرط عنایات از پیشگاہ حضور پرنور مخلص مرحمت گشتہ بصحابت اشفاق نامہ (یعنے رقعہ دفتر ملکی) مجرہ (فلاں) باتبہ ۱۳۴۶ھ رسیدہ حلاوت بخش کام و دہان و داد گردید۔

براہ اشفاق شکریہ ایں میوہ پرمزہ بعد ادائی آداب بہ پیشگاہ اقدس حضور پرنور بہ آئین بہین و وجہ خوب ترین گذارش نمودہ آید۔ زیادہ ایام عشرت و نشاط

مدام باد۔

**اصطلاح**۔ (ع) اسم مونث۔ جب کوئی قوم یا فرقہ کسی لفظ کے معنی موضوع کے علاوہ یا اس سے ملتے جلتے کوئی اور معنے ٹھیرا لیتے ہیں تو اُسے اصطلاح یا محاورہ کہتے ہیں۔ کیونکہ اصطلاح کے لغوی معنے باہم مصلحت کر کے کچھ معنی مقرر کر لینے کے ہیں۔ اسی طرح وہ الفاظ جن کے معنے بعض علوم کے واسطے مختص کر لیے ہیں۔ اصطلاح میں داخل ہیں۔ اصطلاحی اور لغوی معنوں میں کچھ نہ کچھ نسبت بھی ضرور ہوتی ہے۔

**آصف**۔ (عبرانی) اسم مذکر (۱) عبرانی زبان کا مصدر ہے جس کے معنے جمع کرنا۔ اکھٹا کرنا۔ ضبط کرنا آتے ہیں۔ روپے یا مہانوں کا جمع کرنا۔ میوہ اکھٹا کرنا۔ مہانوں کو اپنے پاس رکھنا وغیرہ وغیرہ۔ (۲) پاؤں سمیٹنا یا پاک رکھنا۔ (۳) سلیمان علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وزیر کا نام۔

چونکہ اس مبارک موقع پر لفظ آصف کی اصطلاح کے ساتھ ہی ساتھ سلاطین آصفیہ کا ذکر بھی تفصیل کے ساتھ بیان کیا جانا مناسب خیال کیا گیا۔ تاکہ اسناد کا بھی صحیح داخلہ بہ آسانی معلوم ہو سکے۔

**آصف جاہ اول**۔ نواب قمرالدین خاں المخاطب بہ چین قلیچ خاں آصف جاہ۔ مغفرت مآب آپ کا سنہ جلوس ۱۱۳۲ھ ہے اور تاریخ وفات ۴ہم جمادی الثانی ۱۱۶۱ھ ہے۔ آصف جاہ اول کے اسناد کا داخلہ ۱۱۳۳ھ سے

سنہ ۱۱۶۱ھ تک ہے (۲) نواب نظام الدولہ میر احمد خاں بہادر ناصر جنگ مرحوم (شہید) حضرت مغفرت آب کے دوسرے فرزند تھے۔ آپ کا سنہ جلوس سنہ ۱۱۶۱ھ ماہ جمادی الثانی۔ اور تاریخ وفات ۱۷ محرم الحرام سنہ ۱۱۶۴ھ ہے (۳) نواب آصف الدولہ سید محمد خاں بہادر صلابت جنگ۔ امیر الممالک۔ یہ نواب مغفرت آب کے تیسرے فرزند تھے جن کا سنہ جلوس بتاریخ ۱۸، ربیع الاول سنہ ۱۱۶۴ھ ہے اور بتاریخ ۱۴ ذیحجہ سنہ ۱۱۷۵ھ (اترا) یعنی گوشہ نشین ہوئے۔ اس وقت یہ بھی لکھدیا جاتا ہے کہ نواب صلابت جنگ مرحوم کا جلوس بعد قتل ہدایت محی الدین خاں بتاریخ متذکرہ واقع ہوا۔

آصف جاہ ثانی۔ نواب نظام الملک نظام الدولہ میر نظام علی خاں بہادر فتح جنگ آصف جاہ رستم دوراں سپہ سالار یار وفادار (حضرت غفراں مآب) نواب غفراں مآب کا سنہ جلوس ۱۴ ذیحجۃ الحرام سنہ ۱۱۷۵ھ ہے اور وفات بتاریخ ۱۷ ربیع الثانی شریف سنہ ۱۲۱۸ھ ہوئی۔ حضرت غفراں مآب کے اسناد و مہری ہیں۔ اس کا ذکر ردیف (س) میں درج ہے اور سنہ جلوس سے تاریخ وفات تک اسناد برابر جاری رہے ہیں۔

آصف جاہ ثالث۔ المعروف بہ سکندر جاہ۔ المخاطب بہ نواب نظام الملک

---

لہ حیدرآباد دکن محمد شاہ بادشاہ کے زمانے میں صوبہ دکن کہلاتا تھا۔ اور نواب مغفرت آب اس وقت صوبہ دار دکن کے عہدہ پر ممتاز تھے۔

نظام الدولہ میر اکبر علی خاں بہادر آصف جاہ فتح جنگ۔ سپہ سالار۔ یار وفادار رستم دوراں (مغفرت منزل) حضرت غفراں مآب کے یہ دوسرے صاحبزادے ہیں جن کا سنہ جلوس بتاریخ ۲۲ ربیع الثانی شریف ۱۲۱۸ھ واقع ہوا اور تاریخ وفات ۱۷ ذی قعدہ ۱۲۴۴ھ ہے۔ حضرت مغفرت منزل نے بھی سنہ جلوس یعنے ۱۲۱۸ھ سے تاریخ انتقال یعنے ۱۲۴۴ھ تک اسناد جاری فرمایا۔

آصف جاہ رابع۔ المعروف بہ ناصر الدولہ بہادر المخاطب بہ نواب نظام الملک نظام الدولہ میر فرخندہ علی خاں بہادر آصف جاہ فتح جنگ سپہ سالار یار وفادار رستم دوراں (غفراں منزل) آپ کا سنہ جلوس بتاریخ ۲۰ ذی قعدہ ۱۲۴۴ھ ہے اور تاریخ وفات ۲ رمضان المبارک ۱۲۷۳ھ ہے۔ آپ کے زمانہ مبارک میں اسناد وغیرہ بسا اوقات زبانی مرتب پاتے ہیں اور بسا اوقات اسناد دستخط سے بھی مزین ہوتے تھے۔ تاریخ جلوس مبارک سے تاریخ انتقال تک برابر اسناد جاری رہے ہیں۔

آصف جاہ خامس۔ المعروف بہ نواب افضل الدولہ المخاطب بہ نواب نظام الملک نظام الدولہ میر تہنیت علی خاں بہادر فتح جنگ سپہ سالار یار وفادار رستم دوراں مظفر الممالک آصفجاہ (مغفرت مکان) آپ کا جلوس مبارک بتاریخ ۴ رمضان المبارک ۱۲۷۳ھ ہوا اور آپ کی تاریخ وفات شریف ۱۳ ذیقعدہ ۱۲۸۵ھ ہے۔ حضرت مغفرت مکان کے زمانۂ مبارک میں بھی اکثر زبانی اسناد

جاری ہوئی ہیں۔ اور بعض اسناد دستخط سے بھی مزین ہوئی ہیں۔ آپ کے اسناد وغیرہ تاریخ جلوس مبارک سے تاریخ انتقال تک برابر جاری ہوئے ہیں۔

آصف جاہ سادس۔ المخاطب بہ فتح جنگ سپہ سالار، یار وفادار رستم دوراں نظام الدولہ نظام الملک مظفر الممالک نواب میر محبوب علیخاں بہادر جی سی ایس آئی جی سی۔ بی (حضرت غفراں مکاں) آپ کا جلوسِ مبارک بتاریخ ۱۶ ذی قعدہ ۱۲۸۵ھ عمل میں آیا اور تاریخ حکمرانی ۴ ربیع الاول شریف ۱۳۰۱ھ ہے اور آپ کی وفاتِ شریف کی تاریخ ۴ رمضان المبارک ۱۳۲۹ھ مطابق ۲۹ اگسٹ ۱۹۱۱ء م ۲۲ مہر ۱۳۲۰ ف ہے۔ حضرت غفراں مکاں کے عہد طفولیت میں نواب سر سالار جنگ بہادر اول (مرحوم) نے بحیثیت نائب اپنی دستخط سے اسناد وغیرہ جاری فرمایا ہے۔

آصف جاہ سابع۔ شہنشاہ دکن حاتم ثانی عادل ہنیطیہ شجاعت شعار حامی ہندوستان علم بردار دین محمدی حضور پرنور ہز اکزالٹڈ ہائی نس نواب میر عثمان علیخاں بہادر فتح جنگ سپہ سالار، یار وفادار رستم دوراں نظام الدولہ نظام الملک مظفر الممالک آصف جاہ جی۔ سی۔ یس۔ آئی۔ سی۔ بی۔ ای۔ خلد اللہ ملکہ وسلطنتہ وضاعف اجلالہم۔

حضرت خسرو دکن صانہ اللہ عن الشرور والفتن بتاریخ ۷ رمضان المبارک ۱۳۲۹ھ سریر آرائے اورنگ دکن ہوئے (خداوند عالم اس بادشاہ جم جاہ کی

عمر و اقبال و دولت میں روز افزوں ترقی عطا فرمائے۔ اور شاہزادگان بلند اقبال اور شاہزادیاں خجستہ خصال کی عمر و اقبال و دول میں ترقی عطا فرمائے اور اللہ تعالیٰ اس حامی جہان کو ہر ارادہ میں کامیاب کرے اور سلطنت آصفی کو تا ابد قائم و سرسبز و آباد رکھے۔ آمین ثم آمین۔ یا رب العلمین

حضرت آصفجاہ سابع خلد اللہ ملکہٗ کے جلوس مبارک کے وقت جنکو معاشیں بغرض پرورش و دعاگوئی اجرا ہوئی ہیں ان کے اسناد پر حضرت ظل سبحانی صانہ اللہ عن الشرور والفتن کی دستخط و مہر مبارک مزین ہے۔ حضرت خسرو دکن نے صدہا بلکہ ہزارہا کو جس قدر معاشیں از قسم نقدی سرفراز فرمائی ہیں وہ سب بذریعہ فرمان مبارک شرف ورود لائے ہیں۔

**اضمان۔** (ف) اسم مذکر۔ تاوان۔ نقصان۔ جرمانہ۔

**اضافہ۔** (ع) اسم مذکر۔ (۱) بیشی۔ ترقی۔ زیادتی تنخواہ۔ بڑھوتری۔ (۲) بچت فاضل۔ (۳) شمول۔ الحاق۔ مرہٹوں کی ریاست میں ملک عنبر اور مرشد قلی خاں کے انتظامات اراضی و تشخیص و بارہ کا رواج جاری تھا۔ مگر چند زمانے کے بعد انھوں نے اسی اصول مقررہ اور تشخیص سربستہ پر (جو تنخواہ کہلاتی تھی) بہت کچھ اضافہ کیا تھا۔ جمع سابق کا نام عین اور اضافہ حال کا نام توفیر رکھا تھا۔ اسناد میں اضافہ رقم کی وضاحت درج ہوا کرتی تھی۔

**اطراف بلدہ۔** دکن میں ایک خاص دفتر کا نام ہے۔ جسمیں بادشاہ دکن کے

یا گیرنت نداؤ بر وقت خاص مبارک کے جملہ قدمات بدائتی وبال کا تشبیہ ہوتا ہے۔

**اعلیحضرت میفرمودند۔** (ف) حسب الحکم شاہجہاں جب عالمگیر اسناد اجرا کرتا تھا تو اُس میں (اعلیحضرت می فرمودند) ضرور لکھتا تھا یعنے پیشگاہ حضور سے بمنظوری حکم صادر ہوا۔ اعلیحضرت نے اجرائی سند کے لیے حکم صادر فرمایا ہے۔

عالمگیر کا قاعدہ تھا کہ شاہ جہاں کی عہد حکومت تک جس قدر اسناد جاری کیا تھا وہ شہنشاہ کے حکم سے جاری کیا کرتا تھا۔ اور اسناد میں بھی اس کا ذکر درج کرتا تھا۔

**اَقران** ۔(ع) اسم مذکر۔ ہمسراں۔

**اکاربند**۔ (ف) اسم مذکر۔ دہقان۔ کسان۔ یعنے زراعت کرنے والا۔

**اُگاہی**۔ (ہ) اسم مذکر۔ آئندہ اس کا ذکر تفصیلی کیا جائے گا۔

**اُگاہی**۔ (ہ) اسم مونث۔ تحصیل۔ واصلات۔ واجب الوصول۔ بقایا۔

**اگرہار**۔ (ہ) اسم مذکر۔ (اگر۔ ہار) یہ نام ترکیب دیا گیا ہے۔ اگر اور ہار سے اگر۔ ہ۔ اسم مذکر۔ خوشبودار درخت کا نام ہے۔ جس کی لکڑی جلنے کے بعد صندل کے مانند خوشبو دیتی ہے[1]

(ہار) ہ۔ اسم مونث۔ (۱) شکست۔ جیت کا نقیض۔ پراجے۔ چھپے۔ ہزیمت مزک۔ مغلوبیت۔ مات۔ (۲) تکان۔ ماندگی۔ راستہ کی تھکان۔ (ہار) ہ۔ اسم مذکر۔

[1] یہ درخت دکن کی پہاڑیوں میں کثرت سے ہوتے ہیں۔ عرب میں اس کو عود کہتے ہیں۔

پھولوں یا موتیوں کا مالا۔ رشتۂ مروارید۔ عقد۔ حمائل۔ (اکبر بادشاہ و محمد بادشاہ نے پھل ہار نام رکھا تھا کیونکہ ہار کے معنے شکست کے بھی ہیں۔ اس لیے شگون بد خیال کیا گیا تھا)۔ (۲) تسبیح۔ سُمرن مالا۔ جواہرات کا گلوبند۔ کنٹھ مالا۔

اگرہار۔ (ہ) مال کی اصطلاح میں اُس موضع کو کہتے ہیں کہ جس کا پن نہ دیا جائے۔ یا بشرح رعایتی کسی برہمن کو جاگیر میں دیا جاوے اگر وہ موضع بالکل معافی میں ہے تو اس کو (سرو اگرہارم) کہتے ہیں۔ اگر اس موضع پر کچھ خفیف ساپن ہے تو (بالمقطعہ اگرہارم) اور (کنویری اگرہارم) کہتے ہیں۔ چونکہ اکثر معاشیں بعنوان (اگرہار) سرکار سے عطا ہوئی ہیں جو اہل ہنود کے لیے مخصوص ہیں۔ اہل اسلام کو بنام عود و گل عطا ہوئی ہیں۔

اگنی ہوتر۔ (س) (اسم مونث) سنسکرت میں اگنی کے معنے آتش کے ہیں لیکن ہوتر کے دو معنی ہیں (۱) ایک زن و شوہر۔ دوسرے بہم پہنچانا۔ یہاں آتش سے مراد زن و شوہر کا باہم ملکر آگ کو روشن کرنا ہے۔

آگ۔ (ہ) اسم مونث بسنسکرت۔ (اگنی) پراکرت (اگی) پرانی فارسی۔ (آویش) اثر (آور) ترکی (اوت) مگھ (اگیا) پورب (اگی) پرانی ہندی (اگن) (۱) آنچ۔ اگنی۔ اگن۔ بی سندر۔ آتش نار۔ چہار عنصر میں سے ایک عنصر کا نام ہے۔ شعلہ۔ لو۔ بھوک۔ کھدیا۔ اشتہا۔ خواہش طعام۔ دون۔ آتش معدہ۔

جہانج۔ عشق۔ محبت۔ لگن۔ لگی۔ مامتا۔ درد۔ جوش۔ تواتا۔ مادر الفت۔ رشتہ
ناتے کی محبت۔ شہرت بد۔ خبر بد۔ بدنامی ورسوائی کی شہرت۔ اگنی ہوتر۔ مرکب
ہے۔ لفظ اگنی۔ اور ہوتر سے۔ اس کے معنے آگ روشن کرنے کے ہیں۔ اہل
ہنود میں ایک خاص قسم کی پوجا ہے۔ جس میں آگ کا ہمیشہ روشن رہنا ضروری
ہے اور شوہر کے روبرو اس کی عورت اپنی ایک۔ داہنی پر حلف اٹھاتی
ہے اس کے بعد یہ دونوں (یعنے زن وشوہر) ملکر آگ کو روشن کرتے
ہیں۔ برہمنوں کے اعتقاد میں داخل ہے کہ اس آگ کو دو لکڑیوں سے
روشن کیا جائے جس سے حلف (یعنے قسم) کی تصدیق اسی وقت ہوتی
ہے جیساکہ پتھر سے آگ نکلتی ہے۔ اسی طرح ان دونوں لکڑیوں میں سے
بھی آگ کی چنگاریاں نکلتی ہیں۔ اگنی ہوتر کے متعلق ہم نے جو تحقیق کی
ہے اس کا مختصر سا ذکر ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔

راماین کے قصہ کا تعلق سورج بنسی راجپوتوں سے ہے جن کا
دار السلطنۃ اجودھیا تھا۔ مہابھارت اور راماین میں لکھا ہے کہ راجہ اجودھیا
کی دو بی بیاں تھیں۔ پہلی بی بی کے لڑکے کا نام رام چندر اور دوسری
بی بی کے لڑکے کا نام بھرت تھا۔

راجہ اجودھیا اپنی چھوٹی زوجہ کو بہت چاہتا تھا۔ اس لیے چھوٹی بی بی نے
راجہ کو سمجھایا کہ رام چندر جی کو جلا وطن کر دیا جائے اور بھرت کو وارث تخت

قرار دیا جائے۔ اُس وقت رام چندر کی شادی سیتا سے ہو چکی تھی۔ جب رام چندر کو بنوباس ہوا تو سیتا اُن کے ساتھ ہو گئی۔ یہ دونوں جانب دکھن چلے۔ راستہ میں کئی رشیوں اور منیوں یعنے گوشہ نشین برہمنوں کی سنڈھیوں پر ان کا گزر ہوا اور اُنھوں نے اِن کی خاطر تواضع کی۔ اقسام کے راکھس یعنے دیوؤں سے بھی ان کا مقابلہ ہوا۔ راچھسوں کا راجہ راون سیتا پر عاشق ہو گیا اور اُس کو بہ کوشش تمام اپنے محل موقوعہ لنکا میں لے گیا۔ اور راون نے سیتا سے خواہش کی کہ میں تجھ کو اپنی رانی بنانا چاہتا ہوں لیکن سیتا راضی نہ ہوئی اور اُس تنگ موقع پر بھی وہ اپنے شوہر رام کا دم مارتی تھی۔ اودھر رام کو سیتا کی مفارقت ناگوار معلوم ہوئی جس کی وجہ سے رام بہت سخت فکر مند ہو گیا۔ آخر کار جب معلوم ہوا کہ سیتا کو راون نے لے گیا ہے تو رام نے راون سے لڑائی کا قصد کیا۔ رام کے ساتھ جن دیوتاؤں نے مدد کی تھی اُنھوں نے مختلف شکلوں میں یعنے بندر۔ ریچھ وغیرہ اوتار لے کر لنکا میں داخل ہوئے اور سیتا کا پتہ لگایا۔ اور انھیں دیوؤں نے ہند اور لنکا کے مابین جو سمندر ہے اس پر کوہ ہمالیہ سے پتھر لا کر پل باندھا۔ اس کے بعد راون لنکا میں گرفتار ہو گیا اور رام چندر کے ہاتھوں راون کا کام تمام ہو گیا اس کے بعد سیتا اور رام چندر اجودھیا کو واپس آئے اور رام ہی اجودھیا کا راج کرتا رہا۔

## آمدم برسرِ مطلب

چونکہ زمانۂ قدیم سے یہ طریقہ چلا آرہا ہے کہ جس عورت کو دشمن لے گیا ہو اُس کو پھر اپنے گھر لانا سخت ترمیب ہے اس لیے باشندگاں اجودھیا نے سیتا پر بدگمانی کا پل باندھا جس کی وجہ سے مجبوراً سیتا کو اپنی پاک دامنی کا اظہار کرنا ضروری تھا اس لیے عفت اور عصمت کی شہادت آگ سے اس طرح دلوائی گئی۔

چتا تیار کی گئی اور سیتا نے آگ کے دیوتا کا اواہن کیا یعنے اپنی پاکدامنی کی شہادت کے لیے اس کو بلایا پھر آپ جلتی آگ میں بیٹھ گئی۔ اور دیوتا سے اپنی پاکدامنی کی شہادت چاہی۔ اگنی نے بیٹی کی طرح اس کو اپنی آغوش میں لے لیا اور اپنے زانو پر بٹھائے ہوئے آگ کے شعلوں میں سے نکل آیا اور سیتا کو رام کے حوالے کیا اور شہادت دی کہ سیتا حقیقت میں ستونتی یعنے پاکدامن ہے۔

اس کے بعد رام چندرجی نے ہند کے جملہ راجاؤں کو بلا کر جشن شاہی میں گھوڑے کی قربانی کی تھی۔ اہل ہنود کے پاس اس قسم کی قربانی کا دینا اور ماتحت راجاؤں کا ان میں بلایا جانا قدیم سے چلا آتا ہے۔ اس طریقہ سے مقصد یہ تھا کہ جو راجہ اُس میں شریک ہیں وہ سب قربانی کرنے والے راجہ کے ماتحت ہیں۔ اس قسم کی قربانی کو ان کے پاس اشومیدہ جگ

کہتے ہیں۔ واقعات متذکرہ سے ثابت ہے کہ اگنی ہوتر کا رواج رامچندر اور سیتا کے زمانہ سے ہوا اس کے موجد انھیں کو کہنا چاہیئے اس لیے کہ اس سے پہلے اس کا طریقہ مروج نہ تھا۔

اسی وقت سے اہل ہنود میں یہ طریقہ مروج ہوگیا کہ جس کی پاکدامنی پر کسی قسم کا شبہ ہو تو متذکرہ اگنی سے اس کی عفت پناہی کی شہادت لیتے تھے اس کے بعد رفتہ رفتہ یہ طریقہ پڑگیا کہ اس کی پوجا کرنیوالے اور اُس کی زوجہ کی پرورش کے لیے راجایانِ وقت نے معاش از قسم اراضی یا نقدی عطا کرکے اس معاش کا نام معاش اگنی ہوتر یا معاش اگنی ہوم رکھا لیکن اب یہ طریقہ گورنمنٹ کیجانب سے قطعاً موقوف کردیا گیا ہے مگر ملکت دکن میں تا حال معاش بعنوان اگنی ہوتر صاحب معاش کی اولاد کے نام بحال کیجاتی ہے۔ یہ عبادت برہمنوں کے جملہ عبادتوں میں افضل تصور کی گئی ہے اس خاص عبادت کے لیے دونوں (یعنے مرد و عورت) کا بالغ ہونا بھی ضروری ہے۔ وہ عورت جس کا مرد مرگیا ہو اور وہ مرد جس کی عورت مرگئی ہو اس پوجا کو نہیں کرسکتے اور نابالغ لڑکا و نابالغ لڑکی بھی اس عبادت کو ادا نہیں کرسکتے۔ غرضکہ اس پوجا کا نام اگنی ہوتر ہے اور اس پوجا کی ادائی کے لیے سرکار سے معاش وغیرہ عطا کی گئی ہے۔ اس پوجا کو تلنگی میں ہوم اور مارواڑ میں اگنی ہوم کہتے ہیں

آل تمغا۔ (ت) اسم مذکر۔ مرکب ہے لفظ آل اور تمغا سے۔

(۱) آل (ت) اسم مونث (۱) آبائی لقب۔ کنیت۔ (۲) کل خاندان۔

(۲) آل (ت) اسم مونث۔ (۱) پیاز کے پتّے۔ نئے پیاز۔ وہ ڈنٹھل جو پتّوں کے بجائے اوپر نکلے ہوئے ہوتے ہیں۔ (۲) کدو۔ لمبا کھیا۔

(۳) آل (ت) اسم مذکر۔ ایک درخت کا نام ہے جس کی جڑ میں سے سُرخ رنگ نکلتا ہے۔ لال رنگ۔ سُرخ رنگ۔ (ترک)

(۴) آل (ع) اسم مونث۔ اصل (اہل) (۱) اولاد۔ بیٹا۔ بیٹی۔ بچے اہل خانہ۔ بنس۔ نسل۔ خاندان۔ کنبہ جیسے آل داؤد۔ آل عمران وغیرہ (۲) بیٹی کی اولاد۔ نواسا۔ نواسی۔ کنوارا۔ کنواسی۔

(آل تمغا) (۱) سرخ مہر (۲) تمسک شاہی۔ فرمان شاہی۔ مہر شاہی۔ انعامی عطا شدہ جاگیر کی سند۔ سے

آل تمغا غم ہے نسلاً بعد نسل لکھ دیا
خوں فشانی ہے یہ اشک دیدۂ پرخوں کی ارث

آل تمغا۔ یہ دونوں لفظ ترکی ہیں جن کے معنے سرخ مہر کے ہیں اور اس سے مراد بادشاہی مہر رنگین[۱] ہے۔

---

[۱]۔ فرہنگ رشیدی میں آلتمغا کے متعلق لکھا ہے کہ: وبہ ترکی مہر پادشاہی مہر بادشاہاں کہ آل را آل تمغا گویند ای مہر سرخ وگاہی بسبب تخفیف تمغا انداختہ تنہا آل گویند۔ سے

زبیم خاتم القاب نونہاد سند بحکم یرلغ از آل الیغاں یاقوت

غزن خاں نے فارس اور ممالک وسط ایشیا میں آل تمغا یعنے مہر سلطانی کی صورت مربع سے بیضوی کردی تھی اور تیمور نے سلطان بایزید رومی کے بیٹے کو ملکِ اناطولیہ کی حکومت ذریعہ فرمان عطا فرمائی اور اس فرمان پر خود تیمور نے سُرخ دستخط کی تھی۔ مگر اس کو آلِ تمغا نہیں کہا گیا۔ توزک تیموری میں لفظ تمغا بہت مذکور ہے۔ مگر کہیں اُس کے اور معنی ہیں۔ لیکن ہندوستان میں شاہ اکبر کے وقت تک لفظ آلِ تمغا پادشاہی دفتر اور مالگزاری کی اصطلاح میں سند و فرمان کے معنوں میں مستعمل نہیں ہوا تھا۔ آئین اکبری میں تمغا زیادہ تر مذکور ہے مگر وہ باج کے معنے میں ہے۔ اس وقت تمثیلاً اس کا مختصر ذکر کیا جاتا ہے "کہ وچناں کنند کہ بیرامون باج و تمغا نہ گردد مگر از سلاح و فیل و اسپ و شتر و گاؤ و گوسفند و بز و قماش در ہر صوبہ اندکے یک جا ستانند و در ہر ملکی جز کشت کار از مال مردم چیزے خواہند و آں را تمغا گویند۔" اکبر نے ایک اور فرمان جس کا سنہ جلوس ۱۲ ھ سے ہے جاری کیا تھا اس میں باج اور زکوٰۃ کے ساتھ تمغا بھی معاف کیا تھا۔ اس کا مضمون یہ ہے کہ :-

دیگر اشیاء و اسباب و امتعہ و اجناس کہ مدار معاش جمہور انام و ملاک معیشت خواص و عوام است، سوائے اسپ و فیل و شتر و گوسفند و بز و اسلحہ و قماش کہ در تمامی ممالک محروسہ

سلہ اس مہر پر کلمہ محمدی کندہ کروایا تھا۔

تمغا و باج و زکواۃ صد یک و انچہ از قلیل و کثیری گرفتہ اند

معاف و مرفوع القلم بودہ باشد"۔

اسناد آل تمغا کے دو قسم ہیں ایک قسم یہ کہ سند میں لفظ آلتمغا کے ساتھ نسلاً بعد نسلٍ و بطناً بعد بطنٍ لکھا رہتا ہے۔ دوسری قسم یہ کہ صرف جاگیر آلتمغا کے الفاظ درج رہتے ہیں۔

معاش سند اول کا تعلق بلالحاظ احدی نسلاً بعد نسلٍ سے ہے اس میں گورنمنٹ کسی قسم کی تبدیلی نہیں کرسکتی۔

معاشِ سند دوم کے متعلق یہ بات تجربہ سے ثابت ہوئی ہے کہ دفاتر سرکاری میں اس کا تعلق بھی نسلاً بعد نسلٍ سے تصور کیا جارہا ہے۔

تمغا اُس محصول کو کہتے ہیں جو شہر کے دروازوں اور شہر کے گذرگاہوں پر تاجروں سے حاصل کرتے ہیں۔ جملہ سلاطین سلف کا یہ قاعدہ تھا کہ جاگیر آلتمغا جس کا تعلق نسلاً بعد نسلٍ سے ہے اُس کو بلا امتیاز نسب بحال رکھتے تھے اور اُن جاگیرات آلتمغا کی نسبت جن کا تعلق نسلاً بعد نسلٍ سے نہیں ہے۔ اُس کے متعلق اہل یا یندہٗ معاش کے انتقال کے بعد حسب دستور پیشگاہ سلطانی میں معروضہ یعنے فرد سوال پیش کیا جاتا تھا۔ اس پر بادشاہ وقت یا تو جاگیر کی بحالی کی تجویز فرماتا یا ضبطی کے احکام اجرا کرتا۔ کیونکہ یہ معاش اُس کی اختیاری ہے۔ ہماری تحقیق میں آلتمغا کا تعلق سلاطین تاتاریہ و

سلاطین چنگیزیہ سے پایا گیا جس کی تقلید میں سلاطین تیموریہ نے آلتمغا کے مقابلے میں طغریٰ ایجاد کیا۔ چنانچہ سلاطین تیموریہ کے جملہ اسناد و فرامین میں طغریٰ برنگ شنجرف و طلائی لکھا رہتا ہے جس کو سند آلتمغا کہتے ہیں چنگیزیہ سلطنت کے زمانہ میں اسناد و فرامین کے علاوہ جملہ عہدنامجات بعنوان آلتمغا دیے جاتے تھے۔ چنگیز خاں ۶۲۴ھ میں انتقال کیا۔

سلطنت تاتاریہ و چنگیزیہ کے زمانے میں آلتمغا مربع شکل میں ہوتا تھا اور مہر کے درمیانی حصہ میں بتخانہ کی شکل اور اس کے اطراف بادشاہ کا نام مع اسمائے آباؤ اجداد درج ہوتے تھے۔ چنانچہ اس مربع التمغا کا سلسلہ غازان خان کے زمانہ تک رہا جبتک کہ وہ مسلمان نہیں ہوا تھا جب غازان خاں مسلمان ہوا تو اس نے بجائے مربع شکل کے مستطیل شکل میں مہر تیار کرائی جس کے درمیان میں (بجائے بت خانہ کے) کلمۂ طیبہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ اور اس کلمہ مبارک کے اطراف اپنا نام اور اپنے اجداد کا نام کندہ کروایا اور اسی زمانہ سے جملہ فرامین و مناشیر و اسناد وغیرہ میں بسم اللہ لکھنے کا حکم جاری کیا۔ اور آلتمغا کا رنگ حسب دستور شنجرفی رکھا۔ اس کی تقلید میں جملہ سلاطین تیموریہ و مغلیہ نے شنجرفی و سرخی و طلائی طغروں کا رواج ڈالا۔ اس طغرے میں انھوں نے اپنے نام کے ساتھ اپنے اجداد کے نام بھی درج کرتے تھے۔ سلاطین تیموریہ و ہمنیہ و طوائف الملوکیہ فرامین اسناد جو طغرے سے مزین کیے جاتے تھے شل

اسنادِ آلتمغا، تاتاری و چنگیزی تصور کرتے تھے۔

شہنشاہ جہانگیر جب تخت نشین ہوا تو آلتمغا کے متعلق یہ حکم جاری کیا کہ بہ موجب قانونِ چنگیزی وہ زمین بموجب آلتمغا ئے اُس کی جاگیر میں عنایت کی جائے اور پھر وہ شخص تغیر و تبدل سے بے خوف رہے۔ میرے باپ دادا جس کو جاگیر بطریق ملکیت عطا فرمائے تھے تو فرمان اس کی سند کے ساتھ مہر آل تمغا کے (کہ عبارت شنجرفی مہر ہے) مزین کیا کرتے تھے۔ میں نے حکم کیا کہ جس جگہ کاغذ پر مہر لگا دیں اُس کو طلا پوش کر کے مہر لگایا کریں۔ بادشاہ نے اُسی کا نام تمغا رکھا۔

دکن میں نواب آصفجاہ اول (حضرت مغفرت مآب) کی خودمختاری کے بعد سے اسنادِ آلتمغا کبھی شنجرفی مہر میں دکھائی نہیں دیئے۔ بلکہ آصفجاہی اسناد کے دیکھنے سے بالتحقیق یہ بات ثابت ہوئی کہ سابقہ اسنادِ آلتمغا کی اتباع میں جدید اسنادِ آلتمغا شاہانِ آصفیہ نے عطا کیے ہیں جس کے الفاظ یہ ہیں کہ (حسب الضمن بطریق آل تمغا یا جاگیر آلتمغا بنام فلاں نسلاً بعد نسلٍ مقرر و بحال گشتہ) اور بعض آلتمغا اسناد کے الفاظ یہ ہیں کہ (حسب الضمن بطریق انعام آلتمغا یا جاگیر آلتمغا بنام فلاں مقرر و بحال گشتہ) مگر دکن کے قوانین میں آلتمغا کے معنے نسلاً بعد نسلٍ سے لیے جا رہے ہیں۔ آلتمغا کی تعریف دکن میں انعام عطا شدہ جاگیر کی سند ہے۔ جس کا تعلق بلحاظ اصول قوانین مروجہ

دکن ہوا آتا ہے۔ حتیٰ کہ جس سند میں الفاظ نسلاً بعد نسلٍ یا اولاداً واحفاداً درج نہ ہوں اور لفظاً التمغا درج ہو تو اُس جاگیر کا تعلق بلاشبہ نسلاً بعد نسلٍ و آل اولاد سے تصور کیا جاتا ہے۔

اس کے متعلق ہم بہت تفصیل کے ساتھ لکھ سکتے ہیں۔ مگر قانون منظورہ سرکار ہونے کی وجہ سے ہم زیادہ زور دینا نہیں چاہتے۔

**التماس۔** (ع) اسم مذکر۔ لغوی معنی درخواست کرنا۔ عرض۔ گزارش۔ التجا۔ اسنادی اصطلاح میں فرد التماس ایک کاغذ کا نام ہے جو منجانب جاگیردار یا یومیہ دار یا اہل غرض بغرض اجرائی یومیہ یا بحالی و اجرائی سند جاگیر وغیرہ کی خواہش بذریعۂ التماس پیش کرتے تھے۔

**الحق۔** (ع) تابع فعل (۱) فی الحقیقت۔ واقع میں (۲) بیشک۔ بیشک۔ بجا۔ بعض وزرا نے بجائے دستخط کے "الحق" اپنی اپنی طرز پر لکھتے تھے۔

**العاقبت بالعافیت** (ع) جملۂ اسمیہ۔ ایک خاص مہر پر کندہ ہے جس کا سنہ ۱۲۳۸ھ ہے۔

**القاب۔** (ع) اسم مذکر۔ (لقب کی جمع ہے) خطاب وہ عزت کا نام جو کسی بادشاہ یا رئیس کی طرف سے رکھا جائے۔ اس تحت ان القاب نامجات کا ذکر درج کیا جاتا ہے۔ جن کو نواب سراج الملک بہادر مرحوم مدارالمہام، سالار جنگ بہادر اول و دیگر وزرائے دکن نے امراء و عمائدین

سلطنت و معززین و جاگیرداراں و منصبداراں و قضاۃ و مشائخین و دیگر باشندگان بلدہ
وغیرہ مثلاً سیکھ و پیپانڈیان وغیرہ ممالک محروسہ سرکار عالی کے سانند
جن القاب سے احکام و تاکیدات وغیرہ ارسال فرماکر عزت بخشی فرمائی ہے
ذیل میں اس کا مختصر ذکر درج کیا گیا ہے۔ تاکہ معزز ناظرین میں سے جن کا
تعلق ان حضرات سے ہے وہ ان کی آئندہ نسل کے لیے مبارک
مژدہ تصور کرنا چاہیے۔

ہم نے جن القاب کو درج ذیل کیا ہے وہ بالکل مختصر ہیں آئندہ ان القاب کو
ہدیۂ ناظرین کیا جائیگا جو شاہان دکن و شاہان ہند وغیرہ نے القاب لکھکر ہر ایک شخص کو
مفتخر و ممتاز فرمایا ہے۔

## القاب منجانب فرمانروایان دکن

## ا

| نمبرشمار | نام | القاب | کیفیت |
|---|---|---|---|
| ۱ | اعتضاد جنگ بہادر | مہربان دوستان | |
| ۲ | (راجہ) ایسونت راؤ | اخلاص نشان | |
| ۳ | امداد علی | عزت آثار | |

| | | | |
|---|---|---|---|
| ۴ | احمد علی خاں نجیب مدار | اتحاد وستگاہ | |
| ۵ | امیر علی منصبدار علاقہ نصرت جنگ بہادر متعینہ خجستہ بنیاد | اتحاد نشان | |
| ۶ | آزاد خاں | شجاعت شعار | |
| ۷ | دہیرا اکرم ثانی زار وندہ منصور آباد | اخلاص نشان | |
| ۸ | اڈورڈ وکلا یو بیلی صاحب بہادر سکتر اعظم کلکات۔ | صاحب مشفق مہربان قدر دان الطاف فرمائے اخلاص نشان و ام لطفہ | |
| ۹ | (محمد) امین الدین منشی | اخلاص نشان | |
| ۱۰ | (راجہ) انند راؤ بہادر | راجہ صاحب مہربان دوستاں سلامت | |
| ۱۱ | (رائے) الیسری پرشاد | اخلاص نشان | |
| ۱۲ | آپا راؤ برادر امرت راؤ | عزت آثار | |
| ۱۳ | (راجہ) آپا ریڈی | رفعت پناہ | |
| ۱۴ | (محمد) اسمٰعیل خاں بہادر | نواب صاحب مہربان کرم فرمائے دوستاں سلامت۔ | |

| | | | |
|---|---|---|---|
| ۱۵ | (محمد) اعظم علیخاں بہادر | آں مہرباں | |
| ۱۶ | (میر) احمد علی پسر محمد تقی خاں مرحوم۔ | سیادت پناہ | |
| ۱۷ | (راجہ) امانت ونت بہادر پسر راجہ رائے رایاں بہادر متوفی۔ | | ان کے القاب کو نواب صاحب بہادر بدستخط خاص تحریر فرماتے تھے |
| ۱۸ | (محمد) انبساط علیخاں بہادر پسر نواز الدولہ نواب کرنول۔ | نواب صاحب مہربان دوستاں سلامت | |
| ۱۹ | (سید) ابراہیم خاں | سید صاحب والاقدر عظیم الاوصاف فضیلت وکمالات اکتساب مجمع خوبیہائے بیکراں سلمہ اللہ تعالےٰ | |
| ۲۰ | (شاہ) امین اللہ | شاہ صاحب حقائق معارف آگاہ۔ | |
| ۲۱ | (سید شاہ) ابوالمکارم الحسینی مشائخ نظام پٹن۔ | حقایق آگاہ۔ | |
| ۲۲ | (سید) اللہ بخش | شجاعت شعار | |

| | | | |
|---|---|---|---|
| ۲۳ | الیسونت راؤ نائب دریاپور | عقیدت دستگاہ | |
| ۲۴ | امیر الدین | اتحاد نشان | |
| ۲۵ | (راجہ) ارجن بہادر | راجہ صاحب مہربان کرم فرمائے مخلصاں سلامت | |
| ۲۶ | (محمد) امین الدین نائب جٹپول | اتحاد دستگاہ | |
| ۲۷ | (راجہ) ایشر داس بہادر وکیل والاجاہ۔ | رفعت پناہا | |
| ۲۸ | (میر) امداد علیخاں بہادر | رفعت و عوالی پناہ | |
| ۲۹ | (سید) اسد علیخاں بہادر | سیادت و نجابت دستگاہ | |
| ۳۰ | (محمد) امین خاں عرب | خان مہربان | |
| ۳۱ | انور الدینخاں قاضی ناندیڑ | مہربان من | |
| ۳۲ | اشرف الدولہ بہادر | نواب صاحب مہربان دوستان۔ | |
| ۳۳ | اونکار بشر | عزت آثار | |
| ۳۴ | انند راؤ نائب بھوم | " " | |
| ۳۵ | (مولوی) احمد علیصاحب | | یہ صاحب مرحوم کا القاب خود نواب صاحب اپنے قلم سے تحریر فرماتے تھے |

| | | | |
|---|---|---|---|
| ۳۶ | احمد بخش خاں ناغر رسالدار سردار بہادر | مہربان حلاوت | |
| ۳۷ | اعتصام الملک محترم الدولہ بہادر | تہور نشان | |
| ۳۸ | (میر) امیر علی نائب تانڈور | سیادت پناہ | |
| ۳۹ | امرت لال کمندان | اعتماد نشان | |
| ۴۰ | ایشور یداس وکیل اعظم خاں | عزت آثار | |
| ۴۱ | (سید) اسد علیخاں | سیادت پناہ | |
| ۴۲ | ایشور راؤ ملقب بہ کنڈی بنڈاوڑ زمیندار پالونچہ۔ | زبدۃ الاقران | |
| ۴۳ | (سید محمد) اکبر حسینی جانشین حسین شاہ ولی قدس سرہٗ۔ | حقایق ومعارف آگاہ | |
| ۴۴ | اینکانی زمیندارنی لوکاپلی و نارائن پیٹھ۔ | زبدۃ الاماثلہ | |
| ۴۵ | ایسونت رائو زمیندار پرگنہ ٔکتھل۔ | زبدۃ الاقران | |
| ۴۶ | امجد الملک بہادر | | القاب خود نواب صاحب تحریر فرمایا کرتے تھے |

| ۴۷ | اننتا رڈی زمیندار منگلگدہ | زبدة الاقران | |
|---|---|---|---|
| ۴۸ | (محمد) امین الدین خاں پسر برادر غلام نسین خاں | مہربان | |
| ۴۹ | آغا محمد میر مجلس | مہربان دوستان اتحاد نشان۔ | |
| ۵۰ | (خواجہ) امام الدین خاں خسر میر امام | شجاعت نشان | |
| ۵۱ | (میر) اسد علی نائب تاڑی کنڈ | سیادت پناہ | |
| ۵۲ | امرت راؤ علاقہ دار بسمت | عزت آثار | |
| ۵۳ | اننت کشن راؤ علاقہ دار کھولاپور راجہ رنگ راؤ | عزت آثار | |
| ۵۴ | (میر) اولاد علی | سیادت پناہ | |
| ۵۵ | (محمد) احسن الدینخاں بہادر | اتحاد نشان | |
| ۵۶ | انکٹ راؤ زمیندار طرف بیرکور | عزت آثار | |
| ۵۷ | (سید) احمد بادشاہ قادری مشائخ قصبۂ میدک۔ | حقائق آگاہ | ان کے فرزند کو بھی یہی القاب تھا۔ |
| ۵۸ | اعظم خاں علاقہ دار سگور | اتحاد نشان | |

| | | | |
|---|---|---|---|
| ۵۹ | (راجہ) اندرجیت بہادر | | ان کے القاب کو خود نواب صاحب اپنے قلم سے لکھا کرتے تھے۔ |
| ۶۰ | اعتضاد الدولہ بہادر | | ایضاً |
| ۶۱ | اباجی راؤ علاقہ امیر کبیر بہادر | عزت آثار | |
| ۶۲ | امرت راؤ علاقہ دار غالب جنگ۔ | عزت آثار | |
| ۶۳ | (سید شاہ) اسد اللہ محمد محمد الحسینی فرزند سید حسین شاہ ولی سجادن معزول گلبرگہ۔ | شاہ صاحب مہربان مجمع حقائق و عرفان سلمہ اللہ تعالیٰ۔ | |
| ۶۴ | احمد خلف جمعدار عرب علاقہ عبادی عرب | شجاعت دستگاہ | |
| ۶۵ | (سید محمد) انور حسین ہمشیرزادہ ممتاز الامرا بہادر مرحوم | مشفق مہربان دوستان | |
| ۶۶ | اعتصام الملک بہادر | | نواب صاحب خود اپنے قلم سے القاب لکھتے تھے |

| | | |
|---|---|---|
| ۶۷ | انور علی خاں علاقہ موضع چیونکی، پرگنہ گلبرگہ۔ | شجاعت دستگاہ |
| ۶۸ | (سید) ابوالحسن الموسوی الشوستری | سلالۂ دودمان مصطفوی خلاصۂ خاندان مرتضوی سیادت مآب بسالت انتساب زاد عزۃ۔ |
| ۶۹ | اکمانزوجہ راجہ گوپال راؤ پیٹھ | زبدۃ الاماثلہ |
| ۷۰ | (سید) امام الدین عرف تاراسیاں صاحب۔ | حقائق و معارف آگاہ |
| ۷۱ | (سید شاہ) اسد اللہ حسینی سجادہ درگاہ حسین شاہ ولی صاحب قبلہ قدس سرہٗ۔ | شاہ صاحب مجمع حقائق و عرفان۔ |
| ۷۲ | امداد جنگ بہادر | بمطالعہ مباہجۃ نواب صاحب مہربان تودوستان سلمۂ اللہ تعالیٰ۔ |
| ۷۳ | امیر علیخاں ولد حید رعلیخاں | خاں صاحب مہربان |
| ۷۴ | اعتصام جنگ بہادر | نواب صاحب مہربان |

| | | |
|---|---|---|
| ۷۵ | اکبر علیخاں نبسۂ رستم دل خاں مرحوم۔ | مہربان |
| ۷۶ | (سید) اسد علیخاں بہادر۔ | خاں صاحب مہربان کرم فرمائے دوستاں |
| ۷۷ | (میر) اکبر علی خاں بہادر۔ سی ایس۔ آئی۔ | شجاعت وتہور نشان |
| ۷۸ | (محمد) اعظم خاں میر منشی راجہ ہولکر۔ | حکیم صاحب حذاقت نشان۔ |
| ۷۹ | اشرف النساء بیگم صاحبہ ہمشیرۂ فخر الملک اول وزوجہ ضیاء الملک مغفور | عفیفۂ محترمہ ومعظمۂ مکرمہ دام مجدہا |
| ۸۰ | ایسونت راؤ صاحب گوپال بڑودہ والہ۔ | بمطالعہ مباہجہ راؤ صاحب مہربان اتحاد نشان۔ |
| ۸۱ | اکرام جنگ بہادر | مہربان دوستان |
| ۸۲ | (سیّد) اسد اللہ منصرم کاتعلقدار ضلع میدک۔ | سیادت پناہ |

| | | | |
|---|---|---|---|
| ۸۳ | انتظام الدولہ بہادر | بمطالعۂ نواب صاحب عالی قدر والاشان قدر فرمائے اخلاص منداں دام الطافہ۔ | |
| ۸۴ | آدم خاں مہتمم خوبیتہ سرائے ممالک محروسہ سرکار عالی۔ | اتحاد نشان | |
| ۸۵ | اعتبار الدولہ بہادر برادر عظیم جاہ مرحوم نبیس کرناٹک | نواب صاحب مہربان کرم فرمائے دوستان | |
| ۸۶ | (مولوی محمد) امین الدین صاحب | مولوی صاحب | |
| ۸۷ | انڈروپ کسترر جنید صاحب | مودت آثار | |
| ۸۸ | (سید) اسد اللہ تعلقدار نلگنڈہ | سیادت پناہ | |
| ۸۹ | (محمد) اکرام اللہ اقبال | مہربان | |
| ۹۰ | (شیخ) احمد حسین تعلقہ دار اطراف بلدہ | اتحاد نشان | |
| ۹۱ | (نواب) اقبال الدولہ بہادر | بملاحظہ نواب صاحب والا مناقب مشفق مہربان کرم فرمائے مخلصان دام اشفاقہ | |

| | | | |
|---|---|---|---|
| ۹۲ | (مولوی) احمد حسین صاحب (ں) تعلقدار سیدک۔ | سیادت پناہ | |
| ۹۳ | (قاضی) احمد محی الدین خاں صاحب بہادر قاضی ضلع بیڑ | شریعت دستگاہ | |
| ۹۴ | (راجہ) اوماپت راؤ بہادر فرزند کلاں راجہ سویسر راؤ متوفی سنستان بانسواڑہ و دوم کنندہ تعلقہ بانسواڑہ وادگور ضلع اندور۔ | رفعت و عوالی پناہ | |
| ۹۵ | (راجہ) ارجنا متوفی | کرم فرمائے مخلصاں سلامت۔ | |
| ۹۶ | (راجہ محمد) امیر حسن خاں بہادر | راجہ صاحب مہربان | |

# ب

| نشان سلسلہ | نام | القاب | کیفیت |
|---|---|---|---|
| ۱ | (راجہ) بالاپرشاد صاحب | اخلاص آثار | |
| ۲ | بینی سنگھ | شجاعت نشان | |
| ۳ | بھیم راؤ | عزت آثار | |
| ۴ | (محمد) بہمن خاں بہادر | مہربان شجاعت نشان | |
| | (راجہ) بشن چند بہادر | شجاعت نشان | |
| ۵ | (محمد) بہلول خاں رسالدار | شجاعت دستگاہ | |
| ۶ | (راجہ) بسنت راؤ راجہ دیول گاؤں۔ | مہربان | |
| ۷ | بھوانی سنگھ | سلمہ | |
| ۸ | بیرو جی | اخلاص نشان مہربان | |
| ۹ | بھگوان داس | عزت آثار | |
| ۱۰ | برہان داسلی | عقیدت دستگاہ | |
| ۱۱ | بھاؤجی دیسمکھ دریاپور | زبدۃ الاقران | |

| | | |
|---|---|---|
| ۱۲ | برہان الدین نائب تانڈور | شجاعت دستگاہ |
| ۱۳ | (میر) بہادر علیخاں نائب صوبہ اورنگ آباد | خاں صاحب مہربان |
| ۱۴ | بھیالعل | عقیدت دست گاہ |
| ۱۵ | (خواجہ) برہان الدین اورنگ آباد | رفعت پناہ |
| ۱۶ | (راجہ) بالکشن بہادر | راجہ عزیز القدر |
| ۱۷ | (شیخ) بخشش علی | شرافت و نجابت دست گاہ۔ |
| ۱۸ | بوڈسن شاہ برادر زادہ حبیب اللہ شاہ جاگیر دار موضع کھاینگانوں۔ | حقائق آگاہ |
| ۱۹ | برہان علی خاں | اتحاد دست گاہ |
| ۲۰ | بہرام خاں | شجاعت شعار |
| ۲۱ | بالاپرشاد ملاقہ دار ٹنکسال | عزت آثار |
| ۲۲ | بنکٹ پرشاد ملاقہ دفتر راجہ لالہ بہادر نائب وضلع لنگاپور وغیرہ پرگنہ ولیولہ سرکار الگندل۔ | عزت آثار |

| | | | |
|---|---|---|---|
| ۲۳ | بال کشنا راؤ مینوار تعلقہ میدک | عزت آثار | |
| ۲۴ | باجے راؤ | عزت آثار | |
| ۲۵ | (میر) بندہ حسن | مہربان | |
| ۲۶ | (میر) بیر علی | شجاعت دستگاہ | |
| ۲۷ | (شیخ) بندہ علی رسالدار | مہربان | |
| ۲۸ | زمیہ بہبود علی پسر فضل علی علاقہ بلدہ عت | اتحاد نشان | |
| ۲۹ | بھیکن خاں جمعدار | شجاعت شعار | |
| ۳۰ | بنسی دھرداس | اخلاص آثار | |
| ۳۱ | بلند خاں نائب مرک دیونی علاقہ نواب فخر الملک بہادر | شجاعت شعار | |
| ۳۲ | بجا پان | زبدۃ الاماثل | |
| ۳۳ | رراجہ بالمکند | عزیز القدر | |
| ۳۴ | بہبود علیخاں فتح یاب جنگ بہادر نبیرہ چندو لال متوفی۔ | رفعت پناہ | |
| ۳۵ | بالکشن پسر بیرچان | عزت آثار | |

| نمبر | نام | خطاب | |
|---|---|---|---|
| ۳۶ | بہبود علی خاں برادر موتی بیگم کیلن امین الملک مرحوم۔ | عقیدت نشان | |
| ۳۷ | بہادر حسین علاقہ ماجمیلہ | زبدۃ الاقران | |
| ۳۸ | بہادر دل خاں برادر پرورش علی خاں۔ | اتحاد نشان | |
| ۳۹ | بلدیو سہائے مہتمم اخبار نور مغربی۔ | عزت آثار | |
| ۴۰ | (سید) برہان الدین علاقہ دار رسوم زمینداری۔ | عقیدت آثار | |
| ۴۱ | (لالہ) بانکو مینڈ مہتمم مرات الاخبار کرنا مہروہ در دہلی بمحلہ ست کھڑہ بدیو اشخانہ لالہ بانکی رائے خزانچی قسمت جہلم می ماند۔ | اتحاد نشان | |
| ۴۲ | بالوجی | اتحاد نشان | |
| | (مرزا) بہاالدین حسین منصبدار متعینہ بدوگھاٹ۔ | اتحاد نشان | |
| ۴۳ | بشمبر ناتھ | عقیدت دستگاہ | |

| | | | |
|---|---|---|---|
| ۴۴ | بدرالدین حسین نائب کنی انکور | شجاعت شعار | |
| ۴۵ | بایزید خاں | شجاعت شعار | |
| ۴۶ | بہرام جی مہتمم حفاظت صحرا | استحکام نشان | |
| ۴۷ | (غلام) بہاءالدین خاں منصرم کا اول تعلقدار ضلع اگلندل | مہربان | |
| ۴۸ | بدرالدین علی خاں مرصع رقم دھلی۔ | زبدہ ذی کمالات زماں خلاصۂ خوشنویسان دوراں۔ | |
| ۴۹ | دستور بہرام جی تعلقدار | بملاحظہ نواب صاحب | |
| ۵۰ | (نواب) بشیرالدولہ بہادر | والامناقب مشفق مہربان کرم فرمائے مخلصاں | |

## پ

| نمبر شمار | نام | القاب | کیفیت |
|---|---|---|---|
| ۱ | پرشوتم داس | عزت آثار | |

| | | |
|---|---|---|
| ٢ | پرورش علی خاں | اتحاد نشان |
| ٣ | پانڈورنگ پنڈت | اخلاص آثار |
| ٤ | پستن جی | |
| ٥ | پیر محمد | عقیدت دستگاہ |
| ٦ | پیمراج انندروپ ساہو اورنگ آباد۔ | مودت آثار |
| ٧ | (منشی) پیغمبر بخش | عقیدت نشان |
| ٨ | پریم سکھ داس | مودت آثار |
| ٩ | (سید محمد) پیر حسین خاں بہادر ہمشیر زادہ نواب ممتاز الامرا مرحوم | لطالعہ نواب مشفق مہربان دوستان سلمہ اللہ تعالیٰ |
| ١٠ | پیچھو بیگم | عصمت پناہی عفت دستگاہی |
| ١١ | (راجہ) پڈمانک بلونت بحری بہادر | راجہ رفیع القدر شمو المکان |
| ١٢ | (راجہ) پارہ سارتھی اپاراؤ سوائی اشوا راؤ بہادر زمیندار پالونچہ [illegible] | رفعت و عوالی پناہ |

# ت

| نشانِ سلسلہ | نام | القاب | کیفیت |
|---|---|---|---|
| ۱ | (راجہ) تلجا پرشاد | اخلاص و اتحاد نشان | |
| ۲ | تاراسنگھ پوجاری ناندیڑ | عزت آثار | |
| ۳ | (راجہ) تلجا رام خزانچی جیب خاص حضور پُرنور۔ | اخلاص نشان | |
| ۴ | ترل راؤ نائب تعلقہ ادیل آباد | عزت آثار | |
| ۵ | تصدق حسین المخاطب بہ حسین نواز جنگ بہادر بن نجم الدولہ | سیادت پناہ | |
| ۶ | ترمک راؤ وقائع نگار خجستہ بنیاد۔ | عزت آثار | |
| ۷ | (محمد) تراب خاں | شجاعت نشان | |
| ۸ | تربھونداس علاقہ دار محصول نمک کہمدر کوکن۔ | اتحاد نشان | |

| | | | |
|---|---|---|---|
| ۹ | تہور جنگ بہادر فرزند اشرف الدولہ بہادر | مہربان دوستان | |
| ۱۰ | (محمد) تہور خاں بہادر | تہور نشان | |
| ۱۱ | (سید شاہ محمد) تاج الدین نبیرۂ قادری۔ | حقایق و معارف آگاہ | |
| ۱۲ | (راجہ کونیری) ترل راؤ بلونت بہادر | زبدۃ الاقران | |

ٹ

| نشان سلسلہ | نام | القاب | کیفیت |
|---|---|---|---|
| ۱ | ٹھاکر پرشاد وکیل و مختار عام | مہربان | |

ث

| | | | |
|---|---|---|---|
| ۱ | مرزا ثابت علی | مہربان اتحاد نشان | |

# ج

| نشان سلسلہ | نام | القاب | کیفیت |
|---|---|---|---|
| ۱ | جسارت الدولہ | خانصاحب مہربان دوستان۔ | |
| ۲ | جانباز جنگ شمشیرالدولہ بہادر | اتحادنشان من شجاعت وجلالت دستگاہ رفعت پناہا! | |
| ۳ | جعفرخاں قلعہ دار نگلشدہ | | |
| ۴ | (سید) جعفر علی خاں بہادر اقربائے نواب کرنول | شہامت وعوالی پناہ | |
| ۵ | جیونت رام | اتحادنشان | |
| ۶ | جہانگیر یار جنگ بہادر | نواب صاحب مہربان اخلاص نشان۔ | |
| ۷ | جے رام پنڈت | اخلاص آثار عقیدت دستگاہ | |
| ۸ | جہان خاں | عقیدت دستگاہ | |

| | | |
|---|---|---|
| ۹ | جوکندرگیر مہنت | عبودیت آثار |
| ۱۰ | (راجہ) جنا دون راؤ تعلقہ پتیاپور۔ | راجہ |
| ۱۱ | جان راؤ | عزت آثار |
| ۱۲ | جعفر حسین خاں بہادر | مہربان من |
| ۱۳ | جیونت راؤ | عزت آثار |
| ۱۴ | (سید) جلال الدین علاقہ اورنگ آباد۔ | سیادت پناہ |
| ۱۵ | جمنا داس | اتحاد آثار |
| ۱۶ | (حکیم میر) جعفر علی | آں عزیز یاں |
| ۱۷ | (سید) جمیل الدین خاں مہتمم صادق الاخبار دہلی | اتحاد نشان |
| ۱۸ | جوزف کرد وزہ کمنداں | شجاعت شعار |
| ۱۹ | جیون جی تعلقدار ابنٹر وغیرہ محالات۔ | اتحاد نشان |
| ۲۰ | (سید) جلال الدین علاقہ دار موضع بولوارم۔ | اخلاص نشان |

| | | | |
|---|---|---|---|
| ۲۱ | (مسور بھیمی رچہ دینکٹ سا) رنگا کشن راؤ زمیندار تبت پول۔ | رفعت پناہ | |
| ۲۲ | (راجہ) جیونت بہادر | راجہ | |
| ۲۳ | جیون جی مہاراج گروے گجراتیاں۔ | واقف سالک تحقیق بابج و مناہج تدقیق رہنمائے شوارع خیر و صواب شناوراں بحر اجر وثواب گروجی صاحب مہاراج۔ | |
| ۲۴ | (سید) جاہ محمد خاں بہادر | نواب صاحب مہربان دودمان زبدۂ مصطفوی کرم فرمائے دوستداراں سلامت۔ | |
| ۲۵ | (سید شاہ) جمال الدین احمد قادری الملتانی سجادۂ درگاہ بیدک | حقائق آگاہ | |
| ۲۶ | (کپتان مسٹر) جان رسل صاحب بہادر | صاحب مشفق مہربان | |

| | | | |
|---|---|---|---|
| ۲۷ | (مسٹر) جو کین | شجاعت نشان | |

## چ

| نشان سلسلہ | نام | القاب | کیفیت |
|---|---|---|---|
| ۱ | (راجہ) چھٹو لعل | اخلاص آثار | |
| ۲ | چپا بزراؤ | عزت آثار عقیدت دستگاہ اخلاص نشان | |
| ۳ | چلتا من راؤ پسر گنیش راؤ | مہربان اتحاد نشان | |
| ۴ | چیلم منگائی زوجہ رگھپت نیڈی | زبدۃ الاماثلہ | |

## ح

| نشان سلسلہ | نام | القاب | کیفیت |
|---|---|---|---|
| ۱ | (مرزا) حیدر بیگ ضلعدار | شجاعت شعار | |

| | | | |
|---|---|---|---|
| ۲ | حسن خاں ہندوزی | مہربان دوستان | |
| ۳ | (قاضی) حسین نواز خاں | خان صاحب مہربان | |
| ۴ | حسین دوست خاں پسر اعتضاد جنگ بہادر | مہربان | |
| ۵ | (مرزا) حسین علی | اتحاد نشان | |
| ۶ | (میر) حیدر علی خاں منصبدار | مہربان | |
| ۷ | حسین علی خاں بہادر قطب الدولہ انتظام جنگ۔ | رفعت و عوالی مرتبت | |
| ۸ | حسین شریف تعلقدار | معتمد | |
| ۹ | (میر) حسین علی شاہ باقری مشایخ سرکار نظام پٹن | حقائق آگاہ | |
| ۱۰ | (محمد) حبیب خاں بہادر اقربائے نواب کرنول۔ | مہربان دوستان | |
| ۱۱ | حبیب النساء بیگم | عصمت پناہی و عفت دستگاہی۔ | |
| ۱۲ | (سید) حسین علی خاں قلعہ دار اوسہ | سیادت پناہ | |

| نمبر | نام | القاب | |
|---|---|---|---|
| ١٣ | (محمد) حمید اللہ خاں داروغہ آب شہر خجستہ بنیاد | شجاعت شعار | |
| ١٤ | حسن محمد خاں جمعدار | شجاعت شعار | |
| ١٥ | (سید) حسین شاہ ولی | شاہ صاحب مہربان مجمع الحقایق و عرفان | |
| ١٦ | (محمد) غلام حسن خاں بہادر پسر فتح جنگ خاں | خاں صاحب مہربان دوستان اتحاد نشان | |
| ١٧ | حیدر علی خاں بہادر کرنول والا | خان صاحب مہربان | |
| ١٨ | حیات النساء بیگم علاقہ دار کنکرہ و نکرہ۔ | عصمت پناہ | |
| ١٩ | حسین سنور خاں بہادر پسر مرزا محمد محسن المخاطب بہ مشہور جنگ | مہربان (من بہ اضافہ مہربان دوستان) | |
| ٢٠ | (مرزا) حسن علی بیگ | مہربان | |
| ٢١ | (شاہ) حمید اللہ صاحب سجادہ تکیہ مثل فقیر بلدہ خجستہ بنیاد۔ | حقایق و معارف آگاہ | |
| ٢٢ | حسن محمد خاں جمعدار | شجاعت شعار | |
| ٢٣ | حیدر نواز خاں عرف شیخ حیدر مردہ | اعتماد نشان | |

| | | | |
|---|---|---|---|
| ۲۴ | حسین صالح عرب | شجاعت شعار | |
| ۲۵ | حسن علیخاں و احمد علی خاں پسران غلام قادر خاں مرحوم علاقہ کرنول۔ | مہربان دوستاں سلامت۔ | |
| ۲۶ | (شیخ) حسین بخش | شجاعت نشان | |
| ۲۷ | (میر) حسین علی خاں منصبدار | سیادت پناہ | |
| ۲۸ | (محمد) حسین علیخاں بن صدیق علیخاں مرحوم | خاں صاحب مہربان دوستان مہربان | |
| ۲۹ | (میر) حیدر علی پسر میر اسد اللہ خاں۔ | | |
| ۳۰ | (میر) حیدر علی دوم تعلقدار ضلع بیدر۔ | سید صاحب مہربان | |
| ۳۱ | حسین نواز جنگ پسر امام نواز جنگ | سیادت پناہ | |
| ۳۲ | (نواب) حیدر علی خاں بہادر برادر والیٔ رامپور۔ | کمالات نسبی و حسبی جامع [illegible] اخلاق [illegible] سرچشمۂ محبت و وفا [illegible] روزگار سلامت۔ | |

| کیفیت | القاب | نام | نمبر شمار |
|---|---|---|---|
| | اتحاد نشان | (محمد) حبیب اللہ محمانہ ارکیل) | ۴۳ |
| | شجاعت شعار | حسن بن عبداللہ منصرم تعلقہ (ناگرکرنول) | ۴۴ |
| | مہربان (دوستان) | (میر) حسن علیخاں ([illegible]) تعلقہ بیتگن پلی | ۴۵ |

## خ

| کیفیت | القاب | نام | نمبر شمار |
|---|---|---|---|
| | اتحاد نشان | (سید) خلیل الرحمن تعلقہ دار سیدک | ۱ |
| | سیادت پناہ | خواجہ نعیم | ۲ |
| | رفعت پناہ | خواجہ خاں تحصیلدار تعلقہ انکمپیٹ | ۳ |
| | خاں صاحب مہربان | (میر) خلیل اللہ خاں | ۴ |
| | شجاعت شعار | خیرات علی بیگ۔ | ۵ |
| | نواب صاحب مہربان | خورشید جنگ اعتقاد الدولہ بہادر | ۶ |
| | شجاعت شعار | خورشید علیخاں نائب بتولہ | ۷ |
| | اعتماد نشان | خدمت گزار خاں | ۸ |

| | | | |
|---|---|---|---|
| ۹ | خورشید جی پسر باپوجی تعلقدار سوم ضلع بیدر وغیرہ محالات۔ | اتحاد نشان | |
| ۱۰ | سید خلیل الرحمان دوم تعلقدار ضلع کھمم۔ | اتحاد نشان | |
| ۱۱ | نواب شمس الامرا امیر کبیر خورشید جاہ بہادر۔ | بملاحظہ نواب صاحب والامناقب مشفق مہربان کرم فرمائے مخلصاں دام اشفاقہٗ۔ | |

# د

| نشان سلسلہ | نام | القاب | کیفیت |
|---|---|---|---|
| ۱ | دلاور نواز جنگ بہادر | مہربان تہور و شجاعت نشان۔ | |
| ۲ | دائم خاں | اتحاد نشان | |
| ۳ | دلیل اللہ خاں داروغۂ آب | رفعت و عوالی پناہ | |

| | | | |
|---|---|---|---|
| ۴ | ڈٹن صاحب | | یہ القاب خود نواب صاحب املا کرتے تھے |
| ۵ | دھرماجی پنڈت پرگنہ مگرام پلی۔ | اتحاد نشان | |
| ۶ | دھرمیند ھرداس | عزت آثار | |
| ۷ | دیوال چند مہتمم اخبار چشمۂ فیض مقام سیالکوٹ۔ | اخلاص نشان | |
| ۸ | دینی داس پسر راجہ مکٹ رام متوفی۔ | اتحاد نشان | |
| ۹ | دنساجی پستن جی | اتحاد نشان | |
| ۱۰ | (راجہ) درجن سنگھ پسر راجہ دیپ سنگھ۔ | راجہ صاحب مہربان | |
| ۱۱ | دیوان علی | | |
| ۱۲ | دھنکوٹی مدلیار پسر راماسوامی | عزت آثار | |
| ۱۳ | (راجہ) دلیپ سنگھ پسر راجہ من سنگھ راجہ کولاس | راجہ صاحب مہربان | |

| | | |
|---|---|---|
| ۱۴ | دلاور الدولہ بہادر برادر علی یار ارسطو جاہ بہادر۔ | نواب صاحب مہربان دوست مہربان۔ |
| ۱۵ | (قاضی میر) دلاور علی شریعت پناہ بلن۔ | مہربان |
| ۱۶ | داراب جنگ | حاجی صاحب مہربان دوستان سلمہٗ |
| ۱۷ | (راجہ) دسکھ رام | اخلاص نشان |
| ۱۸ | دیبی پرشاد ساہو ساکن بنارس | اتحاد نشان |
| ۱۹ | دیو راؤ علاقہ ابراہیم پٹن | عزت آثار |
| ۲۰ | (میر) دائم علی وکیل منصور یار جنگ بہادر۔ | سیادت پناہ |
| ۲۱ | درگا پرشاد پسر راجہ ہنولال | رفعت پناہا |
| ۲۲ | (محمد) دولت خاں برادر زادہ نصیب یاور جنگ مرحوم | مہربان شجاعت نشان |
| ۲۲ | دین شاہ جی جیون جی علاقہ ریلوے۔ | اتحاد نشان |
| ۲۳ | (میر) دولت علیخاں دوم تعلقدار | سیادت پناہ |

## ڈ

| نمبر | نام | القاب |
| --- | --- | --- |
| ۱ | ڈونگر سنگھ | شجاعت نشان |

## ذ

| نمبر | نام | القاب |
| --- | --- | --- |
| ۱ | (مرزا) ذوالفقار علی بیگ خاں بہادر رسالدار | مہربان دوستان |
| ۲ | ذوالفقار علی خاں امین ترل | اتحاد نشان |
| ۳ | (شیخ) ذوالفقار علی و سید قادر علی مہتمم قران السعدین۔ | مہربانان اتحاد نشان |
| ۴ | (میر) ذوالفقار علی ضلعدار ترل وغیرہ | سیادت پناہ |

## ر

| نمبر | نام | القاب |
| --- | --- | --- |
| ۱ | رام پاس علاقہ دار کرورگیری سکندرآباد | عزت آثار |
| ۲ | (راجہ) راؤ رنبھا جیونت بہادر | بمطالعہ راجہ صاحب مہربان |
| ۳ | (سید شاہ) راجو محمد محمد الحسینی | شاہ صاحب مہربان جمع حقانی و عرفانی |
| ۴ | (راجہ) رام چند رراؤ زمیندار بانسواڑہ | رفعت و عوالی پناہ |

| | | | |
|---|---|---|---|
| ۳ | رام چندر پنڈت | عزت آثار | |
| ۴ | رفیق یار الدولہ بہادر | مہربان دوستان | |
| ۵ | (راجہ) رام بھوپال بہادر | راجہ رفیع القدر سمو المکان۔ | |
| ۶ | رام راؤ | عزت آثار | |
| ۷ | غلام رسول خاں سدوزی پسر عبداللہ خاں سدوزی مرحوم | مہربان | |
| ۸ | راما راؤ نائب کمہٹ | عزت آثار | |
| ۹ | راگھو نیدر راؤ فرزند تانک جی | اخلاص آثار | |
| ۱۰ | (راجہ) رنگ راؤ | راجہ اخلاص نشان | |
| ۱۱ | رام کشن داس | عزت آثار | |
| ۱۲ | (سوائی راجہ) رامیسر راؤ نبت بجری بہادر | راجہ صاحب مہربان | |
| ۱۳ | رشید الدولہ بہادر منشی حضور پرنور | | ان کا القاب نواب صاحب تحریر فرمائے تھے |
| ۱۴ | رستم دل خاں بہادر | مہربان من | |

| | | |
|---|---|---|
| ۱۵ | رگھناتھ راؤ بلونت | عزت آثار |
| ۱۶ | رتن چند | عزت آثار |
| ۱۷ | راماکرشنا پنڈت | عزت آثار |
| ۱۸ | رنگناتھ انکشن | بنام |
| ۱۹ | رئیس الامرا لودھی بیگم | نواب صاحب مہربان کرم فرما |
| ۲۰ | رفعت الدولہ بہادر | نواب صاحب مہربان دوستان |
| ۲۱ | رینکا داس نائب چیتاپور علاقہ عسکر جنگ | عزت آثار |
| ۲۲ | رعد جنگ بہادر | رفعت و منزلت پناہ |
| ۲۳ | رچنگی ارنگ راؤ | اخلاص نشان |
| ۲۴ | رام چندر راؤ دیسکھ پرگنہ سیریکو | زبدۃ الاخوان |
| ۲۵ | راحت علی خاں | شجاعت شعار |
| ۲۶ | (راجہ) روپ سنگھ عموی راجہ نین سنگھ | راجہ صاحب مہربان |
| ۲۷ | روپ نارائن | اخلاص نشان |

۵۱

| | | | |
|---|---|---|---|
| ۲۸ | ریڈی ۔ او پسر رائے گنیش راؤ | مہربان اتحاد نشان | |
| ۲۹ | رستم جی تعلقدار رائچور وغیرہ محالات | مہربان اتحاد نشان | |
| ۳۰ | (خواجہ) رحمت اللہ نائب کیج دانکوٹہ | شجاعت شعار | |
| ۳۱ | رام پرشاد پسر بالا پرشاد متوفی جاگیردار ہنگولی۔ | اخلاص آثار | |
| ۳۲ | رشید الملک بہادر | | آپ کا القاب خود نواب صاحب تحریر فرماتے تھے |
| ۳۳ | راگھوبندر راؤ نائب رفیق یاور الدولہ بہادر | عزت آثار | |
| ۳۴ | راگھویندر راؤ نائب ارنگیہ | عزت آثار | |
| ۳۵ | راماسوامی مدلیار | عزت آثار | |
| ۳۶ | (راجہ) رگھناتھ رام | اخلاص نشان | |
| ۳۷ | راجہ رام پنڈت | عزت آثار | |
| ۳۸ | رگھوناتھ راؤ نائب سرکار کھمم مٹ | عزت آثار | |
| ۳۹ | (راجہ) راجیسر راؤ دیندار راجہ پیٹھ۔ | زبدۃ الاقران | |

| نمبر | نام | خطاب | کیفیت |
| --- | --- | --- | --- |
| ۴۰ | رانا نجم رالبار | عزت آثار | |
| ۴۱ | (راجه) راجه سرباؤ بهادر زمیندار راجا پیٹه | زبدة الاقران قوت پنا | ثانی الحال که القاب قوت پنا در ابتدا القاب مذکور ضم اضافه |
| ۴۲ | رگهوپت ریڈی زمیندار جنگال ... وغیره نصف شاه اندور | زبدة الاقران | |
| ۴۳ | (راجه) رائے رایان بهادر | راجه سامان بهادر سرفراز سکه ... دوستاں | |
| ۴۴ | (راجه) رام پرشاد نژاد بهادر | راجه مهر ان | |
| ۴۵ | رستم جی نوشیروان جی تعلقدار ناگر کرنول | اتحاد نشان | |
| ۴۶ | (راجه) رتن سنگه بهادر | [illegible] | |
| ۴۷ | (رائے) راجه میرزا سک | رائے | |
| ۴۸ | راما ریڈی زمیندار دریاک | رفعت پناه | |
| ۴۹ | رستم علیخان ناغر نائب صدر مهتمم | شجاعت شعار | |
| ۵۰ | رام راؤ برادر زاده چتانیراؤ دوم تعلقدار تانا تی | اخلاص نشان | |
| ۵۱ | رنگما زوجه راجه شو... متوفی | رفعت پناه | |

| نمبر | نام | القاب | کیفیت |
|---|---|---|---|
| ۵۲ | رستم طلبخان رستم اورنگ ... | شجاعت شعار | |
| ۵۳ | (سید) رضا علی رضوی ... ساکن آصف نگر | | القاب بخور تراب صاحب تحریر فرماتے تھے۔ |
| ۵۴ | راؤ صاحب ترک جی ... | راؤ صاحب مہربان کرم فرمائے دوستان | |
| ۵۵ | آنریبل کچھیہ کچھراج مہاراجہ ... راجہ مرزا جی ارام راج بہادر راجہ اوجے نگرہ | راجہ صاحب شفاق ... مہربان کرم فرمائے اخلاص مندان نام خوبہائے بیکران ... | |

## ب

| نشان سلسلہ | نام | القاب | کیفیت |
|---|---|---|---|
| ۱ | (غلام) زین العابدین | مہربان | |

| نمبر | نام | القاب | کیفیت |
|---|---|---|---|
| ۲ | (سید) زین العابدین خان بہادر سطوت جنگ۔ | سعادت اطوار نواب صاحب مہربان دوستان | |
| ۳ | (حاجی) زین العابدین | حاجی صاحب مہربان | |
| ۴ | (مرزا) زین العابدین خوئی | مہربان دوستان | |
| ۵ | زور آور جنگ بہادر کوتوال بلدہ | رفعت و عوالی پناہ | |
| ۶ | (مولوی محمد) زماں خانصاحب | | اس القاب کو نواب صاحب اپنے قلم خاص سے لکھتے تھے۔ |
| ۷ | (حاجی مرزا) زین العابدین المعروف | حاجی صاحب مہربان | |
| ۸ | زین العابدین موسوی منصرم تعلقدار گلبرگہ شریف۔ | مہربان دوستان | |



# س

| نشان سلسلہ | نام | القاب | کیفیت |
| --- | --- | --- | --- |
| ۱ | سلطان نواز الملک بہادر | نواب صاحب بسیار مہربان کرم فرمائے دوستاں۔ | |
| ۲ | (رائے) سوناجی پنڈت | اخلاص دستگاہ | |
| ۳ | (راجہ) سرینواس راؤ بہادر | راجہ صاحب مہربان | |
| ۴ | سلطان مرزا خاں | سیادت پناہ | |
| ۵ | سیتارام چندر راؤ زمیندار پالونچہ | رفعت و عوالی پناہ | |
| ۶ | (سید) سعد الدین | سیادت پناہ | |
| ۷ | سید خاں جمعدار روہیلہ | شجاعت شعار | |
| ۸ | سبا راؤ منجم تعلقدار توپران وغیرہ | عزت آثار | |
| ۹ | (راجہ) سوائی سیورام بھوپال بہادر زمیندار کوڑنگل۔ | راجہ صاحب مہربان | |
| ۱۰ | سردار علیخاں علی یار جنگ بہادر | خاں صاحب مہربان | |

| | | |
|---|---|---|
| ۱۱ | سعادت خاں نائب اٹرکی | شجاعت شعار |
| ۱۲ | سردار خاں متبنائی نامدار خاں مرحوم۔ | تہور دستگاہ اتحاد نشان |
| ۱۳ | (راجہ) سوای سوم بھوپال بہادر زمیندار امرجھیتہ۔ | زبدۃ الاقران |
| ۱۴ | (میر) سجاد علی خاں ضلعدار نارائن کھیڑ | سیادت پناہ |
| ۱۵ | سمت نرائن | واقف رموز بید خوانی |
| ۱۶ | سندر راؤ پسر نارائن راؤ | اخلاص نشان |
| ۱۷ | (راجہ) سومیسر راؤ بہادر زمیندار بانسواڑہ اڈلور بھکنور | رفعت و عوالی پناہ |
| ۱۸ | سیو شنکر پسر کنداسامی | عزت آثار |
| ۱۹ | سردار جنگ بہادر پسر میر اسمٰعیل خاں مرحوم | مہربان دوستاں اتحاد نشان |
| ۲۰ | (سید شاہ) اسیر اللہ محمد الحسینی | شاہصاحب حقایق آگاہ |
| ۲۱ | سوبھارام علاقہ سردار علیخاں | عزت آثار |
| ۲۲ | سعید الدولہ بہادر | نواب صاحب مہربان دوستاں |

| | | |
|---|---|---|
| ۲۳ | (ویرساہبہ) سیوراؤ سردیشپانڈیہ سرکار ملگندل. | رفعت پناہ |
| ۲۴ | (راجہ) سوم شرزہ زمیندار کرکنڈ | زبدۃ الاقران |
| ۲۵ | (سوائی راجہ) سیتارام بھوپال بلونت بہادر زمیندار امرچنتہ | راجہ رفیع القدر سمو المکان زبدۃ الاقران |
| ۲۶ | سلطان غالب | تہور و شجاعت نشان |
| ۲۷ | سوریمی راجہ وینکٹ جگناتھ راؤ بہادر و سیکھ پرگنہ جٹپول | رفعت پناہ |
| ۲۸ | سرنواس راؤ فرزند کشٹاجی نائک شرقی | اخلاص آثار |
| ۲۹ | (راجہ) سیتارام چندر سوائی اشوا راؤ بہادر | زبدۃ الاقران |
| ۳۰ | (بنام) سرنیواس راؤ زمیندار کلواکول | بنام |
| ۳۱ | سیتارام راؤ تر کملا | زبدۃ الاقران |
| ۳۲ | (سید) سراج الدین حسن چشتی | شاہصاحب حقایق و معارف آگاہ. |

| | | | |
|---|---|---|---|
| ۴۳ | سرینواس راؤ زمیندار راجہ سگور | زبدۃ الاقران | |
| ۴۴ | (محمد) سلیمان خاں بہادر بے ہیا جنگ علاقہ نواب کرنول | خان صاحب مہربان | |
| ۴۵ | (سید) سیادت علی رزاقی | بمطالعہ ساطعہ سلالہ خاندان مصطفوی خلاصہ دودمان مرتضوی مجموعۂ حقایق وعرفان سلمہ الرحمان | |
| ۴۶ | سلطان حسین خاں تعلقدار سوم ضلع یلگندل۔ | اتحاد نشان | |
| ۴۷ | سداسیو راؤ مامورہ کار پیمایش رفتن راستہ گاڑی دخانی | اخلاص نشان | |
| ۴۸ | (میر) سجاد علی خاں بہادر | سیادت پناہ | |
| ۴۹ | (محمد) سعد اللہ قاضی و مفتی رامپور | حافظ حدود شریعت واقف مراتب حقیقت عالم علوم معقول منقول ماہر غواص فروع واصول دام برکاتہم۔ | |

| | | | |
|---|---|---|---|
| ۴۰ | سلطان محی الدین | مهربان | |
| ۴۱ | سید علی موسی رضا تعلقدار نانڈیڑ | سیادت پناه | |
| ۴۲ | سراج الحسن دوم تعلقدار رائچور۔ | مهربان اتحاد نشان | |
| ۴۳ | سداسیو راؤ منصبدار | اخلاص نشان | |
| ۴۴ | سید حسین | عقیدت نشان | |
| ۴۵ | سید حسین مهتمم اردو اخبار دہلی | سیادت پناه | |
| ۴۶ | سلطان نواز الملک بهادر | نواب صاحب بسیار مهربان کرم فرمائے دوستان۔ | |
| ۴۷ | سید احمد بالفقیه | حقایق آگاه | |
| ۴۸ | سید اکبر منصبدار | مهربان | |
| ۴۹ | سید احمد عیدروس | معارف آگاه | |
| ۵۰ | سید بندگی جاگیردار نلنگانوں | سیادت پناه | |
| ۵۱ | سید عمر بسیر عبدالرحمن جمعدار | تهور و شجاعت نشان | |
| ۵۲ | سید علی منصرم اول تعلقدار ایلگندل۔ | سیادت پناه | |

| | | | |
|---|---|---|---|
| ۵۳ | سید فاضل | سیادت پناہ | |
| ۵۴ | سید مخدوم ضلعدار پرگنہ او دمبری سرکار بھونگیر | شجاعت شعار | |
| ۵۵ | سید محمد مکی البخاری سجادہ پنجولی | حقایق و معارف آگاہ | |
| ۵۶ | سید محمد جاگیردار موضع ملیگاول پرگنہ انبڑ | سیادت پناہ | |
| ۵۷ | سید یوسف | شجاعت شعار | |

## ش

| نشان سلسلہ | نام | القاب | کیفیت |
|---|---|---|---|
| ۱ | شیر افگن جنگ بہادر | مہربان دوستان اتحاد نشان۔ | |
| ۲ | راجہ شنبھو پرشاد بہادر | راجہ عزیز القدر | |
| ۳ | شام راؤ | عزت آثار | |
| ۴ | شہریار جنگ بہادر | رفعت و عوالی پناہ | |

| | | | |
|---|---|---|---|
| ۵ | (میر) شرف الدین علیخاں | سیادت پناہ | |
| ۶ | شاہ یار الملک بہادر | نواب صاحب مشفق مہربان الطاف فرمائے دوستان۔ | |
| ۷ | (سر) شرف الامرا بہادر کے سی۔ ایس۔ آئی | نواب صاحب مشفق مہربان کرم فرمائے دوستان۔ | |
| ۸ | (راجہ) شیوراج بہادر | راجہ صاحب مہربان دوستان۔ | |
| ۹ | (مرزا) شمس الدینخاں عرف ابن صاحب۔ | مہربان اتحاد نشان | |
| ۱۰ | (محمد) شرف الدین نائب تعلقہ نرسی۔ | شجاعت دستگاہ | |
| ۱۱ | شہامت جنگ بہادر | | |
| ۱۲ | شمس خاتون زوجۂ محمد اسمٰعیل خاں مرحوم صوبہ ایلچپور۔ | عصمت پناہا | |
| ۱۳ | (محمد) شمس الدین حسین قاضی خجستہ بنیاد | مہربان | |

| | | | |
|---|---|---|---|
| ۱۴ | شاہ محمد علاقہ سلطان غالب تعلقدار پربھنی۔ | شجاعت نشان | |
| ۱۵ | شاہ نواز الدولہ بہادر | نواب صاحب مہربان دوستاں سلامت | |
| ۱۶ | شیش راؤ | عزت آثار | |
| ۱۷ | (میر) شمشیر علی نائب مہول | سیادت پناہ | |
| ۱۸ | شاہ بہادر خاں جمعدار روہیلہ | شجاعت شعار | |
| ۱۹ | شوکت جنگ بہادر | نواب صاحب مہربان دوستان. | |
| ۲۰ | شنکرا زوجہ راجہ امیر راؤ زمیندار | رانی صاحبہ | |
| ۲۱ | (مرزا) شہسوار بیگ | مہربان | |
| ۲۲ | (سید شاہ غلام) شیخن احمد شطاری | | |
| ۲۳ | (راجہ) شنبھو نارائن سنگھ راجہ بنارس | راجہ صاحب رفعت نشان کرم گستر دوستاں | |
| ۲۴ | شیخ احمد تعلقدار علاقہ اطراف بلدہ صرف خاص مبارک | مہربان | |
| ۲۵ | شیخ داؤد تعلقدار اورنگ آباد | اتحاد نشان | |

| | | |
|---|---|---|
| ۲۶ | شاہ پورجی تعلقدار بیڑ | اتحاد نشان |
| ۲۷ | (نواب) شمس الامرا امیر کبیر بہادر مرحوم | بسامی ملاحظہ نواب صاحب والامراتب عالی قدر رفیع الشان سمو المکان زاد عنایتکم |
| ۲۸ | (نواب) شمس الامرا امیر کبیر بہادر حال۔ | بسامی ملاحظہ نواب صاحب والاقدر قدر افزائے نیازمنداں دام الطافکم۔ |
| ۲۹ | شمشیر جنگ بہادر | مطالعہ مباہم نواب صاحب مشفق مہربان کرم فرمائے دوستاں سلمہ اللہ تعالیٰ۔ |
| ۳۰ | شیخ داؤد | |
| ۳۱ | شیخ داؤد دوم تعلقدار ضلع بیڑ | اتحاد نشان |
| ۳۲ | شیخ چاند نائب پیشہ پداپلی | اخلاص نشان |
| ۳۳ | شیخ چاند علاقہ کوتوالی | شجاعت نشان |

| | | | |
|---|---|---|---|
| ۲۴ | شیخ علی | اتحاد نشان | |
| | شیخ علی علاقہ مدرسہ و نوادر زمانہ | | |
| ۲۵ | شیخ امداد پرپیٹر و پبلشر مطبع الہدایہ مہتمم نور مشرق اخبار دہلی | اتحاد نشان | |
| ۲۶ | (رائے) شیر زن دیسائی زمیندار میدک۔ | زبدۃ الاقران | |
| ۲۷ | شاہ علی کنج نشین مشایخ بیدر | حقایق آگاہ | |
| ۲۸ | (میر) شرف الدین علیخاں | سیادت پناہ | |

## ص

| سلسلہ نمبر | نام | القاب | کیفیت |
|---|---|---|---|
| ۱ | صالح محمد خاں | شجاعت نشان | |
| ۲ | (مرزا) صفدر علی | شجاعت دستگاہ | |
| ۳ | (میر) صلابت علی علاقہ نواب فخر الملک بہادر۔ | سیادت پناہ | |

| | | | |
|---|---|---|---|
| ۴ | صاحب حسینی صاحب سجادۂ روضۂ برہان نگر | حقایق آگاہ | |
| ۵ | صلابت علی پسر طالب الدولہ مرحوم۔ | اتحاد نشان | |
| ۶ | صفدر علی بیگ سرکردہ جمعیت تلگنڈہ وغیرہ۔ | شجاعت شعار | |
| ۷ | (میر) صفدر علیخاں عرف بستی صاحب | مہربانان | |
| ۸ | صفدر الدولہ بہادر ضلعدار تعلقات بیدر وغیرہ اطراف آں | مہربان دوستاں | |
| ۹ | صادق علی بیگ | اتحاد نشان | |
| ۱۰ | صاحب کردہ چھاؤنی ہنگولی حال کرنل ولیم مریصاحب۔ | بمطالعہ مباہجہ صاحب مشفق مہربان کرم گستر دوستاں | |
| ۱۱ | صاحب بی صاحبہ دایہ النساء بیگم صاحبہ مادران سجادہ صاحب گلبرگہ شریف۔ | عصمت پناہا | |

# ض

| نمبرشمار | نام | القاب | کیفیت |
|---|---|---|---|
| ۱ | (میر) ضمیر الحسن قلعدار کاولی | سیادت پناہ | |
| ۲ | ضیاء الحسن فرزند شاہ حسین نقشبندی | حقایق آگاہ | |
| ۳ | ضیاء الدین احمد خاں | بسامی مطالعہ خاص صاحب مہربان کرم فرمائے دوستان سلمہ اللہ تعالیٰ | |

# ط

| نمبرشمار | نام | القاب | کیفیت |
|---|---|---|---|
| ۱ | طالب الدولہ بہادر | نواب صاحب مہربان تو دو پیرائے دوستان | |
| ۲ | طاہر علی کمندان | عقیدت آثار | |

| | | | |
|---|---|---|---|
| ٢ | طاہر علی خاں پسر مظفر الملک مرحوم | نواب صاحب مہربان کرم فرمائے مخلصان سلامت | |

# ظ

| نمبر شمار | نام | القاب | کیفیت |
|---|---|---|---|
| ١ | (حاجی مولوی محمد) ظہور علی صاحب۔ | یگانہ علمائے زماں یکتائے فضلائے دوراں فواضل مآب فضائل انتساب۔ | |
| ٢ | (مولوی محمد) اظہر حسن صاحب فرزند مولوی ظہور علی مرحوم | فضیلت مآب کمالات انتساب۔ | |

# ع

| نشان سلسلہ | نام | القاب | کیفیت |
|---|---|---|---|
| ۱ | علی یاور الدولہ بہادر | نواب صاحب مہربان کرم فرمائے دوستاں | |
| ۲ | (میر) عالم علی خاں بہادر | خاں صاحب مہربان اتحاد نشان۔ | |
| ۳ | عزیز الدولہ بہادر | مہربان دوستاں | |
| ۴ | عبد الہادی | شجاعت شعار | |
| ۵ | عبد اللہ خاں مندوزی | مہربان | |
| ۶ | علاء الدین خاں | اتحاد نشان | |
| ۷ | (مولوی محمد) عنایت العلی صاحب فرزند ناظم عدالت فوجداری بلدہ فرخندہ بنیاد حیدرآباد | فضیلت و کمالات دستگاہ۔ | |
| ۸ | علی محمد خاں شوستری | خاں صاحب بسیار مہربان کرم فرمائے دوستاں | |

| | | | |
|---|---|---|---|
| ۹ | محمد عثمان خاں | مہربان | |
| ۱۰ | (سید) علی حسین خاں بہادر علاقہ اشرف الدولہ بہادر | مہربان دوستان | |
| ۱۱ | (محمد) عظیم الدین دوم تعلقدار ضلع ناندیڑ۔ | اتحاد نشان | |
| ۱۲ | (سید شاہ) عبد الرزاق مشائخ نظام مٹن۔ | حقایق آگاہ | |
| ۱۳ | (سید) علی محمد | سیادت پناہ | |
| ۱۴ | (مولوی) عبد العلی صدر صوبہ بیجاپور۔ | عدالت پناہ فضیلت دستگاہ۔ | |
| ۱۵ | علی مراد خاں | رفعت پناہ | |
| ۱۶ | عبد اللہ بن علیخاں مدبر جنگ بہادر ثانی الحال بخطاب سیف الدولہ بہادر۔ | شجاعت و تہور دستگاہ اتحاد نشان من | |
| ۱۷ | علی یار جنگ بہادر | خالی صاحب مہربان | |
| ۱۸ | (خواجہ) عزیز خاں نقشبندی | عزیز القدر سعادت مندی۔ | |

| | | | |
|---|---|---|---|
| ۱۹ | (آقا) عبدالرحیم خاں شیرازی تاجر۔ | خلت و موالات دستگاہ اتحاد نشان۔ | |
| ۲۰ | (میر) عبدالقادر تعلقدار کوپل | سیادت پناہ | |
| ۲۱ | عبداللہ خاں پسرِ مہتمم تاج الاخبار دہلی | اتحاد نشان | |
| ۲۲ | (محمد) عزیزالدین خاں بہادر منصبدار۔ | مہربان | |
| ۲۳ | (سید) عبدالرزاق فرزند سید سعدالدین۔ | سیادت پناہ | |
| ۲۴ | علی محمد خاں پسر حسن خاں مندوزی۔ | مہربان | |
| ۲۵ | (شیخ) علاءالدین سجادہ علاقہ شیخ روضہ۔ | حقائق دستگاہ | |
| ۲۶ | علی بن ابوبکر نائب جمعدار عرب | شجاعت شعار | |
| ۲۷ | (محمد) عبدالسلام فرزند مستقیم جنگ بہادر علاقہ دار صدر و پنج نمک مچھلی بندر۔ | مہربان | |

| نمبر | نام | القاب | |
|---|---|---|---|
| ۲۸ | (سید محمد) عزیز الدین بی خجستہ بنیاد | فضیلت دستگاہ | |
| ۲۹ | عبد السلام دیسکھ دروال پاچورہ | زبدۃ الاقران | |
| ۳۰ | عظمت جنگ بہادر | مہربان | |
| ۳۱ | عالم علیخاں پسر دلاور نواز جنگ مرحوم | مہربان شجاعت نشان۔ | |
| ۳۲ | عبد اللطیف خاں منصبدار | عقیدت نشان | |
| ۳۳ | (سید) عباس علی الحسینی مشایخ اسحاق پیٹن۔ | سیادت پناہ حقایق آگاہ | |
| ۳۴ | (سید) محمد دراز صاحب برادر ممتاز الامرا۔ | سید صاحب مہربان دوستان | |
| ۳۵ | (سید) عظیم الدین جاگیردار موضع لائیگاوں و موضع قادرآباد | حقایق آگاہ | |
| ۳۶ | (حافظ) عبد القادر مہتمم اخبار گلشن نوبہار۔ | مہربان | |
| ۳۷ | (محمد) علی الحسینی برادر زادہ سید عبد الوہاب تاجر | سیادت پناہ | |
| ۳۸ | عبد اللہ خاں پسر رعد جنگ | رفعت و عوالی پناہ | |

| | | | |
|---|---|---|---|
| ۳۹ | (محمد) عبد الرؤف منشی سابق سلطان الاخبار مقام کلکتہ محلہ نیم تلا۔ | اتحاد نشان | |
| ۴۰ | عسکر جنگ بہادر | | ان کا القاب خود نواب صاحب تحریر فرماتے تھے۔ |
| ۴۱ | (سید) عبد الرحمن جمعدار | تہور و شجاعت نشان | |
| ۴۲ | (رائے) عالم چند | | |
| ۴۳ | (شیخ) عمر بخش مہتمم اخبار مطبع الانوار مقام گجرات شاہ دولہ | اتحاد نشان | |
| ۴۴ | (سید) عبد الوہاب حسینی | سیادت و نجابت پناہ | |
| ۴۵ | (سید) علی موسی رضا نائب دروال راجورہ | سیادت پناہ | |
| ۴۶ | (مولوی) عبد العزیز پسر مولوی عبد العلی۔ | ناظم عدالت دیوانخانہ | |
| ۴۷ | عبد الرحمان نائب پربھنی | اخلاص نشان | |
| ۴۸ | (مولوی مرزا) عبد الباقی خان الشریف خوئی | فضائل کمالات دستگاہ | |

| | | |
|---|---|---|
| ۴۹ | عبد الرحمن قاضی سرکار کیمم بیٹھ | شریعت پناہ |
| ۵۰ | عبد [illegible] پیش سوار | شہامت شعار |
| ۵۱ | عبد اللطیف شوستری | عزیز القدر نصفت سمات موالی آثار حفظہ اللہ تعالیٰ |
| ۵۲ | (حافظ حاجی مولوی) عبد الحکیم صاحب ناظم عدالت دیوانی | مرجع [illegible] دستگاہ نصفت و عدالت پناہ۔ |
| ۵۳ | (مولوی) عبد القادر صاحب | مولوی صاحب عظیم الاوصاف حقایق و معارف آگاہ |
| ۵۴ | عباس علیخاں جاگیردار سیوتی نبیرۂ میر عالم علی خاں پسر میر مہدی علیخاں۔ | مہربان |
| ۵۵ | عبد القادر رکن مجلس | مہربان اتحاد نشان |
| ۵۶ | عبد الرحمن خویش شیخ علی مرحوم علاقہ دار کوکٹ پلی۔ | اتحاد نشان |
| ۵۷ | علی رضا خاں منصرم تعلقدار شورا پور | اتحاد نشان |
| ۵۸ | (محمد) عبد السلام تعلقدار رائچور۔ | مہربان |

| نمبر | نام | القاب | کیفیت |
|---|---|---|---|
| ۵۹ | عزیز الملک بہادر | نواب صاحب مہربان کرم فرمائے دوستاں سلمہ اللہ تعالیٰ | |
| ۶۰ | (محمد) عبد السلام فرزند مقیم جنگ علاقہ دار صدر و پنج تنک مچھلی بندر | مہربان | |
| ۶۱ | (سید) عبد الرحمان القادری فرزند کہیں سجادہ درگاہ حضرت سید عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ | سلالہ دودمان مصطفوی خلاصہ خاندان مرتضوی صدر نشین محفل توحید و عرفاں سالک مسالک کشف و اتقان افیض اللہ فیہم | |
| ۶۲ | (نواب) عظیم جاہ بہادر امیر ارکاٹ۔ | نواب صاحب مہربان کرم فرمائے دوستاں اتحاد و نشان | |
| ۶۳ | (محمد) عبد الکریم | | |
| ۶۴ | (سید) عبد العلی خاں بہادر خلف شمشیر جنگ بہادر | | آپ کا القاب خود نواب صاحب بہادر تحریر فرماتے تھے |
| ۶۵ | (سید) عبد الرحمن جمعدار عرب | شجاعت و تہور نشان | |

| | | | |
|---|---|---|---|
| ۶۶ | (سید) علی اصغر خاں بہادر | مہربان | |
| ۶۷ | عبدالقاسم خاں بہادر علاقہ<br>غلام یٰسین خاں بہادر | تہور دستگاہ | |
| ۶۸ | عبدالقدوس خاں | مہربان اتحاد نشان | |
| ۶۹ | (مولوی حافظ محمد) عبدالعلیم صاحب | | |
| ۷۰ | (شاہ سید) علی محمد | حقائق شناس | |

غ

| نشان سلسلہ | نام | القاب | کیفیت |
|---|---|---|---|
| ۱ | غفار بیگ | مہربانا | |
| ۲ | غالب الدولہ بہادر | نواب صاحب مہربان | |
| ۳ | غازی خاں | شجاعت شعار | |
| ۴ | (غلام نظام الدین صاحب<br>مشائخ شاہ جہاں آباد۔ | [illegible]<br>[illegible] فضائل<br>و کمالات [illegible]<br>[illegible] | |

| | | | |
|---|---|---|---|
| ۵ | (سید) غلام علی خاں بہادر نواب بیجن پلی نبیرۂ منشور الدولہ بہادر۔ | بمطالعۂ گرامی صاحب مہربان کرم فرمایندۂ دوستاں سلمہ اللہ تعالی | |
| ۶ | غالب جنگ بہادر قمقام الدولہ | | ان کا القاب خود نواب صاحب تحریر فرماتے تھے۔ |
| ۷ | غوث محمد خاں مندوزی | مہربان | |
| ۸ | غلام محمد تعلقدار ضلع ناندیڑ | اتحاد نشان | |
| ۹ | (سید) غیاث الدین صاحب سجادۂ اجمیر شریف۔ | بمطالعہ ساطعہ خلاصۂ دودمان مصطفوی سلالہ خاندان مرتضوی حقایق آگاہ معارف دستگاہ دام برکاتہم۔ | |
| ۱۰ | (غلام) غوث خاں صاحب منصف اورنگ آباد۔ | اتحاد نشان | |
| ۱۱ | (میر) غلام حسین خاں بہادر تعلقدار بالاگھر۔ | سیادت و نجابت پناہ | |

| | | | |
|---|---|---|---|
| ۱۲ | غلام حسین خاں قلعہ دار میدک | سپاہ دستگاہ | |
| ۱۳ | (محمد) غلام حسین خان بہادر پسر فتح جنگ خاں | خاں صاحب مہربان دوستاں اتحاد نشاں | |
| | (مرزا) غلام حسین وقائع نگار کلیانی۔ | رفعت پناہ | |
| ۱۴ | (شیخ) غلام حسین | شجاعت دستگاہ | |
| ۱۵ | غلام حسین مہتمم اخبار جام جہاں نما | مہربان | |
| ۱۶ | (مرزا) غلام حسین بیگ علاقہ دار لنگسگور۔ | اخلاص مہر تخلصاں [illegible] | |
| ۱۷ | غلام حیدر خاں نائب میدک | اتحاد دستگاہ | |
| ۱۸ | (مرزا) غلام عباس علیخاں | مہربان من | |
| ۱۹ | غلام دستگیر ضلعدار ابراہیم پٹن | شجاعت شعار | |
| ۲۰ | (سید) غلام نبی غوری | | |
| ۲۱ | غلام رسول خاں مندوزی پسر عبداللہ خاں مندوزی مرحوم | مہربان | |
| ۲۲ | غلام علیخاں جمعدار | شجاعت شعار | |
| ۲۳ | (میر) غلام علی پسر میر بہر علی جمعدار | شجاعت شعار | |

| | | | |
|---|---|---|---|
| ۲۴ | غلام احمد خاں پسر غلام محمد خاں قائم خوانی۔ | شجاعت نشان | |
| ۲۵ | غلام حیدر خاں بہادر بہرام الدولہ | | آپ کا القاب خود نواب صاحب اپنے خاص قلم سے تحریر فرماتے تھے۔ |
| ۲۶ | غلام حسین خاں نائب پرگنی | شجاعت نشان | |
| ۲۷ | (سید شاہ) غلام شیخن احمد شطاری | | |
| ۲۸ | غلام فاروق | حقایق و معارف آگاہ | |
| ۲۹ | غلام قادر خاں بہادر برادر غلام رسول خاں مرحوم نواب کرنول۔ | خان صاحب مہربان دوستان سلامت۔ | |
| ۳۰ | (میر) غلام قوی خاں | خان صاحب مہربان دوستان۔ | |
| ۳۱ | غلام قادر خاں نائب بنولہ | شجاعت شعار | |
| ۳۲ | غلام قادر خاں | شجاعت دستگاہ | |
| ۳۳ | غلام قوی خاں مرحوم | | |

| | | | |
|---|---|---|---|
| ۳۴ | (سید) غلام محی الدین خاں منصبدار متعینہ ورنگل۔ | سیادت پناہ | |
| ۳۵ | (سید) غلام محی الدینخاں بہادر | سیادت پناہ | |
| ۳۶ | غلام محی الدین خاں ناغر علاقہ امیر کبیر بہادر۔ | مہربان شجاعت نشان | |
| ۳۷ | غلام مصطفٰے علی خاں بہادر علاقہ دار کا ہراہ موضع بہاج خورد وغیرہ۔ | مہربان | |
| ۳۸ | (حافظ) غلام مصطفٰے خاں | شجاعت نشان | |
| ۳۹ | غلام مصطفٰے خاں بہادر جاگیردار جعفر آباد۔ | مہربان | |
| ۴۰ | غلام محمد خاں پسر صالح محمد خاں | شجاعت نشان | |
| ۴۱ | (میر) غلام محمد | سیادت پناہ | |
| ۴۲ | غلام مرتضیٰ خاں متعینہ بٹر | شجاعت شعار | |
| ۴۳ | غلام نبی خاں بہادر المخاطب بہ لشکر جنگ | مہربان دوستان | |

| | | | |
|---|---|---|---|
| ۴۴ | (مفتی) غلام نبی مہتمم مطبع اخبار مطلع انوار مقام گجرات شاہ دولہ | اتحاد نشان | |
| ۴۵ | (سید) غلام نبی غوری تعلقدار بھونگیر۔ | سیادت پناہ تہور دستگاہ | |
| ۴۶ | غلام یٰسین خاں بہادر۔ | مہربان من | |

# ف

| نشان سلسلہ | نام | القاب | کیفیت |
|---|---|---|---|
| ۱ | فضل علی | شجاعت شعار | |
| ۲ | فیض محمد خاں مندوزی تعلقدار جٹ پول۔ | مہربان | |
| ۳ | فرخ یاب جنگ بہادر | مہربان اتحاد نشان | |
| ۴ | (مرزا) فتح اللہ بیگ علاقہ دار ممرس پیٹھ۔ | اتحاد دست گاہ | |

| | | | |
|---|---|---|---|
| ۵ | (میر) افضل علی | اتحاد نشان | |
| ۶ | (جنرل جیمیس) فریزر صاحب بہادر | جنرل صاحب شفیق بسیار مہربان کرم فرمائے مخلصاں۔ | |
| ۷ | (سید) فیاض علی نبیرہ منتظم الدولہ مرحوم۔ | اتحاد نشان | |
| ۸ | (نواب) فخر الملک بہادر | بمطالعہ نواب صاحب مہربان کرم فرمائے دوستاں سلامت۔ | |
| ۹ | (میر) افضل علی بیرناصر یار جنگ بہادر۔ | سیادت پناہ | |
| ۱۰ | (سید) فدوی علیخان | سیادت پناہ | |
| ۱۱ | (حکیم) فخر الدین خان ساکن خجستہ بنیاد۔ | رفعت پناہ | |
| ۱۲ | (مولوی محمد) فضل اللہ صاحب ناظم عدالت دیوانی | | ان کا القاب خود نواب صاحب لکھا کرتے تھے۔ |

| نمبر | نام | القاب | کیفیت |
|---|---|---|---|
| ۱۳ | (سید) فصیح اللہ قاضی بیدر | شریعت پناہ | |
| ۱۴ | (مولوی محمد) فضل علی میر عدل بھونگیر | عدالت پناہ | |
| ۱۵ | (سید) فتح علی خاں بہادر | نواب صاحب مہربان کرم فرمائے دوستاں | |

## ق

| نمبر سلسلہ | نام | القاب | کیفیت |
|---|---|---|---|
| ۱ | (محمد) قمر الدین خاں | مہربان دوستاں | |
| ۲ | (محمد) قمر الدین قاضی بسمت | اتحاد نشان | |
| ۳ | (میر) قادر علی خاں برادر غلام محمد خاں مرحوم | سیادت پناہ | |
| ۴ | (میر) قربان علی | سیادت پناہ | |
| ۵ | قائم جنگ بہادر قلعدار ورنگل | مہربان دوستاں | |
| ۶ | (محمد) قطب الدین نائب اندور بودھن | اخلاص نشان | |

| | | | |
|---|---|---|---|
| ۷ | (سید) قادر علی و شیخ ذوالفقار علی مہتمم اخبار قران السعدین۔ | مہربان اتحاد نشان | |
| ۸ | (سید) قطب الدین حسین ضلعدار سر بکنڈہ۔ | سیادت پناہ | |
| ۹ | قادر خاں منصبدار | شجاعت نشان | |
| ۱۰ | (ملک) قدرت علی خاں | شجاعت دست گاہ | |
| ۱۱ | قادر جنگ بہادر ثانی الحال قادر الدولہ۔ | سید صاحب بسیار مہربان کرم فرمائے دوستان سلمہ اللہ تعالی | |
| ۱۲ | (محمد) قطب خاں | شجاعت دستگاہ | |
| ۱۳ | قطب یار جنگ بہادر | مہربان | |
| ۱۴ | (میر) قدرت علی پٹیہ جات جبنور۔ | سیادت پناہ | |
| ۱۵ | قاسم خاں | اتحاد نشان | |
| ۱۶ | قادر علی خاں و قاسم علیخاں پسران علی یار جنگ بہادر مرحوم | مہربان | |
| ۱۷ | (مرزا) قاسم بیگ | شجاعت نشان | |

| نمبر | نام | القاب | کیفیت |
|---|---|---|---|
| ۱۸ | (میر) قادر علیخاں بہادر | خان صاحب مہربان دوستان۔ | |
| ۱۹ | قاسم یار جنگ بہادر | رفعت و عوالی پناہ | |
| ۲۰ | (مرزا) قلندر بیگ | شجاعت آثار | |
| ۲۱ | (محمد) قطب علی خاں ابن محمد سبحان خاں مرحوم | خان صاحب مہربان دوستان۔ | |
| ۲۲ | (مرزا) قربان علی بیگ نائب پرگنہ توپران و نرساپور وغیرہ | اتحاد نشان | |
| ۲۳ | قاسم الدولہ بہادر | مہربان | |
| ۲۴ | (محمد) قطب خاں | شجاعت نشان | |
| ۲۵ | قوت جنگ بہادر داروغہ قرولیاں | | آپ کے القاب خود نواب صاحب تحریر فرماتے تھے۔ |
| ۲۶ | (شاہ) قیام الدین فرزند مولوی رفیع الدین صاحب مرحوم | مولوی صاحب | |
| ۲۷ | قدیر جنگ بہادر | مہربان دوستان | |
| ۲۸ | (مرزا) قادر بیگ تعلقدار ضلع گلبرگہ | اتحاد نشان | |

# ک

| نشانِ سلسلہ | نام | القاب | کیفیت |
|---|---|---|---|
| ۱ | (مرزا) کوہی بیگ خاں | مہربان | |
| ۲ | (رائے) کشن راؤ | اخلاص نشان | |
| ۳ | (راجہ) کور بخش بہادر | راجہ عزیز القدر | |
| ۴ | (مولوی) کریم الدین | کمالات دستگاہ | |
| ۵ | کیسر سنگھ تبنی جسونت سنگھ متوفی جاگیردار موضع ڈھانور پرگنہ ماہور۔ | شجاعت شعار | |
| ۶ | کمال الدین حسین خاں | خاں صاحب مہربان دوستاں۔ | |
| ۷ | (محمد) کبیر خاں بہادر قلعہ دار گلکنڈہ۔ | رفعت و عوالی پناہ | |
| ۸ | کر پرشاد | اخلاص آثار | |
| ۹ | کشن راؤ شنکر | عزت آثار | |

| | | | |
|---|---|---|---|
| ۱۰ | کشناجی نائک | اخلاص آثار | |
| ۱۱ | کوتی وینکیٹ کلسنکہر راؤ دیسکہہ پیٹہ جات چنور سرکار آرام گیر | زبدۃ الاقران | |
| ۱۲ | کرپا رام | عزت آثار | |
| ۱۳ | (رائے) کلال چند | عقیدت دستگاہ | |
| ۱۴ | کشن راؤ علاقہ عبداللہ بن علی | عزت آثار | |
| ۱۵ | (حاجی مولوی محمد) کرامت علی صاحب۔ | | آپ کا القاب خود نواب صاحب تحریر فرماتے تھے |
| ۱۶ | کنھیا پرشاد | اخلاص نشان | |
| ۱۷ | کندا سامی | عزت آثار | |
| ۱۸ | کرم علیخاں علاقہ یادگیر | شجاعت نشان | |
| ۱۹ | کشن چند نائب سرکار ورنگل | عزت آثار | |
| ۲۰ | کشن راؤ پسر چنگی رنگراؤ | عزت آثار | |
| ۲۱ | کشن لعل پسر رائے بدری لعل | اخلاص نشان | |
| ۲۲ | کشن راؤ علاقہ حسین بن صالح مسلے۔ | عزت آثار | |

| | | | |
|---|---|---|---|
| ۲۳ | کریم بخش مہتمم اخبار قران السعدین | مہربان | |
| ۲۴ | کشن راؤ علاقہ جٹ پول | عزت آثار | |
| ۲۵ | (میر) کاظم علیخاں بہادر المخاطب بہ بے نظیر جنگ بہادر | مہربان دوستان | |
| ۲۶ | کشن راؤ علاقہ غلام یٰسین خاں | عزت آثار | |
| ۲۷ | (محمد) کرم علیخاں | شجاعت شعار | |
| ۲۸ | کھنڈے راؤ سررشتہ دار سائر کروڑگیری بلدہ خجستہ بنیاد | عقیدت آثار | |
| ۲۹ | (منشی) کنڈال مہتمم اخبار گلزار پنجاب گجرات والا۔ | اتحاد نشان | |
| ۳۰ | (راجہ) کشٹپا نائک بلونت بحری بہادر راجہ شوراپور | راجہ رفیع القدر | |
| ۳۱ | کشنابائی زوجہ راجہ راؤ رنبھا متوفی۔ | رانی صاحبہ | |
| ۳۲ | (میر) کاظم علی مہتمم صفائی بجگل | سیادت پناہ | |
| ۳۳ | (خواجہ) کریم الدین قلعدار ور | مہربان دوستان | |
| ۳۴ | (وینکٹ) کشنا راؤ سر دیسائی تعلقہ سلہ | زبدۃ الاقران | |

| نشان سلسلہ | نام | القاب | کیفیت |
|---|---|---|---|
| ۲۵ | (مہاراجہ سرکشن پرشاد بہادر، پیشکار و سابق مدار المہام حال صدر اعظم علاقۂ نظام حیدر آباد دکن۔ | راجہ صاحب مشفق مہربان کرم فرمائے مخلصاں سلمہ اللہ تعالیٰ۔ | |

## گ

| نشان سلسلہ | نام | القاب | کیفیت |
|---|---|---|---|
| ۱ | گنپت راؤ | عزت آثار | |
| ۲ | گوپال ریڈی دیسکھ ترکھوڑہ | زبدۃ الاقران | |
| ۳ | (محمد) گھانسی خاں | شجاعت دستگاہ | |
| ۴ | گنیش راؤ علاقہ دار جاترلے سندرواڑہ۔ | عزت آثار | |
| ۵ | گھانسی رام کسندان | اعتماد نشان | |
| ۶ | گنپت راؤ وٹھل عرف داجی صاحب گنبھے ساہوسا کن اندور | راؤ صاحب مہربان دوستان۔ | |

| | | | |
|---|---|---|---|
| ۷ | (راجہ الحکام) گوپال راؤ بجری بہادر۔ | رفعت پناہا | |
| ۸ | گوبند راؤ نائب جالنہ | عزت آثار | |
| ۹ | گوپال راؤ نائب رفیق یار الدولہ بہادر | عزت آثار | |
| ۱۰ | گردھاری پرشاد پسر نرہری پرشاد۔ | اخلاص نشان | |
| ۱۱ | گنپت راؤ بنیرۂ راجہ الیونت راؤ | عزت آثار | |
| ۱۲ | (راجہ) گردھر لال | اخلاص نشان | |
| ۱۳ | (راجہ) گوپال راؤ بنیرۂ سیرخواہ راؤ بہادر | اخلاص آثار | |
| ۱۴ | (رائے) گنیش راؤ | مہربان اتحاد نشان | |
| ۱۵ | گوبند رام صورت رام | مودت آثار | |
| ۱۶ | گوردھنداس | اتحاد نشان | |
| ۱۷ | گردھاری لال فتح چند ساہو | مودت آثار | |
| ۱۸ | گوپال راؤ علاقہ سعید بن علی مینڈ کی پرگنہ نارائن پیٹھ وغیرہ | عزت آثار | |

| نشان سلسلہ | نام | القاب | کیفیت |
|---|---|---|---|
| ۱۹ | گرو بھیم راؤ | عزت آثار | |
| ۲۰ | (نایب) گردھاری لعل | اتحاد نشان | |

# ل

| نشان سلسلہ | نام | القاب | کیفیت |
|---|---|---|---|
| ۱ | (سید) لاڈلی خاں بہادر | اتحاد نشان | |
| ۲ | لچھمن گیر گوسائیں | مودت آثار | |
| ۳ | لچھمن گیر گوسائیں | مودت آثار | |
| ۴ | لچھمن گیر شورا پور والہ | عزت آثار | |
| ۵ | لچھمن راؤ نائب اینٹگی پور | عزت آثار | |
| ۶ | (راجہ وِنکٹ) لچھما راؤ زمیندار پرگنہ جٹ پول۔ | زبدۃ الاقران | |
| ۷ | لچھمائی وسیکھنی گدوال | زبدۃ الاماثلہ | |
| ۸ | لچھما ریڈی پسر گوپال ریڈی | زبدۃ الاقران | |
| ۹ | لچھمن راؤ نائب جالنہ | عزت آثار | |

| | | | |
|---|---|---|---|
| ۱۰ | پچھائی نرسائی زمیندار فی | زبدۃ الاماثلہ | |
| ۱۱ | (راجہ) پچھار یڈی زمیندار بھواتی پیٹھ | زبدۃ الاقران | |
| ۱۲ | لعل پرشاد | عزت آثار | |
| ۱۳ | پچھا راؤ پسر رنگٹ راؤ منوفی | اخلاص نشان | |
| ۱۴ | لعل پرشاد پسر تلجا پرشاد خزانچی۔ | اخلاص دستگاہ | |
| ۱۵ | (محمد) لطیف اللہ خاں بہادر برادر غلام یٰسین خاں بہادر | مہربان | |
| ۱۶ | پچھا پنڈت | عزت آثار | |
| ۱۷ | پچھا ریڈی وسیائی پرگنہ سانتولے۔ | زبدۃ الاقران | |
| ۱۸ | پچھی نرسائی زمیندار نی گوپال پیٹھ | زبدۃ الاماثلہ | |
| ۱۹ | لشکر جنگ بہادر منصرم اول تعلقدار ضلع ورنگل۔ | مہربان | |
| ۲۰ | (رانی رائے) پچھی دیوا ستان گدوال۔ | رخصت وعوالی پناہ | |

# م

| نشان سلسلہ | نام | القاب | کیفیت |
|---|---|---|---|
| ۱ | (محمد) محفوظ خاں | مہربان | |
| ۲ | موسیٰ رضا خاں | خان صاحب مہربان | |
| ۳ | (میر) مومن علی | سیادت پناہ | |
| ۴ | (سید) محی الدین علوی) | مہربان اتحاد نشان | |
| ۵ | (سید) محی الدین منصبدار ہمراہ راجہ رگھی سنگھ متعینہ ترال | سیادت پناہ | |
| ۶ | (میر) محب علی | مہربان دوستان اتحاد نشان۔ | |
| ۷ | (محمد) مہدی حسن خاں مہتمم مطبع ریاض نور ملتان۔ | اتحاد نشان | |
| ۸ | مادہو راؤ نائب بچکنڈہ | عزت آثار | |
| ۹ | مادہو راؤ بھوانی | عزت آثار | |
| ۱۰ | (راجہ) اسولعل | رفعت پناہ | |

| | | | |
|---|---|---|---|
| ۱۱ | مویدالدین خاں صاحب | | |
| ۱۲ | مہتاب خاں | تہور نشان | |
| ۱۳ | (میر) محمد حسین خاں | خان صاحب مہربان دوستان۔ | |
| ۱۴ | مرتضیٰ یار جنگ منصبدار تعینہ<br>غلام یٰسین خاں ضلعدار | عقیدت شعار | |
| ۱۵ | (محمد) منور خاں | شجاعت نشان | |
| ۱۶ | (کپتان) مالکم صاحب بہادر | صاحب مشفق بسیار مہربان کرمفرمائے مخلصاں | |
| ۱۷ | مردان یار جنگ بہادر | مہربان دوستان اتحاد نشان۔ | |
| ۱۸ | محمد بیگ خاں رسالدار | مہربان دوستان | |
| ۱۹ | معظم جنگ بہادر داروغہ شکارخانہ | آں مہربان | |
| ۲۰ | مادھو راؤ کمشنر علاقہ ہیڑ | عزت آثار | |
| ۲۱ | محمد حسین مہتمم امیر الاخبار مدراس۔ | اتحاد نشان | |
| ۲۲ | منصر جنگ بہادر | مہربان من | |

| | | |
|---|---|---|
| ۲۳ | (نواب) ممتاز الامرا بہادر | نواب صاحب مشفق مہربان کرم فرمائے مخلصاں۔ |
| ۲۴ | (غلام) محمد یار خاں فرزند عزت یار خاں مرحوم | رعیت پناہ |
| ۲۵ | منور علی بیگ خاں | شجاعت نشان |
| ۲۶ | موسی کستان | شجاعت شعار |
| ۲۷ | (سید) موسی رضا فرزند سید غیرت خاں مرحوم | مہربان دوستاں |
| ۲۸ | مشید جنگ بہادر | مہربان من |
| ۲۹ | (راجہ) لل بھوپال راجہ کوڈ منکال۔ | راجہ صاحب مہربان |
| ۳۰ | (راجہ) مکٹ رام | اتحاد نشان |
| ۳۱ | (غلام) محی الدین خاں | شجاعت شعار |
| ۳۲ | محمد نواز جنگ بہادر | بمطالعہ مہربان دوستان سلمہ اللہ تعالی۔ |
| ۳۳ | منور خاں ناغر | شجاعت شعار |

| | | | |
|---|---|---|---|
| ۳۴ | مولوی سید محمد معصوم صاحب | سید صاحب عظیم الاوصاف حقائق و معارف آگاہ | |
| ۳۵ | مرزا محمد حسن حکیم | مہربان | |
| ۳۶ | مظفر علی | شجاعت دستگاہ | |
| ۳۷ | مستقیم جنگ بہادر | مہربان دوستان سلامت | |
| ۳۸ | میر عدلان | عدالت پناہ | |
| ۳۹ | (محمد) منور خاں بہادر جاگیردار موضع پیتری کالوں پرگنہ جعفرآباد | خاں صاحب مہربان | |
| ۴۰ | منصفان | نصفت دستگاہ | |
| ۴۱ | محی الدولہ بہادر محمد یار خاں | مہربان | |
| ۴۲ | (ڈاکٹر) مکلین صاحب بہادر | | یہ ڈاکٹر صاحب کا القاب خود نواب صاحب تحریر فرماتے تھے |
| ۴۳ | (پنڈت) موتی لال مہتمم مطبع زبدۃ الاخبار ہندی | مہربان | |
| ۴۴ | متھرا پرشاد پسر راجہ منولال | رفعت پناہ | |

| | | | |
|---|---|---|---|
| ۴۵ | (میر) حسن علی | سیادت پناہ | |
| ۴۶ | (شیخ) محب علی نائب کندھاری | اتحاد نشان | |
| ۴۷ | (راجہ) مان سنگھہ رائو پسر راجہ باجے رائو ستوفی زمیندار دیول گائوں۔ | مہربان | |
| ۴۸ | مانور خاں مخاطب بہ نصیب یاور جنگ بہادر | شجاعت دستگاہ | |
| ۴۹ | (محمد) منور الدین خاں | رفعت پناہا شجاعت دستگاہا۔ | |
| ۵۰ | ممتاز نواز جنگ بہادر۔ | بعالی نواب صاحب مہربان کرم فرمائے دوستان سلامت | |
| ۵۱ | (کپتان) موسی صاحب بہادر | صاحب مہربان اتحاد نشان سلمہ اللہ تعالیٰ | |
| ۵۲ | (میر) منور علی علاقہ رسالدار | مہربان | |
| ۵۳ | (میر) محمود علی فرزند غلام قوی خاں مرحوم | مہربان دوستان | |

| | | |
|---|---|---|
| ۵۴ | (پسر) مردان علیخاں | رفعت و عوالی پناہ |
| ۵۵ | ما دھوراؤ علاقہ دار محمد نصیب خاں تعلقدار پربھنی۔ | عزت آثار |
| ۵۶ | (عبد الوہاب الخاطب) مدار الامرا بہادر۔ | فواضل مآب فضائل انتساب عالم حقایق معقول واقف دقائق منقول زاد قدرہٗ۔ |
| ۵۷ | (سید) مہدی حسین خاں بہادر ثانی الحال غضنفر جنگ نصرت یاور الدولہ بہادر | نواب صاحب مشفق مہربان کرم فرمائے مخلصاں۔ |
| ۵۸ | (مرزا) محمد محسن | مہربان |
| ۵۹ | (منشی میر) مہدی حسین صاحب | بمطالعہ صاحب مہربان دوستان۔ |
| ۶۰ | منولال | عزت آثار |
| ۶۱ | (راجہ) مرلیدھر داس | اخلاص آثار |
| ۶۲ | مادھوراؤ تعلقدار گلبرگہ | عزت آثار |
| ۶۳ | محمد خاں پسر کبیر خاں تعلقدار گلکنڈہ | رفعت پناہ |

| | | | |
|---|---|---|---|
| ۶۴ | میر غلام محمد | سیادت پناہ | |
| ۶۵ | (مرزا) مومن علی بیگ | شجاعت نشان | |
| ۶۶ | (سید) مہدی حسین | شجاعت شعار | |
| ۶۷ | محمد منور خاں خویش محمد صلابت خاں پنی | مہربان | |
| ۶۸ | محمد مستو جمعدار | شجاعت شعار | |
| ۶۹ | (میر) مہدی علیخاں بہادر | مہربان | |
| ۷۰ | منوہن داس ساہوی اورنگ آباد | عزت آثار | |
| ۷۱ | منصور یار جنگ بہادر | مہربان اتحاد نشان | |
| ۷۲ | (مرزا) محمود خراسانی صاحب احسن اللہ نہار۔ | مہربان | |
| ۷۳ | (سید) محی الدین علوی | مہربان اتحاد نشان | |
| ۷۴ | (لفٹنٹ کرنل) میر صاحب بہادر سرگردہ جمعیت چھاؤنی ہنگولی۔ | بسط الوہ مباہجۃ صاحب مشفق مہربان کرم گستر دوستاں۔ | |
| ۷۵ | محمد حسین صاحب | افندی صاحب بسیار مہربان کرم فرمائے دوستداران | |

| نمبر | نام | القاب | |
|---|---|---|---|
| ۷۶ | (شیخ) محب حسین خاں | | |
| ۷۷ | (مولوی محمد) منتخب الدین صاحب فرزند مولوی محمد معصوم صاحب مرحوم | حقایق و معارف آگاہ | |
| ۷۸ | منتظم الدولہ بہادر انتظام الملک | بلاحظہ نواب صاحب عالی قدر والا شان قدر فرمائے اخلاص مبانی دام الطافہٗ۔ | |
| ۷۹ | (راجہ) مہتاب چند بہادر والی بردوان۔ | راجہ صاحب بسیار مہربان کرم فرمائے دوستان سلامت۔ | |
| ۸۰ | منصور علیخاں تعلقدار بیڑ | مہربان اتحاد نشان | |
| ۸۱ | (سید) منور حسین جاگیردار [illegible] | اتحاد نشان | |
| ۸۲ | (محمد) خیر اللہ [illegible] | اتحاد دستگاہ | |
| ۸۳ | (محمد) محبوب علی تعلقدار جاگیردار شورا پور پسر [illegible] زادہ [illegible] جنگ مرحوم۔ | اتحاد نشان۔ | |

| | | | |
|---|---|---|---|
| ۸۴ | مرلیدھر اول تعلقدار ضلع میدک | اخلاص آثار | |
| ۸۵ | محمد بیگ | شجاعت شعار | |
| ۸۶ | (سید) محمد حافظ ضلعدار | سیادت پناہ | |
| ۸۷ | (میر) محمد حسین تعلقدار ٹنکیال | سیادت پناہ | |
| ۸۸ | (مولوی) محمد حسین نائب قاضی بلدہ۔ | مہربان | |
| ۸۹ | محمد حسین خاں نائب ایلگندل برادر برہان علیخاں | اتحاد دستگاہ | |
| ۹۰ | محمد حسین مہتمم اردو اخبار دالمی | اتحاد نشان | |
| ۹۱ | محمد حسین خاں علاقہ دار کرنول۔ | مہربان | |
| ۹۲ | محمد حسن شوستری ہمشیر زادہ آغا محمد شوستری | مہربان اتحاد نشان | |
| ۹۳ | (سید) معین الدین شاہ خاموش صاحب۔ | قدوۃ السالکین زبدۃ العارفین | |
| ۹۴ | (سید) محی الدین علوی | مہربان اتحاد نشان | |
| ۹۵ | محمد شکور | اخلاص نشان | |

| ۹۶ | محمد علیخاں ناغر | شجاعت نشان | |
|---|---|---|---|
| ۹۷ | میرا رام تعلقدار | عزت آثار | |
| ۹۸ | محمد اسمٰعیل نائب نارائن پیٹھ | شجاعت دستگاہ | |
| ۹۹ | محمد اکبر قلعہ دار بھونگیر | اتحاد نشان | |
| ۱۰۰ | محمد اسمٰعیل مرزا کوچک | خلافت پناہ موالات دستگاہ۔ | |
| ۱۰۱ | محمد باقر مہتمم اخبار دہلی | مہربان موالات نشان | |
| ۱۰۲ | (مرزا) محمد تقی عرف کڑوے صاحب | مہربان من | |
| ۱۰۳ | (سید خواجہ) محی الدین منصبدار۔ بالفعل مامورہ دریافت قصبہ سرحدات ضلع شوراپور۔ | اتحاد نشان | |
| ۱۰۴ | (سید) موسیٰ رضا خاں تعلقدار کھمم | خان صاحب مہربان | |
| ۱۰۵ | محمد طاہر مہتمم سلطان الاخبار فارسی مقام کلکتہ | اتحاد نشان | |

| نمبر | نام | خطاب | |
|---|---|---|---|
| ۱۰۶ | (شاہ سید) محمد علی | حقایق پناہ | |
| ۱۰۷ | (مرزا) محمد علی شیرازی مہتمم احسن الاخبار و تحفۃ الاحباب فارسی۔ | بمطالعہ اتحاد نشان | |
| ۱۰۸ | (حافظ) محمد قاسم | فضیلت و کمالات دستگاہ۔ | |
| ۱۰۹ | محمد قاسم ساکن الحال مدراس صاحب زادہ۔ | مہربان | |
| ۱۱۰ | محمد لطیف نائب ٹھانگلی | شجاعت آثار | |
| ۱۱۱ | محمد ناصر المخاطب بہ رستم جنگ | شجاعت و تہور دستگاہ | |
| ۱۱۲ | محمد وزیر | شجاعت دستگاہ مہربان تہور نشان | |
| ۱۱۳ | محمد یعقوب مہتمم اخبار طلسم فرنگی محل واقع بلدہ لکھنو | اتحاد نشان | |
| ۱۱۴ | محمد یٰسین تعلقدار ٹکیپال | اتحاد دستگاہ | |
| ۱۱۵ | (مولوی) محمد یار مدرس اورنگ آباد | فضیلت پناہ | |
| ۱۱۶ | (مولوی) محمد یوسف صاحب | آں فضائل دستگاہ | |

| | | | |
|---|---|---|---|
| ۱۱۷ | محمد کاظم عرف جلال شاہ صاحب پسر آغا جان۔ | جلالت مرتبت معالی منزلت خلاصۂ خاندان مصطفوی سلالۂ دودمان مرتضوی سلمہ اللہ تعالی | |
| ۱۱۸ | (سید) محمد حافظ ضلعدار | سیادت پناہ | |

## ن

| نشان سلسلہ | نام | القاب | کیفیت |
|---|---|---|---|
| ۱ | (مولوی) نور المرتضی صاحب | مطلع الحقایق | |
| ۲ | (سید) نور الاتقیا صاحب | بمطالعہ سید صاحب منبع الاوصاف حقایق ومعارف آگاہ۔ | |
| ۳ | ناگوراؤ | اتحاد نشان | |
| ۴ | (مولوی) نصر اللہ خان صاحب ناظم عدالت فوجداری | | |

| | | | |
|---|---|---|---|
| ۵ | (راجہ) نانک بخش راجہ بہادر | رفعت و عوالی بنیاد | |
| ۶ | نیاز علی خاں | مہربان دوستاں | |
| ۷ | (راجہ) امین سنگھ | راجہ صاحب مہربان | |
| ۸ | ناظم الدولہ بہادر نواب مچھلی بندر | نواب صاحب مہربان کرم فرمائے دوستاں سلمہ اللہ تعالیٰ۔ | |
| ۹ | (سید) نورالحسن خاں بہادر | مہربان من | |
| ۱۰ | نصیرالدین احمد | اتحاد دستگاہ | |
| ۱۱ | نارائن راؤ | اخلاص آثار | |
| ۱۲ | نرسنگ راؤ علاقہ گدوال | عزت آثار | |
| ۱۳ | (شیخ) نورالدین حسین | اتحاد نشان | |
| ۱۴ | (میر) نصیرالدین علی | مہربان | |
| ۱۵ | (دام یحیمی) نرسما در زمیندار پالونچہ۔ | زبدۃ الاماثلہ | |
| ۱۶ | نارائن راؤ علاقہ دار بیدر | عزت آثار | |
| ۱۷ | (محمد) نصیب خاں بہادر | مہربان شجاعت نشان | |
| ۱۸ | (میر) نصیرالدین علی نائب چکنہ یادگیر | مہربان | |

| | | |
|---|---|---|
| ۱۹ | نارائن راؤ نائب اکوٹ وقصبہ مونڈ گاؤں علاقہ محمد بوڈھن خاں۔ | عزت آثار |
| ۲۰ | (راجہ) نند لال پسر گھناتھ رام | اخلاص نشان |
| ۲۱ | (محمد) نجابت خاں برادر محمد کبیر خاں قلعہ دار کلکنڈہ | اتحاد نشان |
| ۲۲ | نارسیوا ریڈی دیسکھ پرگنہ چنوارڈہ۔ | زبدۃ الاقران |
| ۲۳ | (محمد) نعیم الدین خاں بہادر | مہربان |
| ۲۴ | نرسنگ راؤ نائب بچکنڈہ | عزت آثار |
| ۲۵ | نرسنگ راؤ تھانہ دار پالونچہ | عزت آثار |
| ۲۶ | (محمد) انور اللہ خاں بہادر | مہربان |
| ۲۷ | نصیر الدین علی خاں علاقہ سونمع بھوت پور۔ | مہربان |
| ۲۸ | نروتم داس | عزت آثار |
| ۲۹ | نارائن راؤ زمیندار چھچولی | زبدۃ الاقران |
| ۳۰ | نرسنگ راؤ دیسپانڈیہ پرگنہ پیرگی | زبدۃ الاقران |

| | | | |
|---|---|---|---|
| ۳۲ | نواز بیگ | شجاعت شعار | |
| ۳۳ | ناظم جنگ | اتحاد نشان | |
| ۳۴ | نرائن راؤ علاقہ دار پرگنہ کندرک عرف مغل گدہ | عزت آثار | |
| ۳۵ | نظر محمد خاں سدوزی | مہربان | |
| ۳۶ | نظام بیگ نائب کمنی انکور علاقۂ جاگیرات نواب فخرالملک بہادر | شجاعت شعار | |
| ۳۷ | (اورتل) نرسنگ راؤ | عزت آثار | |
| ۳۸ | (محمد) نسیم الدین نائب ٹلکہ جاگیر نواب فخرالملک بہادر | شجاعت شعار | |
| ۳۹ | نصر اللہ بیگ مہتمم اخبار محتشم مطبع جاوہ | اتحاد نشان | |
| ۴۰ | (وینکٹ) نارسہوا ریڈی زمیندار نرکھوڑہ۔ | زبدۃ الاقران | |
| ۴۱ | نرسیا پنڈت وکیل زنبو صاحب مرحوم۔ | عزت آثار | |

| | | | |
|---|---|---|---|
| ۴۲ | نور خاں جمعدار روہیلہ | عزت آثار | |
| ۴۳ | نصرت جنگ بہادر | نواب صاحب مہربان کرم فرمائے دوستان | |
| ۴۴ | (مولوی) نور الحسین صاحب | آں مہرباں | |
| ۴۵ | (محمد) نصر اللہ خاں صدر تعلقدار | خانصاحب مہربان | |
| ۴۶ | (میر) نثار حسین | میر صاحب مہربان | |
| ۴۷ | نذیر احمد صدر تعلقدار سمت شمالی | مہربان | |
| ۴۸ | ناصر العلی تعلقدار اطراف بلدہ | سلالہ خاندان مصطفوی خلاصہ دودمان مرتضوی سلامت۔ | |
| ۴۹ | (راجہ) نند ناگ راجہ شور الاپور | رفعت پناہ | |

## و

| نشانِ سلسلہ | نام | القاب | کیفیت |
|---|---|---|---|
| ۱ | واسدیو نایک | عزت آثار | |

| | | | |
|---|---|---|---|
| ۲ | (راجہ) ونکٹ ہپی پال بہادر | رفعت پناہ | |
| ۳ | وزیر النساء بیگم صاحبہ | مشفقہ مکرمہ معظمہ سلمہا اللہ تعالیٰ۔ | |
| ۴ | (منشی) واجد علیخاں مہتمم مطبع زبدۃ الاخبار۔ | مہربان اتحاد نشان | |
| ۵ | (محمد) وجیہ الدینخاں تعلقدار دوم رائچور وغیرہ | اتحاد نشان | |
| ۶ | (راجہ) ونیکٹ نارائن راؤ بہادر زمیندار نارائن پور۔ | رفعت نشان | |
| ۷ | وزیرخاں مہتمم مطبع قادری اخبار اکبر آباد | مہربان | |
| ۸ | وزیر علی نائب ملکہ جاگیر نواب فخر الملک بہادر | اخلاص نشان | |
| ۹ | ویریا جیو . . . | سرحلقہ ریاضت کیشاں | |
| ۱۰ | (راجہ) ونکٹ گوپال راؤ زمیندار گوپال پیٹھ | زبدۃ الاقران | |
| ۱۱ | وحید منورخاں | مہربان دوستان | |

| | | |
|---|---|---|
| ۱۲ | ونکٹ گوپال ریڈی دسکھیہ نرکوڑ | زبدۃ الاقران |
| ۱۳ | ونکٹ راؤ علاقہ محمد بودھن خاں | عزت آثار |
| ۱۴ | ونکیٹ راؤ علاقہ انبہ | عزت آثار |
| ۱۵ | (راجہ) ونکیٹ راؤ نہوال رام چندر سوائی اشوار راؤ زمیندار پالونچہ برادر و متبنی سیتا رام چندر متوفی۔ | زبدۃ الاقران |
| ۱۶ | (میر) وزیر علی | |
| ۱۷ | ونکٹ راؤ سرو یپائے ایلگندل | زبدۃ الاقران |
| ۱۸ | ویرسا نبہ یو راؤ سرو یپانڈیہ ایلگندل۔ | رفعت پناہ |
| ۱۹ | وٹھل راؤ نائب قصبہ تلجاپور | عزت آثار |
| ۲۰ | ونکیٹ راؤ دیسائی سرکار ایلگندل۔ | زبدۃ الاقران |
| ۲۱ | واحد حسین کمندان | عقیدت دستگاہ |
| ۲۲ | ونکیٹ راؤ نائب امرادتی علاقہ محمد بودھن خاں۔ | عزت آثار |

| | | |
|---|---|---|
| ۲۳ | دیشواس راؤ نائب پرجھنی | عزت آثار |
| ۲۴ | وامن راؤ وقایعہ نگار بلدہ خجستہ بنیاد۔ | عزت آثار |
| ۲۵ | واسدیو راؤ | عزت آثار |
| ۲۶ | (میر) ولایت علیخاں پسر مردان یار جنگ بہادر ثانی الحال خطاب منصور یار جنگ بہادر | مہربان اتحاد نشان |
| ۲۷ | (سید) وزیر علی خاں الخاطب مرتضیٰ یار جنگ۔ | سیادت پناہ شجاعت نشان۔ |
| ۲۸ | (سید) ولی احمد | سیادت پناہ |
| ۲۹ | وناتک راؤ گنپت راؤ وکل عرف واجی صاحب ساہو ساکن اندور۔ | راؤ صاحب مہربان |
| ۳۰ | ونکٹ راما ریڈی علاقہ تر کھوڑہ | زبدۃ الاقران |
| ۳۱ | (صاحب سرکردہ چھاؤنی ہنگولی عال کرنل) ولیم ویصاحب بہادر | برطالعہ بیاہچہ صاحب مشفق مہربان کرم گستر دوستان۔ |

| نشان سلسلہ | نام | القاب | کیفیت |
| --- | --- | --- | --- |
| ۳۲ | (سوربھی) ونکیٹ جگناتھ راؤ بہادر زمیندار جٹپول | زبدۃ الاقران رفعت پناہ | |
| ۳۳ | ونکیٹ نارسہوال ریڈی | زبدۃ الاقران | |

ہ

| نشان سلسلہ | نام | القاب | کیفیت |
| --- | --- | --- | --- |
| ۱ | ہمت [illegible] بہادر | مہربان دوستان | |
| ۲ | (راجہ) ہمنت سنگھ | راجہ صاحب مہربان | |
| ۳ | ہمایوں [illegible] بیگم | [illegible] پناہ | |
| ۴ | (ریڈ) [illegible] | مہربان | |
| ۵ | (راجہ) ہنولال | رفعت پناہ | |
| ۶ | (کنور) ہیرا سنگھ راجہ قندھار | راجہ صاحب مہربان | |
| ۷ | ہوشدار خاں | تہور نشان | |
| ۸ | (میر) ہدایت علی خاں بہادر پسر سید پیارے | سیادت پناہ | |

| | | | |
|---|---|---|---|
| ۹ | ہمنت راؤ نائب تعلقہ دولت آباد | عزت آثار | |
| ۱۰ | ہدایت اللہ خاں منصبدار علاقہ شیر افگن جنگ | اتحاد نشان | |
| ۱۱ | ہدایت علیخاں علاقہ دار ضلع پے پایہ بزرگ تعلقہ بیڑ | شجاعت نشان | |
| ۱۲ | ہرکشن راؤ علاقہ دار بھنگل | عزت آثار | |
| ۱۳ | ہری کشن پنڈت علاقہ دار آبو | عزت آثار | |
| ۱۴ | ہاشم بیگ علاقہ دار سکی مہگل | اتحاد نشان | |
| ۱۵ | ہوشدار خاں برادر یوسف خاں مرحوم | تہور و جلادت دستگاہ | |
| ۱۶ | ہمنت راؤ دیسائی ایلگندل | زبدۃ الاقران | |
| ۱۷ | ہمنت راؤ دیسکھ پرگنہ اودور | زبدۃ الاقران | |
| ۱۸ | (محمد) ہدایت اللہ تعلقدار اندور بودھن | اتحاد دستگاہ | |
| ۱۹ | ہرگوپال نبیرہ پورن مل سیٹھ | | |
| ۲۰ | (محمد) ہدایت العلی خوشنویس ولد کرامت العلی مرحوم | فضیلت دستگاہ | |

| نمبر | نام | القاب | کیفیت |
|---|---|---|---|
| ۲۱ | ہژبر یار جنگ بہادر المسمی بنواب زین العابدین فرزند سلطان نواز الملک مرحوم | | ان کا القاب خود نواب صاحب تحریر فرماتے تھے۔ |
| ۲۲ | ہادی علی مہتمم ضلع شوراپور۔ | اتحاد نشان | |
| ۲۳ | ہولکر مہاراجہ تکوجی راؤ بہادر | مہاراجہ صاحب الطاف گستر مہربان دوستان اعتقادت فرمائے اخلاص نشان زاد الطافہ | |

## ی

| نمبر | نام | القاب | کیفیت |
|---|---|---|---|
| ۱ | محمد یوسف خاں | زبدۂ نجابت دستگاہ | |
| ۲ | نیکٹ ریڈی دیسکھ تعلقہ کوسگی | زبدۃ الاقران | |
| ۳ | نیکٹ راؤ گوپال راؤ دیسپانڈیا پرگنہ بھونگیر | زبدۃ الاقران | |

| | | | |
|---|---|---|---|
| ۴ | (راجہ) نیکٹ راؤ بہادر علاقہ راؤ رنبھا | راجہ صاحب مہربان دوستاں سلامت۔ | |
| ۵ | نیکٹ راما ریڈی عم گوپال ریڈی متوفی زمیندار نزکھوڑہ۔ | زبدۃ الاقران | |
| ۶ | نیکنا قرابت دار راجہ ہنپرتی۔ | مہربان | |
| ۷ | (سید شاہ) یداللہ محمد محمد الحسینی سجادہ منصوب روضۂ بزرگ گلبرگہ شریف۔ | شاہ صاحب مہربان مجمع الحقایق وعرفان سلمہ اللہ تعالے۔ | |
| ۸ | (مولوی محمد) یعقوب علی جاگیردار ترکاپلی | مہربان | |
| ۹ | (میر) یادگار حسین دوم تعلقدار ضلع رائچور۔ | میر صاحب مہربان | |
| ۱۰ | (میر) یاور علی خان بہادر جاگیردار سیونی اقربائے عباس علی خاں مرحوم | مہربان | |
| ۱۱ | (راجہ) نیکٹ نرسہوا رامچندر سوائی آشوا راؤ بہادر زمیندار پالونچہ | زبدۃ الاقران | |

| | | |
|---|---|---|
| ۱۲ | (رابعہ) دامرانیکیٹ نرسہوا کھمی سوائی اسوار او بہادر۔ | زبدۃ الاقران |
| ۱۳ | (سید) یوسف علی خاں | سیادت پناہ |
| ۱۴ | یٰسین خاں بہادر | مہربان |
| ۱۵ | یٰسین خاں سرکردہ جمعیت نامدار خاں۔ | شجاعت دستگاہ |
| ۱۶ | یعقوب خاں بہادر اقربائے غلام یٰسین خاں بہادر۔ | شجاعت نشان |

اُلکاٹ۔ اسم مذکر۔ پرگنہ۔ زمین۔ ملک۔ وطن۔

اللہ اکبر۔ ع۔ ندا۔ (۱) لغوی معنی خدا بہت بڑا ہے۔ (۲) ایک کلمہ ہے جو اظہار تعجب۔ حیرت۔ عظمت۔ یا کثرت کے واسطے آتا ہے (جملہ اہل اسلام ہی جانور کو ذبح کرتے وقت یا لڑائی میں تلوار مارتے وقت اسم اللہ اکبر کہتے ہیں) اسم اللہ اکبر ایک بادشاہ کے اسناد کی خاص علامت ہے۔

اللہ محمد علی۔ اسم مذکر۔ شاہان قطب شاہیہ وغیرہ نے ان اسماء مبارک کو اپنے اسنادمیں سب سے پہلے کاغذ کی پیشانی پر لکھا کرتے تھے جیسا کہ ان کے عہد کے

استاد میں درج ہیں۔

الوتہ (ا۔ دکنی) ۔ اسم مذکر ۔ دکن کی اصطلاح میں ان خدمتیوں کو کہتے ہیں جو پٹیل و پٹواریوں کے علاوہ ہوتے ہیں ان پیشہ وروں کے دو قسم ہیں (۱) بلوتہ دار (۲) الوتہ دار۔

نمبر (۱) کی تعریف ردیف البا میں ملاحظہ ہو۔

الوتہ دار غیر بلوتہ داروں کو کہتے ہیں جن کی تفصیل ذیل میں درج ہے۔

(۱) سنار۔

(۲) جنگم یا لنگایت۔ (یہ ایک قسم کا فقیر ہے)

(۳) درزی۔

(۴) کولی (پانی بھرنے والا)

(۵) ترل یا بسکر (یہ شخص ہمیشہ حاضر رہتا ہے اور گاؤں میں آنے والے مسافروں کی سربراہی کرتا ہے)

(۶) مالی باغبان۔

(۷) ڈوری گوسائیں (ایک فقیر کا نام ہے جو ڈورو بجاتا ہے)

(۸) گرسی (شہنائی بجانے والے کو کہتے ہیں)

(۹) راموسی یا بھیل (چوکیدار کو کہتے ہیں)

(۱۰) تیلی تیل اتارنے والا۔

(۱۱) تمولی یا تنبولی۔ پان بیچنے والا۔

(۱۲) گونڈلی (سنبھل یا طبلہ بجانے والا ہے)

(۱۳) گاری یا گاری (اس شخص کی نسبت) زمانۂ قدیم میں یہ خیال کیا جاتا تھا کہ جو بادل کہ اولے برسانے والے ہوتے ہیں (جو عین تیاری کھیت میں خلل ڈالتے ہیں) ان کو یہ شخص (ذریعہ سحر) ہٹا دیتا تھا۔

(۱۴) بجنتری کلاوان تن وید و۔

(۱۵) غوطہ زن۔ (یہ شخص تالاب اور باؤلیوں میں بوقت ضرورت غوطہ مارتا ہے)

الہی۔ (ع) (۱) اسم مذکر۔ میرے خدا۔ ال ہنود ایشر۔ پرمیشر کہتے ہیں۔ (۲) ایک علم جس میں وجود اور ذات وصفات خدائے تعالیٰ سے بحث کی جاتی ہے۔ اکثر اسناد میں جن بادشاہوں نے گز الہی کا رواج رکھا ہے اور اسی حساب سے اسناد میں بھی اس کا تذکرہ ہے۔

امارہ (ت) اسم مذکر۔ حساب۔

امارہ گیر۔ (ت) اسم مذکر۔ حساب لینے والا۔ محاسب۔

امام (ع) اسم مذکر۔ (۱) پیشوا۔ آگے چلنے والا۔ ہادی۔ پروہت۔ مجتہد۔ اپنا سردار۔ (۲) بادشاہ۔ ملک سلطان (۳) تسبیح کا وہ منکا جو سب دانوں سے اوپر رہتا ہے۔ جسے فارسی میں گل سبحہ اور ہندی میں سمیر

کہتے ہیں۔ (۳) نماز پڑھانے والا۔ پیش امام۔ پیش اماموں کو بشرط ادائی خدمت معاش بھی ملی ہے۔

**امانی۔** (ع) اسم مونث۔ بخلاف اجارہ۔ بے ٹھیکے کا کام۔ وہ کام جو اپنے طور پر بنوایا جائے۔ وہ سرکاری کام جس کا ٹھیکہ نہ دیا جائے۔ انتظام امانی میں سرکاری ملازمین (جو تعلقدار وغیرہ) کہلاتے تھے فی روپیہ دوانی بسبب مصارف منہا کر کے مالگزاری تحصیل کا انتظام سپرد کیا جاتا تھا اور وہ لوگ زر وصولی میں سے دوانی فی روپیہ خرچہ سہ بندی وغیرہ حساب مجرا کر لیا کرتے تھے اور تحصیل کی کم و بیشی و نفع و نقصان کی ذمہ داری سرکار ہی پر تھی اور رقم تحصیل بعنوان تشخیص و تحصیل بنام ابواب نہائی اخراجات سرکار میں داخل ہوتی تھی۔

اضلاع مرہٹواڑی میں تعہد اور سربستہ کے طور پہ بلا قید تعداد اراضی مزروعہ بطور اندازہ جسے مقطعہ بھی کہتے تھے۔ رقم تعہد مقرر ہو جاتی تھی اور تلنگانہ میں شالی زار (یعنے وہاں) کے لیے بٹائی کا دستور جاری تھا۔ اور خریف کے لیے نقدی بیگھا واں بطور اندازہ مقرر تھا۔ یہ دونوں دستور اصول انتظام مالگزاری کے خلاف تھے۔ اور تعہد داروں کی بد قولی اور تقاریق جس سے ابواب زاید مراد ہیں، سابق کی طرح بد نظمی اور رعایا کی تباہی پیدا کرتے تھے تشخیص مالگزاری کا کوئی مقرر اصول یا معقول قاعدہ مقرر نہ تھا۔ جہاں کہیں

بٹائی مقرر تھی وہاں فی کھنڈی ۱۰ من ۱۲ من ۸ من لیتے تھے اس غلہ کو
سرکاری کوٹھے میں رکھ کر محصولدار کے تفویض کرتے تھے۔ اور بازاری نرخ
پر ساہوکاروں کو بیچتے تھے یہی کیفیت سرکاری تعلقداروں کی تھی جو
ساہوؤں اور تعلقداروں کی معرفت انتظام کرتے تھے وہ کل موضع کی جمع
سابق کے محاصل سے مقدار بڑھا کے پٹیل و پٹواریوں کے ذمہ اس کا
وصول متعلق کرتے تھے اور وہ اپنے اختیار سے بلا قاعدہ و بلا امتیاز
اسامیوں پر تقسیم و تفریق کر دیتے تھے۔

خانی خاں نظام الملکی نے اپنے تجربہ سے انتظام مالی کی جملہ
خرابیوں کو جو مستاجروں اور تعہداروں کی وجہ سے ہوتی تھیں، اس طرح پر
بیان کیا ہے کہ

"اما پر عقلائے باہوش و تجربہ کار ظاہر است کہ الحال موافق
تقاضائے وضع روزگار طریقہ غور امور ملکی و رعیت پروری و آبادی
ملک و افزونی محصول از میاں برخاستہ و عمال اجارہ دار کہ
مبلغ ہا خرچ در بار دادہ بر سر محالات می روند و باعث وبال حال
رعایائے مالگزار میگروند و آنہا را اصلا نظر بر آبادی ملک و خرابی
حال رعایا نیست و آرزو انکہ اعتماد بر بحال ماندن سال دیگر بلکہ
تمام سال ندارند ہر دو حصہ محصول را فروختہ میگیرند۔ وز ہے

خداترسی کہ برہمیں ظلم اکتفا نمودے سپا۔ بہ فروختن گاؤ و داوابہ کہ مدار
قلبہ رانی برآنست نرساند۔ باز بجرپتے درباروسہ بناری د نقصان
تعہدی کہ نمودہ وفانہ نماید بساط باقی ماندہ۔ رعایارا حتے کہ اشجارمیوہ
دار وزمین ملکی وموروثی آنہارا بفروش نیارد و تاخت و تاراج
مفسداں آں نواح علاوہ ویرانیٔ ملک وخرابی حال رعایامیگرد
ازانست کہ دہ کروہ بست کردہ زمین تامزروع افتادہ بجائے
زراعت اشجار خار دار دامنگیر مسافراں ونشتر جگر جاگیرداراں
بے سروپایہ است۔ بسیار پرگنہ وقصبہ جات میرحاصل بمرتبہ
خراب وویران از تعدی حکام بدانجام گردید کہ بیشہ شیرومسکن
سباع گشتہ وآں قدر دیہات خرابۂ محض وبیچراغ شد کہ نام آوری
راہ ہا برخاستہ۔ اگرچہ از شامت نفس ورعایاء وتقاضائے ایام
بدفرجام روز بروز ملک زیادہ ازیں خراب شود ورعایاء پایمال
جور وجفائے عمال بدمآل گردند۔ جاگیرداراں گرفتار وبال آہ
عیال مزارعاں معلوم گردند اما ظلم وتعدی وبیداد حاکمان از
خدا بے خبر بجائے رسیدہ کہ اگر خواہد عشر عشیر آں را بہ
احاطۂ بیاں آرد از سررشتۂ کلام دور می افتد۔ درصورتیکہ
یکے از عمال کہ فی الجملہ اندیشۂ روز جزا داشتہ باشد وخواہد برخلاف

دیگر ظلم پیشگاں سختی و تعدی را جزو اعظم شیوۂ عاملی نداند و ترحمی
برحال رعایا نماید و درپرداخت حال رعیت مالگزار و افزونی
محصول سال بسال و نیک عاقبت مآل کار خود و فرزندان خود
داند۔ مردم روزگار اور امطعون سا۔ختہ از جملہ بیوقوفان ناکردہ کار
محسوب می نمایند و اگر خدا نہ کردہ سال را تمام نرساند و تغیر گردید
خراب و پامال خرچ سبندی وغیرہ ذالک گشتہ بہ وبال نقصان مایہ
و شماتت ہمسایہ گرفتار می گردد۔ چنانچہ مکرر بر مسودہ اوراق
گزشتہ"

شروع سال ۱۸۲۱ء میں بعہد حکومت نواب سکندر جاہ بہادر
مغفرت منزل یہ تجویز ہوئی تھی کہ ممالک محروسہ سرکار عالی کا بندوبست
میعادی کردیا جائے اور نوعیت بندوبست موشخصہ واری کردی جائے
اور ہر ایک گاؤں کے اہالی و موالی سے بقید [illegible] اقرارنامہ
ادائی مالگزاری لیا جائے۔ یہ امر اس وقت سرکار میں مسلمہ ہو گیا تھا کہ
بندوبست اراضی ملک کی بہبودی اور سرسبزی رعایا کی خوش حالی و
فارغ البالی کا ایک عمدہ ذریعہ اور مناسب تدبیر ہے اور یقین ہوگیا تھا کہ رعایا
پر مستاجروں یا تعلقداروں نے جو ظلم و زیادتی کرنی شروع کردی تھی اسکے
لیے بندوبست اراضی سے زیادہ مفید اور موثر کوئی دوسری تدبیر نہ ہوگی

اس تدبیر سے مستاجروں کی او تعاقدار دں کی سب خرابیاں اچھی طرح سے
رفع دفع ہوسکتی ہیں کیونکہ مستاجروں میں سرکار اور رعایا دونوں کا نقصان
کثیر تھا۔ ہر مستاجر اپنے اپنے زمانہ میں نہایت بے رحمی اور بدمعاملگی سے
جہاں تک ممکن ہوتا رعایا کو زیان تکلیف دے کر نادار کردیتا تھا اور یہ طریقہ
رعایا کی پریشانی اور تنگ حالی کا باعث ہوتا تھا جس سے آئندہ کیلئے سرکاری نقصان
مالگزاری اور ملک کی اصلی آمدنی میں کمی واقع ہونے کا زیادہ اندیشہ تھا۔
اس لیے قرار پالیا تھا کہ ممالک محروسہ سرکار عالی میں سے اضلاع شمالی یعنی
برار کا بندوبست بتوسط رزیڈنٹ صاحب بہادر خاص افسران انگریزیہ کے
ہاتھوں کردیا جائے اور اضلاع جنوبی کا بندوبست مہاراجہ چندو لال بہادر
کی نگرانی میں کرایا جائے۔ جناب رزیڈنٹ بہادر کی تحریر سے معلوم ہوتا ہے
کہ رعایا نے اس بندوبست کو بخوشی تمام قبول کیا۔ مگر رعایا کو اندیشہ
صرف ایک بات کا تھا کہ بدقولی نہ ہونے پائے۔
معلوم ہوتا ہے کہ سال آخر تک اکثر اضلاع موقوعہ شمال دریائے گوداوری
میں مع برار و نیز مغربی سرحد پر سے جو دریائے مذکور کی جنوب میں واقع
ہے کئی مقاموں پر بندوبست اراضی ایک مدت معین کیلیے ہوگیا تھا اور جنوبی و مشرقی اضلاع
میں مہاراجہ چندو لال بہادر نے اسی اصول پہ بندوبست کیا تھا جس طرح پر
اضلاع شمالی میں کارروائی ہوئی تھی۔

۱۸۲۱ء کے بندوبست کے متعلق جہاں تک معلوم ہوا اس سے
پایا جاتا ہے کہ اس وقت بندوبست میں پیمایش اور نیرت بندی نہیں
ہوئی۔ صرف ادائی جمع سرکاری کا تعہد ایک مدت معین کے لیے بطریق
قول بندی ہو گیا تھا اور خاص منشاء سرکار کا شاید اس سرسری بندوبست
یا انتظام قول بندی سے یہ نہ تھا کہ جمع سرکاریں اور تعلقہ و قریہ و مزروعہ کے
حساب اور استعداد اراضی پیداوار کی مناسبت سے جمع کی تشخیص کیجاوے
بلکہ یہ منشاء تھا کہ مطلوبہ رقم سرکاری کی تعداد مقرر ہو جائے تاکہ رعایا و مستاجروں
کی نوچ کھسوٹ سے نجات ملے اگرچہ اس کے ساتھ ہی ساتھ یہ بھی خیال
پیشِ نظر تھا کہ حق سرکاری جو واجبی ہو وہ ضائع نہ جائے۔

اُس وقت انتظام وصول رقم سرکاری کے متعلق یہ تجویز ہوئی تھی
کہ ہر گاؤں کی جمع مقرر ہو کر بندوبست اور تعہد ادائی مالگزاری وہاں کے
پٹیل (یا مقدم) سے کی جائے اور وہ اُس مقام کے اہالی و موالی (دہ) کی طرف
سے وصول اور ادائی مالگزاری سرکاری کا ذمہ دار قرار پائے اسی طرح
بندوبست کا اصول بھی قرار پایا تھا مگر بعض بعض اضلاع میں مقدموں اور
پٹیلوں کے ساتھ بندوبست ہونا مناسب یا ممکن نہ تھا کیونکہ وہاں دیسمکھوں
یا زمینداروں کا دخل و بیجا تصرف بہت زیادہ تھا اس لیے اُن کے ساتھ
بندوبست ادائی مالگزاری کا قول و قرار حاصل کرنا ضروری تصور کیا گیا۔ اور

ایسی صورتوں میں اس بات کی رعایت رکھنے کی ضرورت سمجھکر ہدایت کیگئی
کہ اصل منشا تجدید رقم سرکاری وملکی کاشت کار یا رعیت کا انتظام قرار واقعی
کردیا جائے ایسا نہ ہو کہ دیسکھ یا زمیندار اپنا مطالبہ غیر محدود قرار دے کر
زیادہ تکلیف نہ دیں اس لیے یہ بھی خیال ملحوظ خاطر رکھکر یہ تصفیہ کیا گیا کہ
دیسکھ یا زمیندار اپنی طرف سے مقدم یا پٹیلوں یا کاشت کاروں کو غرضکہ
جیسا جیسا موقع ہو قول یا پٹہ لکھدیں اور اس میں جتنے برسوں کے لیے
بندوبست کیا گیا ہے اُتنے ہی سال کے لیے کاشت کار سے رقم دھارہ
معین اور مقرر کریں کیونکہ اگر صرف یہی کیا جاوے کہ سرکار اپنی رقم کو
محدود کرے اور کسی دیسکھ یا اور شخص متوسط سے قول بندی کردے اور اس
کے اختیار کو رعایا کی نسبت غیر محدود چھوڑ دے تو وہی خرابی ہوگی جس
کے تدارک وانسداد کے لیے تدبیر کی گئی تھی۔

اسی طرح یہ بھی تجویز ہوئی تھی کہ جب مقدموں یا پٹیلوں سے بندوبست
اراضی کیا جاتا ہے تو اس وقت یہ بھی مقرر کردینا چاہیئے کہ یہ لوگ رعایا کے
اور کاشت کاروں سے کس طور پر سلوک کریں اور ان سے کس قدر
زرلگان یا دھارہ وصول کریں غرضکہ اُن کی رقم بھی جو کاشتکاروں سے
ان کو وصول ہوتی ہے محدود کردینی چاہیئے کیونکہ سرکار کے بہترین اصول
تو یہ ہیں کہ وہ رعایا کی بہبودی اور آسایش کے خواہاں رہے اور اُن کو

اپنے اہلکاروں کے تصرف و نیز پٹیلوں اور دیکھوں کی خورد برد سے بچائے اُس وقت میں جناب صاحب عالی شان بہادر وقت نے تشخیص جمع کے لیے چند ہدایتیں اہلکاران بندوبست کے لیے ارسال کی تھیں جن کا منشا یہ تھا کہ "تشخیص جمع کی کارروائی میں لازم ہے کہ حالات دریافت کرنے کی غرض سے گذشتہ برسوں کی رقم مالگذاری اور سابق کی رقم کامل پر اطلاع حاصل کیجائے۔ مگر حال کی تشخیص کو اس پر مبنی نہ کرنا چاہیئے بلکہ حال کی حیثیت اراضی اور رسم و رواج گاؤں کے مطابق بلا لحاظ رقم سابق تشخیص کرنا چاہیئے۔ خوش انتظامی اور تکمیل تو اسی میں ہے کہ سرکار اپنا حق لینے میں ساتھ ہی رعایا کی رفاہ کی بھی تدبیر کرے اور جہاں سرکار کے حق حاصل کرنے میں رفاہ رعایا میں خلل آتا ہو تو وہاں سرکار کو اس عارضی یا چندروزہ کے نفع کو قطع نظر کرنا چاہیئے۔ اور صرف اپنے نفع ذاتی پر جو رعایا کی بہبودی اور رفاہ سے ناقابل جدائی ہے نظر رکھنی چاہیئے (یہ قول نواب محسن الملک بہادر کا ہے)

**آبی کاری** - کنٹری و مرہٹی۔ اسم مذکر۔ پانی تقسیم کرنے والا۔ آبیاری کی خدمت کو انجام دینے والا۔ یہ خدمتی تالاب و ندی و نالہ سے رعایا کی اراضیات میں بجانب سرکار پانی تقسیم کرتے ہیں۔ ان کو ملک تلنگ میں نیلاڑی کہتے ہیں اور زبان مرہٹی میں او ٹی گری بھی کہتے ہیں سرکار اور جملہ راجگان سے اس

خدمت کے بنا مرد ینے والوں کو انعام از قسم اراضی و نقدی مقرر ہے۔ اس انعام کو انعام اسمی گاؤں یا انعام اوٹی گری و انعام نیلڑی بھی کہتے ہیں۔

آمد۔ (ف) اسم مونث۔ یا ماضی از آمدن (۱) آنا۔ ادائی۔ آنے کی خبر۔ تشریف آوری۔ (۲) آمدنی۔ یافت۔ پیدا۔ حاصل۔ فائدہ۔ محاصل۔ پیداواری۔ (۳) مال۔ رسد۔ پیداوار کا بازار میں آنا۔ (۴) آغاز۔ ابتدا۔ شروع۔ آو۔ لگانا۔ (۵) یاد آیا۔ ابھرنا۔ دل سے نکلنا۔

آمد۔ صفت (۱) آورد کی ضد۔ خودرو بے ساختہ۔ بلا تکلف۔ از خود بدیہہ خود بخود جو بات نکلے بناوٹ سے خالی۔

آمدنی۔ (ف) اسم مونث۔ فائدہ۔ یافت۔ پیداوار۔ محاصل۔ مال۔ بالائی۔ درآمد۔ فائدہ۔ بچت۔ نفع۔ سود۔ منافع۔ (۲) پیداواری کا موسم۔ وسادری مال کے دن فصل۔ وہ زمانہ کہ جس میں غلہ یا سوداگری کے مال کی آمد ہو پیداواری کے دن۔

چونکہ اکثر اسناد میں لکھا رہتا ہے کہ (از آمدنی سائر۔ یا جاگیر یا مقطعہ وغیرہ) تو یہاں پر بالائی یافت کے معنی نہیں لیے جائیں گے۔ بلکہ اصل یافت مراد ہے۔

املی۔ (ہ) اسم مذکر موضع یا مزرعہ کو کہتے ہیں جو زمینداروں کو بعاوضہ معاش مقبوضہ عطا ہوا ہے۔ اراضی املی کا رواج اضلاع کرناٹک سے

ہوا ہے۔

الی از قسم مقطعہ ہے صرف فرق یہ ہے کہ الی میں پیداوار کا دو ثلث
حق سرکار لازماً قرار دیا گیا ہے۔ اور ایک ثلث حق الیدار۔ جملہ الی یعنے موضع
یا مزرعہ پر الی وار ہی قابض رہتا ہے۔ مگر حق سرکار بہ اوقات مقررہ از قسم نقدی
ادا کرتا ہے۔ اس ادائی کا ذمہ دار الی وار ہے جیسا کہ مقطعہ دار اپنے مقطعہ کے
زمیندار المیدار ہوتے ہیں۔ اگرچہ کہ الی اراضی سکاسہ کے مشابہ ہے لیکن
اراضی صرف وطن داران پرگنہ کو دی گئی ہے۔

امیر کوئی۔ (ف) اسم مذکر۔ دیوان کو کہتے ہیں۔ سلطان محمد تغلق
نے جب دکن کے انتظام مالگذاری کی طرف متوجہ ہوا تو اس نے اس بارے
میں کئی ضابطے مقرر کیے اور مالگذاری کا محکمہ ہی علحدہ قائم کیا اور اسی انتظام
مالگذاری کے لیے مساوی مقدار کے قطعات اراضی مخترع کر کے ایک ایک
شقدار (یعنے حاکم دیہات یا عامل پرگنہ) مقرر کیا اگرچہ کہ سلطان موصوف نے
بعد از فراغ مہمات دکن و مالوا گوداوری کی طرف لوٹا تو آبادی ملک و توفیر
و تکثیر زراعت کی طرف بہ توجہ خاص مخاطب ہو کر چند اختراع وضع کیا۔ اور
خاص اس کے لیے ایک دیوان علحدہ مقرر کیا۔ جس کا نام امیر کوئی رکھا۔

امین۔ (ف) اسم مذکر۔ بعہد شاہ جہاں اسلام خاں وزیر نے ہر پرگنہ پر
ایک امین کو تشخیص جمع کے لیے مقرر کیا تھا۔

**امین پاباقی۔** (ف) اسم مذکر۔ بقایا وصول کرنے والا۔ ایک خاص عہدہ کا نام ہے۔ ردیف پا ملاحظہ ہو۔

**امیدواراند یا امیدوار ند۔** (ف) جملہ فعلیہ خواستگار ہیں۔ استدعا ہے۔ مستدعی ہیں۔ خواہاں ہیں۔ منتظر ہیں۔ مشتاق ہیں۔ خواہش رکھتے ہیں یا خواہش ہے۔ چاہتے ہیں۔ دفاتر اسنادی کا قاعدہ ہے کہ احکام عنبر عطا کرتے وقت بحوالہ کاغذات پیش شدہ صحطی لہ کا نام لکھکر یہ لکھتے ہیں کہ امیدواراند۔۔۔۔۔ بنام۔۔۔ ۔۔۔ اجراشود۔

**انتظام۔** (ع) اسم مذکر۔ بندوبست۔ درستی ٹھیک ٹھاک (۱) ٹھیک ٹھاک اہتمام تدبیر (۲) ترتیب آراستگی (۳) قاعدہ ضابطہ۔

جس زمانہ میں ہندوستان اور دکن میں چھوٹی چھوٹی زمینداریاں اور ریاستیں تھیں اُس وقت حالیہ زمانہ کی طرح باریکیاں اور حقوق کے اقسام اور دقیق خیالات نہ تھے۔ گاؤں کے راجہ یا مالک کو کاشت کاروں کے جوتے ہوئے کھیت کی پیداوار سے بہت کم مقدار میں حصہ مالکانہ ملتا تھا اُس زمانہ میں نہ مالگزاری تھی اور نہ لگان تھا بلکہ ایک قسم کا محصول مقرر تھا جس کو ابواب کہتے تھے۔ یہ محصول صرف رعایا کی محافظت کا بدل یا وجہ پاسبانی متصور کیا جاتا تھا اور اُس کی مقدار پیداوار کا اٹھواں یا چھٹا یا بارھواں حصہ مقرر تھا جو قسم زمین و کاشتکار کی محنت اور خرچ کے لحاظ سے

ٹھرایا جاتا تھا۔ البتہ جبکہ ملک میں لڑائی درپیش ہوتی یا اور کوئی سخت مشکل اور ضرورت درپیش آتی تو ایسی صورت میں پیداوار کے چوتھے حصے تک لیتے تھے۔ چنانچہ جب سکندر اعظم نے ہندوستان پر چڑھائی کی تو اس کے مقابلہ کے لیے پورس اور دوسرے راجاؤں نے پیداوار اراضی میں سے چوتھائی حصہ مالگذاری لیا ہے۔

اہل ہنود کے قدیم کتب جیسے رامائن اور مہابھارت وغیرہ سے معلوم ہوتا ہے کہ راجہ رام چندر اور جودھشتر کے زمانہ میں پیداوار اراضی کا چھٹا حصہ مالگزاری لیا جاتا تھا۔

اہلِ اسلام کی عملداری میں مالگزاری کی مقدار جملہ پیداوار کا آدھا یا تیسرا حصہ تھا۔ [1]

واضح باد کہ جن دیکھاں ودیہ انڈیاں وغیرہ وغیرہ کو مواضعات و پرگنہ جات وغیرہ کے انتظام رکھنے کا ذکر اگر اسناد میں درج ہو تو ان کا فریضہ ہے کہ جملہ انتظامات دیہات و پرگنہ جات وغیرہ کریں۔ ورنہ ان شروط کے ترک کرنے سے سند کا وجود بیکار تصور کیا جائیگا

**انجام**۔ (ف) اسم مذکر۔ (۱) آخر۔ انتہا۔ عاقبت و نت خاتمہ۔ اخیر۔ پورا۔ تمام۔ اختتام۔

---

[1] اس کی تفصیل پیمائش و مالگذاری کے انتظام میں لکھی گئی ہے۔

رانچ - انگریزی - اسم مذکر تین جز طولانی کی مقدار -

اندازہ - (ف) اسم مذکر - (۱) تعداد - شمار - (۲) تخمینہ - اٹکل - قیاس - تادمہ (۳) ڈول - نمونہ - بانگی - (۴) طور - ڈھنگ - (۵) ناپ - تول - جانچ -

فرد اندازہ ایک خاص اسنادی کاغذ کا نام ہے جس میں سال تمام کا حساب آمد و خرچ درج رہتا تھا اور یہ جملہ افراد حساب شروع سال میں ترتیب پاتے تھے -

اندرپرست یا اندرپرستا - (ہ) اسم مذکر - پانڈو نے اندرپرست ایک گاؤں آباد کیا تھا - جس کی جگہ اب دہلی آباد ہوئی ہے -

انسوانسہ یا انسوانسی - (ہ) اسم مذکر (۱) دائرہ کا حصہ کسر - ٹکڑا - درجہ ڈگری - (۲) عطر - مغز - ست - گودا - جان - (۳) طاقت - قوت - کس بل (۴) نطفہ - شمار کنندہ - قوت نما -

انسوانسہ - مرکب کیا گیا ہے انس اور انسہ سے جو بیگھہ کے چھوٹے پیمانے کے اقسام میں داخل ہے - جس کا سلسلہ بطریق ذیل بیگھہ تک پہنچتا ہے -

انسوانسہ یا انسوانسی بیسواں حصہ ہے -

[1] تپوانسہ کا - تپوانسہ یا تپوانسی بیسواں حصہ ہے [2] تسوانسہ کا - تسوانسہ یا تسوانسی بیسواں حصہ ہے بسوانسہ کا - بسوانسہ [3] یا بسوانسی بیسواں حصہ ہے

بسوہ کا۔ بسوہ بیسواں حصہ ہے بیگہہ کا جو (۳۶۰۰) مربع گز کا ایک بیگہ کہلاتا ہے۔

انشا۔ (ع) اسم مونث۔ (۱) لغوی معنی کچھ بات دل سے پیدا کرنا (۲) عبارت۔ تحریر۔ علم معانی و بیان صنائع و بدائع۔ خوبی۔ عبارت۔ طرز تحریر۔

انصرام۔ (ع) اسم مذکر۔ (۱) لغوی معنی کٹنا۔ اصطلاحی بجا آوری انجام کو پہنچانا۔ (۲) بندوبست انتظام۔

انضباط۔ (ع) اسم مذکر (۱) لغوی معنی پیوستگی اور مضبوطی ہے اصطلاحی ترتیب (۲) حدود بندی۔ تعین ضابطہ۔ ڈھنگ۔ انضباط انعام۔ یعنی تقسیم انعام دستور العمل

انعام (ع) اسم مذکر۔ نعمت دینا۔ تحفہ دینا عطیہ۔ بخشش۔ خلعت۔ نیکنامی یا کسی کام کا صلہ جو بادشاہوں اور حکام کی طرف سے مرحمت کیا جائے۔ بدلہ۔ اجر۔ عوض۔ انعام کی خاص تعریف بخشش ہے یہ بخشش اگر از قسم اراضی ہے تو اس کا لگان یعنے پن معاف ہو جاتا ہے اور اگر از قسم نقدی ہے تو اس کا کوئی حصہ سرکار میں داخل نہیں کیا جاتا۔ کیونکہ خود سرکار یا قدیم زمیندار یا عمال مقتدر نے بغرض پرورش دیا بصلۂ کارگزاری یا بغرض فراہمی رعایا و خوشنودی عطا فرمائی ہیں۔ اس بخشش کو انعام خارج جمع بھی کہتے ہیں۔

انعام کا درجہ جاگیر کے بعد ہے اور اس کے بعد جملہ اقسام کی معاش کا

درجہ ہے۔

انعام کے عطا کے لیے معطی کا مقتدر ہونا اور اسناد کے وجود کی سخت ضرورت ہے۔

متذکرہ عطا کے متعلق بعض متقدمین نے لکھا ہے کہ

"مقطعات اراضی انعام کے لیے نہ معطی کا مقتدر ہونا شرط ہے اور نہ سند کا وجود لازمی ہے"۔

مولف کا خیال ہے کہ اس مضمون کے لکھنے والے اصحاب سے غالباً سہو نظری ہوگئی ہوگی کیونکہ انعام کے عطا کے لیے اگر معطی مقتدر نہ ہوتا تو ضرور ہر ایک شخص جس قدر چاہے (دل کھول کر) عطا کرتا اور پھر بحالی معاش کے لیے اہل [illegible] کو دشواریاں درپیش نہ ہوتیں۔

جب تک معاش کا عطا کرنے والا مقتدر نہ ہو اور اُس معاش کے اسناد کا وجود ثابت نہ ہو کسی معاش کا بحال کرنا یقیناً سرکار عالی نظام و سرکار انگریزی گوارا نہ فرمائے گی۔

اگر سرکار معطی کے اقتدارات پر نظر نہ رکھتی تو غالباً مہاراجہ چندو لال وراجہ رام بخش و نواب سراج الملک مرحوم کی معزولی کے زمانہ کے اسناد (جس کو سرکار منسوخ العمل تصور کرتی ہے) ان سب کو قابل تسلیم اور بحالی معاش کے لیے موثق تصور کرتی۔

قابل تعجب یہ امر ہے کہ بے بنیاد معاش یعنے بے سندی معاش کی بحالی کے لیے دفاتر سرکار میں متعدد گشتیات جاری ہو چکی ہیں۔ اور متقنین بھی انکے پیرو ہیں۔

آوارجہ۔ (ف) اسم مذکر۔ روزنامچہ۔ جمع وخرچ۔ دفتر کی کتاب۔ رجسٹر۔ بہی۔

آوارہ۔ (ف) دفتر حساب۔ آوارجہ معرب ہے۔

آوارجہ معرب ہے آوارہ سے۔ آوارجہ اس سرکاری کاغذ کا نام ہے جس میں روزانہ کے اسناد و احکام وغیرہ کا داخلہ رہتا ہے۔ اور اس کا تعلق نقدیات وغیرہ سے ہے بعض متقدمین نے آوارجہ سے مراد صرف عطایائے الانی کی جھڑتی (جو بطور جمع وخرچ مرتب ہوتی ہے) تصور کیے ہیں۔

آوارجہ کی بناء ۱۱۷۵ف سے ہے اور ۱۲۲۶ف تک آوارجہ مرتب ہوتا رہا۔ بجز دفتر دیوانی ومال کے کسی اور دفتر میں آوارجہ کا داخلہ نہیں رہتا ہے۔ قبضہ کی شہادت آوارجہ میں نہیں ہوسکتی۔ اس واسطے کہ آوارجہ میں قبضہ کا ذکر نہیں رہتا۔ اور نہ معاش خارج جمع کا داخلہ رہتا ہے۔

البتہ آوارجہ سے صرف اس قدر معلوم ہوسکتا ہے کہ معاش نقدی جس کے عوض میں دی گئی ہے اس کی مقدار اور معاشدار کے نام کی صراحت اور وہ معاش جس موضع وپرگنہ وسرکار میں وقف کردی گئی ہے۔ اس کی

بالتفصیل وضاحت رہتی ہے ونیز وجہ عطا اور جس سند سے معاش کی بحالی کا حکم ہوتا تھا اس سنہ کا ذکر ضرور درج آوارجہ کر دیا جاتا تھا اور یہ روزنامہ کے افراد سال میں یک جا کر کے اُس کا گوشوارہ مرتب کیا جاتا تھا جس میں مختلف مدات و رقومات و تعلقات وغیرہ درج ہوا کرتے تھے سابق میں جب گوشوارہ مرتب ہوتا تھا تو آوارجہ وغیرہ بالکل بیکار سمجھے جاتے تھے اسی وجہ سے ان پر کسی حاکم وقت کی دستخط نہیں ہوتی تھی۔ لیکن سرکار نے اُن اسناد کی تصدیق و تحقیق کا انتظام معقول نہیں رکھا جن کا تعلق آصفجاہ اول سے قبل ہے۔

عالمگیری اور قطب شاہی وغیرہ اسناد کے ماخذ سے واضح ہے کہ آوارجہ وغیرہ کا دفتر ان سے بھی قدیم ہے۔

آصفجاہ اول سے قبل کے اسناد کی تصدیق دکن میں کوئی محکمہ نہیں کرتا اور نہ کوئی ایسا خاص صیغہ سرکار عالی کی جانب سے مقرر ہے۔

ہمارا خیال ہے کہ اگر سرکار عالی جو اسناد بزمانہ قطب شاہی و بریدی و عالمگیری وغیرہ وغیرہ جاری ہوئی ہیں۔ اُن کی تصدیق و تحقیق کے لیے اگر بصرفۂ کثیر ایک محکمہ مقرر فرمادیں تو بہت انسب ہوگا اور یقین ہے کہ اس سے رعایا کی پریشانی بھی رفع ہوگی۔

**آوَتْ**۔ (د) اسم مذکر دکن کی اصطلاح میں انثی بیگہ کا ایک

آدھا کہلاتا ہے اور ایک بیل کی جوڑی سے جس قدر ہل چلائی جائے (جس کو فارسی میں بجاہہ ربانی کہتے ہیں) اس کو بھی آوت کہتے ہیں۔

(۱) آوت کے چار حصے مقرر ہوتے ہیں اور ہر حصے کو بکش کہتے ہیں۔ تین آٹھ بیگہ کا ہوتا ہے۔

(۲) آوت کے چھوٹے بیس حصے ہوتے ہیں اور ہر حصے کو پرتن کہتے ہیں اور پرتن دو بیگہ کا ہوتا ہے۔

اوتھم بیگار۔ (دکنی) ایک قوم دھیڑ کو اوتھم بیگار کہتے ہیں جو دیکھو دیپانڈیوں کا سامان وغیرہ لے جاتا ہے اس کو مہار کہتے ہیں۔

اوٹی۔ (دکنی) اس کو فارسی میں کیل پیمانہ۔ اور ہندی میں پائیلی کہتے ہیں۔ یہ ناپ دکن میں مختلف اوزان میں ہوتا ہے۔ کہیں چار سیر اور کہیں تین سیر کہیں ساڑھے تین سیر کی ایک پائیلی کہلاتی ہے۔

اوٹی گری۔ ہر مٹی اور بند کر پانی تقسیم کرنے والا۔ آبیاری کی خدمت کو انجام دینے والا۔ اس کو ملک کرنا ٹک میں امبی کار اور ملک تلنگ میں نیلڑی کہتے ہیں۔ اس خدمت کے انجام دینے والے کا کام یہ ہے کہ رعایا کی اراضیات میں بجانب سرکار پانی تقسیم کرے۔ ایسے خدمتیوں کو سرکار اور راجگان ہندستان سے انعام مقرر ہے۔

اولاد۔ (ع) اسم مونث۔ بال بچے۔ بیٹا بیٹی۔ آل وعیال۔ لڑکے

بالے نسل سیستان۔ منس نام ایک دیو کا جو مازندراں میں تھا۔

اولاد و احفاد کا تعلق ہر جاگیردار و انعام دار و یومیہ دار وغیرہ وغیرہ سے ہے خواہ اُن کا تعلق معاش خارج جمع سے ہو یا داخل جمع سے یا معاش مشروط الخدمت سے ہو یا غیر مشروط سے لیکن اسلام میں متبنی کا رسم موقوف ہے۔

پس بلحاظ واقعات بالا ہر معاش جاگیرات و انعامات موروثی کے لیے اسناد میں اولاد و احفاد کا ذکر ہونا مستلزم ہے۔ لفظ اولاد و احفاد کے متعلق ۱۲۷۵ھ مطابق ۱۸۵۹ء میں بربنائے استفسار گورنمنٹ بمبئی دفتر دارالانشاء رزیڈنسی حیدرآباد سے دارالانشاء دفتر ملکی میں یہ تحریک وصول ہوئی تھی کہ

...... قطعہ خط کہ گورنمنٹ بمبئی باستدراک ایں کہ درعطا کہ بقید بافرزنداں باشد یا بشرط مع اولاد و احفاد۔ آیا دراں ہر دو چیزے فرق وتفاوت است ونیز استشعار درکیفیت وراثت متذکرۂ ذیل خط مذکور ملفوف وبخدمت شریف مرسل است وبخامہ اخلاص شمامہ میدر آید کہ براہ اشفاق ازجواب مراتب مندرجۂ خط مذکور بہ مخلص آگہی گردد تابہ گورنمنٹ ممدوح مرقوم رود۔"

اس کے جواب میں عالیجناب نواب سرسالار جنگ بہادر

مرحوم (اولی) نے بترسیل کیفیت اہل دفتر سرکار عالی بجناب رزیڈنٹ صاحب بہادر کو جو جواب دارالانشاء دفتر ملکی سے ادا فرمایا ہے۔ اس کا ملخص درج ذیل ہے۔

شقہ شریف مع قطعہ خط گورنمنٹ بمبئی باستدراک اینکہ در عطاء پہ تعبد بافرزندان یا بشرط مع اولاد و احفاد آیا دراں باچیزے فرق و تفاوت است۔ و نیز استفسار در کیفیت وراثت متذکرہ ذیل خط وصول تو دو شمول نمود از اہل دفتر سرکار عالی کیفیت ہذا استفسار شدہ بود۔ کاغذیکہ در آں گذرانیدہ اند ملفوف ہذا است"

## کیفیت الفاظ اسناد عطائے سلطانی

| | |
|---|---|
| در سندے کہ لفظ با فرزنداں باشد و لیسل می کند۔ کہ تا قیام نسل حاصل کنندہ سند بر پسراں و نبیرہ ہا و پسران نبیرہ ہا بحال باشد۔ | در سندے کہ لفظ بافرزنداں مع اولاد و احفاد مندرج باشد ظاہر می شود کہ بر پسراں و نبیرہا نسل در نسل حاصل کنندہ سند بحال باشد اگر از اولاد حاصل کنندۂ سند کسی نہ باشد و معدوم گردد۔ و بہ اولاد دختر ہم حق برسد |

اُولاندکار۔ (دکن دیہاتی) اسم مذکر۔ اُس شخص کو کہتے ہیں جو ایک گاؤں میں سکونت پذیر ہے اور دوسرے گاؤں کی زمین کاشت کرتا ہے اس کو پائیکار اور خوش باش بھی کہتے ہیں یہ انعام دار نہیں ہوتا۔

اُونا۔ (ہ) اسم مذکر۔ اُس ملازم خاص کو کہتے ہیں کہ جو زنانی دروازے پر پہرہ دیتا ہے۔ زمانۂ قدیم میں محلات کے فرمائشات خریدنے کے لیے یہی شخص مقرر رہتا تھا۔

اُون باشی۔ (ت) اسم مذکر۔ بادشاہ تیمور نے اپنے خاص سولہ غلام پر ایک سردار مقرر کرکے اس کے عہدہ کا لقب اُون باشی رکھا تھا جس کا سنہ ۸۰۶ ہے۔

اون بیگی (ت) سردار کو کہتے ہیں۔

اہالی وموالی (ع) اسم مذکر (اہل وموالی کی جمع) مصاحبین۔ نوکر چاکر عملہ وفعلہ۔ اعیان وارکان۔ مالکان وصاحبان۔

اہلکار۔ (ف) اسم مذکر (اہل۔ کار) عامل۔ متصدی۔ کارندہ۔ عملہ۔ کچہری ودربار کے منشی۔

اہل مد۔ (ع) اسم مذکر۔ دفتر کا محافظ۔ صدر محرر عدالت۔ یا محکمہ کا ہیڈ کلرک۔

اَیاب۔ (ع) اسم مذکر۔ بازگشت۔

اَیالت۔ (ع) اسم مونث۔ سرداری۔

اَیّام۔ (ع) اسم مذکر۔ جمع یوم (۱) روز۔ دن (۲) زمانہ۔

آیان۔ (ف) اسم مذکر۔ آئندہ۔ آنے والا۔

اِیتام۔ (ع) جمع یتیم کی۔ وہ لڑکا جس کا باپ مرجائے یا ماں کے مرنے کے بعد اس لڑکے کو یتیم کہتے ہیں۔

ایلچی۔ (ت) اسم مذکر (صحیح یلچی) قاصد۔ نامہ بر۔ تابعدار۔ نوکر۔ ملازم۔ پیغامبر۔

اِیماء۔ (ع) اسم مذکر۔ اشارہ کرنا۔ اشارہ۔ اطلاع۔ (۱) رمز۔ کنایہ۔ سین (۲) منشاء۔ عندیہ۔ (۳) اس کا استعمال بجائے حکم بھی ہوتا ہے۔

ایمہ دار۔ (ف) اسم مذکر۔ (ائمہ۔ دار) امام جمع۔

اہل اسلام کے مذہبی امورات ضروری کے لیے جن کو معاشیں از قسم اراضی یا نقدی سرکار سے دی جاتی ہیں ان کو ایمہ دار کہتے ہیں اور جن ائمہ داروں سے کوئی رقم بعنوان حق سرکار وصول کی جاتی ہے اسکو مرتوڑ کہتے ہیں۔ معاش ائمہ داری بشرط ادائی خدمت ہے جبکہ سندیں اُس کے تفصیلی واقعات درج ہوں۔ ورنہ مشروط الخدمت تصور نہ کی جائیگی کیونکہ اگر سند میں یہ لکھا ہو کہ (بنام ایمہ دار فلاں بحال) تو اس کا تعلق ادائی خدمت سے متصور نہ ہوگا۔

آئین (ف) اسم مذکر۔ شرع۔ قانون۔ ضابطہ۔ دستور العمل۔ شاستر۔ طرز۔ روش۔ رسم۔ رواج۔ ریت۔ قاعدہ۔ دستور۔ طریق۔ طور۔ ڈھنگ۔ عمل۔ کام۔ فتویٰ۔ حکم۔ فرمان۔ ترتیب۔ درستی۔ آرائش (فقرہ) آئین ملک سے مراد وہ قانون ہے۔ جس کا تعلق اس ملک سے ہو۔ اس کے خلاف حاکم فیصلہ نہیں کرسکتا۔

ہم نے اس وقت بادشاہان سلف کے جاری کردہ آئین ذیل میں درج کیا ہے۔ (جو وزراء و خاص خاص عہدہ داروں سے متعلق ہیں) تاکہ معزز ناظرین کے معلومات میں اضافہ ہو اور بخیال بقار قوانین مملکت مروجہ شاہان سلف بطور یادگار آئین و قوانین ذیل میں درج کئے گئے ہیں:

آئین نمبر (۱)۔ عاملان و چودھریان و تعلقداران را درخلوت راہ نہ دہد۔ و مقرر کند کہ سر دیوان حاضر می شدہ باشد و زمرۂ رعایا وغربا کہ برائے عرضِ حال بیاید آن ہارا درخلاء و ملاء راہ داد بخود آشنا سازد تا در اظہار حاجت محتاج بتوسط نہ باشد۔

آئین نمبر (۲)۔ بعاملان قدغن[1] نماید کہ سر سال[2] و بہ وہ مزارع دار بتعداد قلبہ و کشت رقبہ وارسند اگر رعایا بحال باشد اہتمام کنند کہ ہر یک بقدر استطاعت در ازدیاد تخم ریزی کوشند و بہ

[1] قدغن کے اصطلاحی معنے تاکید۔ [2] سر سال یعنی ہر سال یا شروع سال

نسبت سال گزشتہ افزونی مزروعات بعمل آرند و از جنس ادنے
بہ جنس اعلیٰ مبدل نمودہ تا توانند زمین استالہ و والہ ہا بعمدہ موفور
بجا آرند در باب وے حسب استعداد رعایت لازم شناسند۔
آئین نمبر (۳) بہ امناء پرگنات تاکید نماید کہ ہر سال بموجودات
مزروعات دہ بدہ اسامی وار رسیدہ تمام جمع را از روئے
خبررسی بمقتضائے کفایت و خیرخواہی سرکار و رفاہیت رعایا
مشخص نمودہ ڈول[1] و جمع را بلا اہمال بدفتر دارالانشا ارسال
می نمودہ باشند۔
آئین نمبر (۴) آنکہ بعد تشخیص تمام جمع کہ مقرر شدہ باشد در
باب بہ کروریاں قدغن کند کہ تحصیل محصول ہر فصل ہر محال شروع
نمودہ باز خواست آں مطابق آں بعمل آرند و خود ہفتہ بہ ہفتہ
خبر گرفتہ تاکید نماید کہ بذمہ ادائی از قسط معین چیزے باقی
نگذارند و اگر احیاناً از قسط اول قلیلے داشتہ باشند بتاکید اکید
در قسط دوم بقید وصول آرند و در قسط سوم در مال تمام بے باقی نمائیہ

[1] ۔ دفاتر استادی میں ڈول ایک خاص کاغذ کا نام ہے جس میں حاشیہ
از قسم نقدی و اراضی کے وصول و باقی کا داخلہ بحوالۂ اسوار درج رہتا
ہے اس کو فرد ڈول و جمع و خرچ بھی کہتے ہیں۔

آئین نمبر (۵) - آنکہ باقی سنوات[۵۱] را اقساط مناسب بقدر طاقت وحالت رعایاء قرار داد بہ کروریاں تاکید بلیغ نمایند کہ موافق وعدہ بہ تحصیل در آرند - از سر انجام وصول آں خبریاب باشند کہ از غفلت ومساہلہ عمال در تعویق نیفتد۔

آئین نمبر (۶) - آنکہ ہر گاہ کہ خود برائے دریافت کیفیت پرگنات برآید وہر دہی کہ وارد شود صورت مزروعات وریع آں واستطاعت وقدر جمع بنظر در آرد واگر در تفریق جمع بر ہر واحد حساب بعمل آمدہ باشد مزارع را استمال ساختہ بحق رسانَد وگنجائش از تحت مبلغاں برآورد - سال حال وتفریق موجودات از روئے جزبی پرداختہ مفصل بنویسند تا حقیقت کاروانی امناء[۵۲] وحسن پرداخت آں وزارت پناہ ظاہر شود۔

آئین نمبر (۷) - آنکہ نانکار[۵۳] وانعام موافق معمول عمل سرکار خالصہ شریفہ بحال آنچہ از عاملان سرکار عالی متعالی افزودہ باشند وا رسیدہ کہ آں جماعت از ابتدائے تنخواہ جاگیر چہ قدر باقی

---

۵۱ - سنوات جمع سنہ بمعنی سال۔
۵۲ - جمع امین بمعنی امانت دار۔
۵۳ - نانکار بمعنی معافی - انعام۔

نگاشتہ و چہ مقدار بصیغہ کمی و آفت مجرا گرفتہ نظر بر بیب مراتب گزشتہ بازیافت نماید و آئندہ موقوف کہ ہرگاہ آنہا بہ گناشت را بحالت اصلی ظہور خواہند داو حقیقت بعرض ر الا خواہد رسید و در خود دولت خواہی بہ امر رعایت خواہد شد۔

آئین نمبر (۸)۔ آنکہ در فوطہ[1] خانہ مقرر نماید و فوطہ داران روپیہ سکہ مبارک عالمگیری بگیرند و بر تقدیر عدم وجود اہل جنس شاہ جہانی وجلیبی آنکہ رائج بازار نہ باشد ہرگز داخل فوطہ خانہ نکنند اگر بدانند کہ از بازار گردانیدن جنس ناقص در تحصیل تعویق می افتد وجملہ بادائی موافق حق وحساب از رعیت گرفتہ تبدیل آں را زود بہ عمل آرند۔

آئین نمبر (۹)۔ آنکہ خدانخواستہ اگر آفت سماوی یا ارضی در مجلس رو نماید بہ اسناد و عمال تاکید بلیغ کنند کہ موجودات مزروعات بہ استقرار واقعی کمال احتیاط و نگاہبانی نماید د مزارع دار و لدسیدہ جمع از روئے جزرسی و موافق ہست بود شخص سازند آفت سررشتہ کہ تفریق آں باعتبار چودھری و قانون گوئی و پٹواری باشد ہرگز در عمل نیارند۔ تا ریزہ رعیت بحق رسد و از

[1] فوطہ دار خزانہ دار کو کہتے ہیں۔

آسیب[1] و نقصان امن امان و متغلبان تغلب نتوانند کرد۔

آئین نمبر (۱۰)۔ درباب عدم ملبہ[2] و رفع اخراجات زائد المال و ابواب ممنوعہ کہ باعث تفرقۂ حال رعایا است۔ بہ امناء و عمال و چودھریاں و قانون گویاں تاکید بلیغ نمودہ مچلکات بگیرد کہ زیادتی ملبہ و اخذ ابواب ممنوعہ وغیرہ در درگاہ خلائق پناہ ہرگز بعمل نیاید۔ و خود ہمیشہ خبردار باشد و اگر احدے برآں اقدام نماید و از امتناع و تہدید باز نیاید حقیقت بحضور بنویسند تا از خدمت معزول شود بجائے دیگرے منصوب گردد۔

آئین نمبر (۱۱)۔ آنکہ برائے تحقیق برآمد[3] تمام بہ برآمد نویسی کہ از حضور بہ ایں منصوب شدہ باشد رجوع نماید و چوں آئین تحقیق برآمد خام اینست کہ برآمد نویس ہنگام ترجمہ کاغذ بہ ہندی بفارسی تحقیق باچھ[4] و بہری مال و اخراجات و رسومات اسامی وار رسیدہ بہمہ جمعیت از خانہ محسوب ساختہ مابقی بہ حرف

[1] آسیب یعنی دکھ۔ دھکا۔ خطرہ۔

[2] اخراجات متعلقہ زمینداری کو ملبہ کہتے ہیں۔

[3] چنددٹھی۔ جمعبندی۔ داخل و مخارج کی تفصیل لکھی جاتی ہے۔

[4] فصول مال۔ جمعبندی۔ پیندہ۔

امین و عامل و زمینداران وغیرہ نام بنام بنویسند تا ممکن باشد
کاغذ خام تمام دیہات پرگنہ فراہم آوردہ ترجمہ نماید۔ اگر بسبب
عدم وجود پٹواری یا وجہے دیگر کاغذ مواضع متعدد بدست نیاید۔
آں زماں خود از روئے برآمد دیہات کلیہ سرگرمی کردہ داخل
طومار کند۔ دیوان رامی باید کہ بعد طیار شدن طومار بسنجد۔ اگر
موافق دستور بقلم آمدہ باشد۔ وجہ تصرف عاملاں موافق و تصرف
چودھریاں وقانون گوئی و مقدم پٹواری آنچہ از رسوم مقرری گرفتہ
باشد بعرض باز خواست دارد۔

آئین نمبر ۱۲۔ از جماعت امناء کروریاں و فوطہ داراں ہر
کس کہ براستی و درستی و دولت خواہی تبقدیم خدمت قیام نماید
و موافق دستور ریحہ بقلم آید۔ ہم ورزیدہ مراسم نیکو خدمتے بجا
آرد او را استمال ساختہ بنویسند در کفایت اندیشی و دیانت داری
بہ نتیجہ بہرہ مند خواہد شد۔ و اگر خلاف آں عمل نماید حقیقت او را
بحضور بہ نگارد کہ از خدمت معزول و از نوکری برطرف شدہ
سزائے کردار ناہنجار در کنار خویش بیند تا دیگراں عبرت پذیرند۔

آئین نمبر (۱۳)۔ آنکہ گرداوری سررشتہ کاغذ بتاکید تمام بوقت
ہنگام نماید و در محلے کہ خود اقامت داشتہ باشد روزنامچہ تحصیل مال

وسائر نرخنامہ روز بروز واز یہ گنات وگیر روز نامچہ تحصیل وموجودات

خزانہ پانزدہ روپیہ وار ستہ[1] تحویل فوطہ داران[2] وجمع واصل باقی ماہ

بماہ وطومار جمع ومجمل وجمع خرچ وجمعبندی تحویل فوطہ دار بفصل از زر عاملان

بقید مفصل درآوردن را ملاحظہ نمودہ انچہ زوائد از حساب متصرف

شدہ باشد بمعرض باز خواست آوردہ بدفترخانہ والا ارسال دارند

کاغذ خریف تا ربیع وکاغذ ربیع تا خریف موقوف نگذارند۔

آئین نمبر (۱۴)۔ امین وعامل وفوطہ دار کہ از خدمت معزول

شود کاغذ آنہا تاکید تمام گرفتہ برحساب زوائد الابواب ممنوعہ

باقی از روشنہ بدر نویسی[3] کہ موافق قاعدہ دیوانی عوض باز خواست

آوردہ کاغذ را بسر رشتہ دخل ابواب بدر نویسی عامل معزول کچہری

والا بفرستد کہ از محاسبہ فراغ ذمہ حاصل نماید۔

آئین نمبر (۱۵)۔ آنکہ نسخہ دیوانی را مطابق قاعدہ معہودہ فصل بہ

فصل مرتب بمہر معتمدان وتصدیق خود بدفترخانہ والا ارسال

میداشتہ باشد

دکن میں مہاراجہ چندولال بہادر دیوان دکن نے بتاریخ ۲ صفر ۱۲۳۸ھ

---

[1] اسنادی دفاتر میں اس خاص کاغذ کا نام ہے جس میں روزانہ کے جمع وخرچ کا حساب درج کیا جاتا ہے۔ [2] فوطہ دار [3] بقایا نویسی کے عہدہ

دیسکھاں و دیسپانڈیاں و تعلقداران و رعایاء وغیرہ علاقہ ممالک محروسہ سرکار عالی کے نام جو آئین و قوانین بغرض آبادی رعایا و انتظام مملکت و مالگزاری وغیرہ وغیرہ مرتب و جاری کیے تھے۔ اُن کا مضمون بجنسہٖ ہدیۂ ناظرین کیا جاتا ہے۔ جس سے مہاراجہ بہادر کی بیدار مغزی و منتظمی کا پتہ بخوبی چلسکتا ہے۔

آئین مہاراجہ چندو لال بہادر مشتمل بر ۱۴ دفعات

دفعہ (۱)۔ چوں تشخیص دیہہ بدیہی برائے آبادی ملک منظور بود حالا تمام و کمال باتصرام رسیدہ و ہر رقم برائے ہر دیہہ کہ مقرر شدہ است زیادہ ازاں ہیچ جبہ[1] گرفتہ نشود اگر چیزے بمضاعف زیادہ از تشخیص حاصل شود تا ایام قول حق السعی[2] رعایاء بہ تصرف رعایا خواہد آمد و سرکار نخواہد گرفت۔

دفعہ (۲) بہ دیسکھاں و ڈیسپانڈیاں و پٹیلاں و پٹواریاں معلوم می شود کہ حکم سرکار چنان است کہ احدی زیادہ از تشخیص نگیرد کسے زیادہ از قول خواہد گرفت تقصیر اوست و چناں تعیین دانند کہ برائے زیادہ حکم از سرکار نیست لیکن ایں حرکت از نوکر بیدار ند۔

---

[1] زیادہ۔

[2] محنت کا پیسہ۔ بن سرکار۔ محاصل۔ لگان۔ محنتانہ۔ اجرت۔ مزدوری۔

دفعہ (۳) ۔ دیسکھاں و دیسپانڈیاں و پٹیلاں و پٹواریاں بدانند که اگر رعایا و رابطرفے یا بموضعے یا به زراعتے اذیت نشود و یا از دست کسے اذیت رسانند و یا مدد دیگرے کرده ایذا دہند و ایں معنی بعد دریافت تحقیق گردد بہمہ وجوه تقصیر ایشان است و یقین دانند که وطن میراث و سیری و حق رسوم وغیره آنچه باشد در سرکار ضبط خواهد شد در رعایا را اعلام آنکه اگر از دیسکھاں و دیسپانڈیاں و پٹیلاں و پٹواریاں هر کس که باشد و اذیت و تکلیف رسد فی الفور [illegible] حاضر شده فریاد نماید و هر قدر که قول از سرکار شده [illegible] داخل سرکار سازند و اگر در رسانیدن عوض بموجب قول [illegible] یا فراری خواهد شد مواخذه آں خواهد شد [illegible] بطوریکه خواهد بود گرفته خواهد شد۔

دفعہ (۴) ۔ دیسکھاں و دیسپانڈیاں بدانند که لازمه ایشان آنست که از منسوق رعایا ہشیار و خبرگیران باشند و هر رقمے که از هر موضع وصول شود و نزد تعلقه دار رسد حساب آں به تفصیل در دفتر خود باید نوشت و زمیندار را لازم آنست که هر قصه و فساد مقدمه وطن داری یا سرحد یا حقوق میراث در پرگنه یا در اطراف یا در بیتیه جات

---

سلہ۔ زمانہ سابق میں کسی تعلقہ کا ایک طرف کہلاتا تھا۔ سلہ لازمہ ایشاں یعنی اُن کا فریضہ ہے کہ۔ یا اُن کو چاہیے کہ۔ یا اُن پر لازم ہے کہ۔

در پٹی ہائے خود[1] روبکار[2] شود آنچہ حق واجبی باشد در سرکار اظہار
نمایند تا اہل سرکار دریافت نمودہ حق بحقدار خواہد رسانید و از دیہات
اطراف خود ہمیشہ ہشیار بود. برائے خاطر جمعی و پرورش رعایا و ہر
قدر سعی باشد بعمل آرد و ٹیل موافق قول سرکار از رعایانہ گیرد. اگر
چیزے از قول سرکار ایزاد گرفتہ باشد واپس دہد بموجب قول سرکار
بعمل آرد و نیز زمیندار بداند کہ آنچہ مطالب در عہدہ نوشتہ شدہ ہمیں
عہدہ ایشان است در عہدۂ خود ساعی و سرگرم باشد و بسبب ہمیں
عہدہ حق رسوم زمینداری بایشاں می رسد و اگر در عہدۂ خود چیزے
فروگذاشت سازد و یا از کدام موضع چیزے زیادہ از حق رسوم خود
گیرد عہدۂ زمینداری موقوف خواہد شد و حق رسوم ضبط خواہد گردید۔
دفعہ (۵)۔ مقدمان و پٹواریان و کلکرنیاں و کرنمان معلوم شود
کہ رعایا ہر یک موضع ہر قدر مبلغ در رسوم و یا در عوض تحصیل بموجب
اقساط بزمیندار رساند۔ یا در سرکار دہد رسید آں می گرفتہ باشد و در
گرفتن رسید ہیچ تأمل نسازد و اگر زمیندار برائے گرفتن مبلغ زبردستی
کند بلا تأمل در سرکار استغاثہ نماید و مقدمان و پٹواریاں و غیرہ نیز

۱۔ خود یعنی اپنے علاقہ میں۔

۲۔ روبکار یعنی انتظام۔ نگرانی۔ حفاظت۔ تنقیح۔ بندوبست۔

لازم است کہ ہر قدر کہ ایشاں از زمیندار بموجب اقساط بروقت سالتمام تفصیل وار برعایا نیز می دارہ باشند و نیز مقدمان و پٹواریاں وغیرہ بدانند کہ جملہ رقم بروئے ہر موضعے کہ از سرکار مقرر یافتہ است آں رقم را دریافتہ[1] برعایائے موضع فہمانیدہ دہند و قتیکہ زمیندار کہ حساب کشتکار اسامی وار از ایشاں طلب کند باید کہ حساب اسامی وار بلا تامل و بلا خس پوشی[2] بدستخط گواہی زمیندار در سرکا داخل نماید۔

**دفعہ (۶)**۔ درباب سکونت رعایا تجویز این است کہ رعایائے میراث دار درسابق بسبب بدقولی یا اذیت رسانی موضع و میراث خود گذاشتہ بموضع دیگر رفتہ است۔ اگر باز بموضع خود آمدہ سکونت در زد میراث او بحال خواہند ماند۔ لیکن باز میراث خود گذاشتہ بموضع دیگر نرود در رعایائے بے میراث کہ سابق موضع بموضع می ماند حالا برائے او این طور مقرر یافتہ کہ رعایائے بے میراث در موضع کہ بوقت شدن قول مینا ندداران موضع خواہد بود و در موضع دیگر نرود۔

---

[1] دریافتہ یعنی دریافت کر کے۔

[2] خس پوشی یعنی بلا عذر و حیلہ۔

دفعہ (۷) ۔ زمیندار و پٹیل بدانند آنچہ کہ قسط بندی مقرر یافتہ است بموجب آں در سرکار دادنی خواہد شد و وقتیکہ سال تمام شود ہمہ حساب صاف و طیار کردہ بقایا در ہیچ یک موضع[1] نماند۔

دفعہ (۸) ۔ تعلقدار را لازم است کہ پیوستہ در تعلقہ خود گشت نماید و دریافت احوال رعایا سازد و چوں از زمینداراں و دیسمکھاں و دیسپانڈیاں و پٹیلاں وغیرہ کہ ایں ہمہ زیر دست[2] تعلقدار اند اگر چیزے حرکت بیجا و قصور ازیں ہا بہ ظہور رسد پرسش آں از تعلقدار است و تعلقدار از عہدۂ آں جواب خواہد داد۔ و نیز باید کہ در ہر موضع علاقہ خود رفتہ حساب اسامی وار طیار کنانیدہ دریافت سازد کہ رقم بموجب قول تحصیل شدہ یا نہ و اگر از تشخیص زیادہ حاصل است فی الفور در سرکار اطلاع نماید و نیز لازم آنست کہ ہر کس کہ برائے انفصال مقدمہ خود فریاد نماید اول کیفیت آں را بخوبی دریافتم بعد ازاں ہر چہ بواجبی و انصاف باشد انفصال نماید و نیز ہر گاہ کہ در مواضعات خود بردو ۔ از پٹیلاں و دیسمکھاں

[1] در ہیچ یک موضع سے مراد کسی موضع میں۔

[2] زیر دست بمعنی ماتحت۔

و رعایا، وغیرہ سیوائے نذر دستی[1] پیشر سے لیارہ ضیافت و یا بطریق نذرانہ[2] اراده گرفتن نہ کنند۔ اگر خواہد گرفت از سرکار سزا خواہد یافت ونیز باید کہ حفاظت و احتیاط دزداں بخوبی نماید و دزداں یا خونیاں کہ گرفتار شوند اول آنہارا پا بزنجیر کردن نگاہدارد و در سرکار اطلاع سازد و احکام طلبد واگر کسے تعلقدار دزد و یا خونی را بسبب طمع بے حکم سرکار مخلصے[3] خواہد داد گنہگار سرکار خواہد شد و نیز تعلقدار ہرگز بیکار نہ گیرد و برائے گرفتن دیگراں نیز تقیید وارد۔

**دفعہ (۹)** بہ جمیع مردماں معلوم شود کہ اگر احدے از پٹیلاں و پٹواریاں و دیسکھاں وغیرہ حصہ وطن پٹیلگی و یا پٹوارگری و یا دیسکھی را ارادہ فروخت نماید بے حکم سرکار عالی فروخت نخواہد شد اگر در سرکار موصوف اطلاع نمودہ و کاغذ مہری سرکار طیار کنانیدہ وطن خود فروخت نماید البتہ فروخت خواہد شد۔

---

[1] نذر دستی۔ محاورہ۔ اس کا قدیم سے یہ طریقہ آرہا ہے کہ دستی (یعنی پاک) میں دو روپیہ، چار روپیہ، پانچ روپیہ حسب حوصلہ رکھکر اپنے ہاتھوں سے بہت ہی ادب کیساتھ ہر ایک شخص گذرانتا ہے مگر خاص عہدہ داروں کی نذریں مقررہ ہیں جس میں نہ کمی کیجاتی اور نہ زیادتی۔ [2] نذرانہ وہ جو کسی معاملہ کے ضمن میں معقول رقم حاصل کرے۔ [3] مخلصے خواہد داد یعنی رہائی کر دیا جائیگا و یا چھوڑ دیا جائے۔

اگر بے اطلاع سرکار احدے وطن خود فروخت کند کنہگار سرکار خواہد شد

دفعہ (۱۰)۔ جمیع مرداں بدانند کہ اگر احدے از وطنداراں طفل و یا دختر کسے برائے پرورش گیرد و یا برحق وطن خود کسے را قائم سازد در سرکار موصوف اطلاع نماید و بعد حکم سرکار بعمل آرد اگر بے اطلاع سرکار احدے براں عمل خواہد کرد قابل سزا و گنہگار سرکار است۔

دفعہ (۱۱)۔ برائے فروخت نمودن پسر خود و یا دختر خود از سرکار ممانعت شدہ کہ کسے فرزند خود را فروخت نہ نماید اگر فروخت خواہد کرد بعد دریافت در سرکار ظاہر خواہد گردید اول فروخت کنندہ بسزا خواہد رسید و بعد ازاں فرزند او از نزد کسیکہ خرید کردہ است مسترد خواہد شد و مبلغ خریدی بدست خریدار نخواہد رسید

دفعہ (۱۲)۔ بہ جمیع تعلقداراں و دیسمکھاں و دیسپانڈیاں و نیواران و پٹیلاں و پٹواریاں وغیرہ معلوم شود کہ ہمہ در تعلقات و مواضعات خود برائے دزدی ممانعت و تعلیقہ[1] قرار واقعی نمایند و ہر یک علاقہ دار و وطندار در علاقہ و وطن خود احتیاط و

---

[1] تعلیقہ قرار واقعی یعنے حسب ضابطہ تاکید کی جائے۔

خبرداری دزداں بخوبی دارند۔ وسیکھاں و دیسپانڈیاں از مواضعات متعلقہ خود ہا در سرکار جواب خواہند گفت و ہنوران نیز از علاقہ خود جواب خواہند داد۔ و پٹیلاں و پٹواریاں نیز از مواضعات متعلقہ خود ہا از عہدۂ آں جواب خواہند داد۔ اگر برراستہ سرحد دزدے شود و آں سرحد بموضع کسیکہ تعلق خواہد داشت جواب آں نیز ہماں کس خواہد گرفت و اگر دزداں دزدی نمودہ بموضع دیگر روند و سراغ[1] تا آں موضع ہم رسد و پیشتر سراغ یافتہ نشود ہماں موضع والہ[2] از عہدہ دزداں جواب خواہد داد۔ چوں سراغ دزداں بموضع کہ اثبات رسد و عیوض دزدی آنقدر زیاد بود کہ اہل موضع طاقت رسانیدن آں ندارند دریں صورت حق رسوم در وطن پٹیل و پٹواری وغیرہ تا ادائی عیوض دزدی در سرکار ضبط خواہد بود و نیز بمقدمۂ خون ہمیں تجویز یافتہ کہ در صدر بمقدمہ دزدی نگارش یافت یعنی سراغ قاتل در موضع کہ معلوم شود پیشتر ازاں معلوم نہ گردد۔ ہماں اہل موضع از عہدۂ آں جواب خواہند گفت اگر جواب آں ندہند گنہگاری[3] در سرکار بدہند۔

[1] سراغ بمعنی پتہ۔ [2] موضع والہ یعنی صاحب موضع یا پٹیل و پٹواری وغیرہ مراد ہے۔ [3] گنہگاری در سرکار بدہند یعنی جرمانہ داخل سرکار کرے۔

و نیز زمیندار و پٹیل و پٹواری آں موضع منجملہ عوض وطن خود ہا
گتہ گاری مقدمہ خون داخل سرکار سازند ورنہ ستم گنہگار کہ در
سرکار خواہند گرفت علی قدر موضع خواہد بود۔
دفعہ ۱۳ مال دزدی کسیکہ خرید کند وجہ دریافت اطلاع
آں مال نزد آں کس بہم رسد مال از آں کس گرفتہ بمالک مال
خواہند شد و کسانیکہ دزد را اخفا کنند و مال دزدی خرید سازند
آنہا بمنزلہ دزد سزا خواہند یافت۔
دفعہ ۱۴ پیشتر بمقدمہ موقوفی بیگار حکم سرکار عالی شدہ است
برایں ہم باز برائے اطلاع جمیع علاقہ داراں از سرکار موصوف
اطلاع کردہ می شود کہ احدے از مسافراں و سپاہیاں و ملازماں
وغیرہ کہ ادھر تعلقات سرکار موصوف آمد و شد می دارند برائے
گرفتن بیگار ہرگز ارادہ نسازد و زبردستی نہ کند کہ از سرکار
ممانعت مطلق است و اگر مزدوری دہد و مزدور رضامند شود مضائقہ
نیست و اگر رضامند نشود زبردستی نہ کند و اگر زبردستی کند فی الفور
در سرکار اطلاع نمایند و نیز اگر کسی از صاحبان علاقہ سرکار کمپنی
انگریز یا از ملازمان صاحب برائے گرفتن بیگار ارادہ نماید و
زبردستی کنند تعلقدار را لازم کہ اطلاع زیادتی ایشاں در سرکار سازد۔

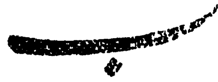
آئندہ ہم انشاء اللہ تعالیٰ ہر ایک لفظ کے تحت مثلاً قانون۔ دستور العمل۔ ضابطہ۔ وغیرہ وغیرہ میں بالتفصیل واقعات بیان کریں گے اس وقت ہم جملہ مضامین قانونی کو تحت لفظ آئین لکھنا مناسب نہیں سمجھتے۔

آئین بندی۔ (ف) اسم مونث۔ قانون یا دستور العمل یک جا کرکے مرتب کرنا۔ سلسلہ سے قانون جمع کرنا۔ قانونچہ۔

آئین دیوانی۔ اسم مذکر۔ ملکی قانون یا شرع۔

آئین فوجداری۔ اسم مذکر۔ فوجی قوانین۔ جنگی قوانین۔

آئین مال۔ اسم مذکر۔ قواعد مالگزاری۔ رسوم۔ محاصل۔ مداخل۔ قوانین خراج۔



ب۔ (ع) اسم مؤنث۔ (۱) عربی۔ اردو۔ الف۔ بے۔ تے کا دوسرا اور ہندی حروف صحیح کا تئیسواں اور شفہی کا تیسرا حرف سے جسے بائے ابجد۔ بائے موحدہ۔ بائے تازی اور ہندی میں ب کہتے ہیں۔ اہل عرب اس کا تلفظ الف کے ساتھ ادا کرتے ہیں۔

(۲) حساب جمل میں اس کے دو عدد فرض کیے گئے ہیں۔

(۳) یہ حرف اردو میں فارسی اور عربی کے الفاظ کے ساتھ کبھی معیت کبھی قسم۔ کبھی صلہ۔ واتصال۔ کبھی صاحب اور والا کے معنوں میں بالفتح آتا ہے۔ لیکن جہاں والا کے معنے دیتا ہے وہاں الف کے ساتھ لکھتے ہیں چنانچہ حسب ذیل مثالوں سے ثابت ہے۔

بخدا۔ واللہ باللہ۔ رنگ برنگ۔ دم بدم۔ بدل و جان (عوام نے ہندی الفاظ کے درمیان بھی اس ب کو برتا ہے جیسے گھر بہ گھر۔ ہاتھ بہ ہاتھ۔ وغیرہ وغیرہ) با ایمان۔ باوفا۔ باتمیز۔ یعنے صاحب تمیز۔ وفادار۔ ایمان دار۔

با۔ (ف) حرف ربط۔ ساتھ۔ ہمراہ۔ مع۔ باوجود اور باوصف وغیرہ۔ سامنے۔ طرف وغیرہ۔ باز کا مخفف۔ جو شکاری ہے۔

باچھ۔ ہ۔ اسم مؤنث۔ پٹی۔ چندہ۔ بہری۔ جمعبندی۔

باضابطہ۔ (ف۔ ع) تابع فعل۔ حسب دستور۔ حسب قاعدہ۔ حسب معمول۔ بموجب قانون مروجہ۔

باقاعدہ۔ (ف۔ ع) تابع فعل۔ باترتیب۔ ترتیب وار۔ حسب دستور باقرینہ۔ باموقع۔ تعلیم یافتہ بطرز جدید کا نام فوج باقاعدہ۔

باب۔ (ع) اسم مذکر۔ (۱) دروازہ۔ در۔ آر۔ (۲) مقدمہ۔ معاملہ۔ (۳) کتاب کا حصہ۔ فصل عنوان۔ (۴) دفعہ اڑھیا۔ حد (۵) نوع قسم (۶) بابتہ حساب۔ مدسے۔ (۷) مقصد۔ مطلب۔ غرض۔ مدعا۔ منشاء۔ مراد۔ (۸) مضمون۔ بحث۔ تذکرہ۔ (۹) دربار۔ درگاہ۔ جیسے باب عالی۔

بابت۔ (ع) اسم مونث۔ (۱) حساب۔ مدسے (۲) لیے۔ واسطے۔ (۳) مقدمہ۔ معاملہ۔ (۴) کا ان سبب (۵) نسبت۔

بابڑ (ہ) اسم مونث۔ ایک قسم کی گھانس ہے۔

بابر۔ (ہ) اسم مذکر۔ خاندان مغلیہ کے ایک بادشاہ کا نام جو جلال الدین اکبر شاہ دہلی کا دادا تھا۔

بابک۔ (ف) آئین۔ دستور۔ قاعدہ۔ معمول۔ قرینہ۔ نام ایک بادشاہ کا۔

باج۔ (ف) اسم مذکر۔ خراج۔ نقل ہندی۔ زمین کا محصول جو بادشاہ کو دیا جاتا ہے۔ کر۔ زر مالگزاری۔ لگان۔ جھبندی کا روپیہ۔ باچھ۔

باج دار۔ (ف) اسم مذکر۔ محصول دینے والا نوکر۔

باج گزار۔ (ف) اسم مذکر۔ خراج ادا کرنے والا۔ رعیت۔ مطیع۔ محکوم۔ فرماں بردار۔

باج گیر۔ (ف) اسم مذکر۔ خراج لینے والا۔ محصول لینے والا۔ ٹیکس حاصل کرنے والا۔ وہ بادشاہ جس کو حاکم ماتحت و روساء وغیرہ مطیع ہو کر سالانہ نذرانہ داخل کریں۔

باجی۔ (ف) اسم مذکر۔ خراج دینے والا۔

باچھ۔ ہ۔ اسم مونث۔ (۱) پٹی۔ چندہ۔ بہری۔ جھبندی۔

باحور (ع) اسم مذکر۔ موسم گرما میں سخت گرمی کے دن۔ اور یہ ایام انیسویں تموز سے چھبیس دن تک آٹھ روز مقرر ہیں۔ اگر یہ آٹھ روز شدت کی گرمی سے گزر جائیں تو غلہ کے ارزانی کی علامت سمجھنا چاہیئے اگر یہی آٹھ دن نہایت سردی سے گذر جائیں تو غلہ کے گرانی کی علامت ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ یہ آٹھ دن حاکم ہیں۔ آٹھ ماہ کے احوال پر

---

سلے۔ نذرانہ شاہی جو حاکم ماتحت دے۔

**باد**۔ (ف) اسم مذکر۔ (۱) جھگڑا۔ جھیجھ۔ گروہ۔ (۲) دستوری۔ کمیشن۔ (۳) خراج دینے کے وقت جس قدر معاف کیا جاتا ہے اُس کو بھی باد کہتے ہیں۔ (۴) مقدمہ نالش۔

**بادشاہ**۔ اسم مذکر۔ صحیح (پادشاہ) مالک۔ تخت۔ شاہ۔ مالک ملک راجہ۔ (۲) مالک۔ حاکم۔ مختار۔ (۳) سردار۔ کامل۔ (۴) آزاد۔ خود مختار۔

بادشاہ تیمور نے حسب ذیل بادشاہوں کو لقب عطا فرمایا تھا۔

(۱) بادشاہ ہندوستان کا لقب دارا۔ (۲) بادشاہ روم کو قیصر۔ (۳) بادشاہ چین اور مہاچین و ختا کو فغفور (۴) بادشاہ ترکستان کو خاقان۔ (۵) بادشاہِ ایران کو شہنشاہ۔

اس وقت ہم ان بادشاہوں کا ذکر ذیل میں درج کرتے ہیں جنھوں نے ہندوستان میں حکومت کی ہیں اور جن کے اسناد متعلقہ معاش و جاگیر و انعام ویومیہ وغیرہ ہندوستان میں موجود ہیں۔

(۱) ظہیر الدین بادشاہ بابر (فردوس مکانی) نے اٹھائیس سال ہندوستان اور متفرق ملکوں میں سلطنت کرکے ۹۳۷ھ میں انتقال کیا۔

(۲) نصیر الدین محمد ہمایوں ابن ظہیر الدین بابر (جنت آشیانی) ۴ر جمادی الثانی ۹۳۷ھ کو سریرآرائے ہند ہوا اور پچیس سال ۱۰ ماہ ۵ یوم سلطنت کرکے بتاریخ ۱۵ ربیع الاول شریف ۹۶۳ھ رحلت کی۔

(۳) جلال الدین محمد اکبر بن ہمایوں (عرش آشیانی) بتاریخ ۲ ربیع الثانی شریف سنہ ۹۶۳ھ تخت نشین ہو، اور ۵۱ سال ۲ ماہ دو یوم حکومت کر کے بتاریخ ۱۳ جمادی الثانی سنہ ۱۰۱۴ھ کو انتقال فرمایا۔

(۴) محمد سلیم نورالدین محمد جہانگیر بن جلال الدین اکبر بادشاہ (جنت مکانی) بتاریخ ۱۴ جمادی الثانی سنہ ۱۰۱۴ھ کو تخت نشین ہوا اور ۲۲ سال ۱۱ ماہ ۲۳ دن کے بعد بتاریخ ۲۷ صفر المظفر سنہ ۱۰۳۷ھ انتقال کیا۔

(۵) ابو المظفر شہاب الدین محمد شاہ جہاں بن نورالدین جہانگیر بادشاہ (فردوس آشیانی) نے بتاریخ ۸ جمادی الثانی سنہ ۱۰۳۷ھ زمام حکومت ہاتھ میں لی اور ۳۱ سال ۴ ماہ ۲۲ یوم سنہ ۱۰۶۸ھ کے بعد حکومت سے سبکدوش ہو کر بتاریخ ۲۶ رجب المرجب سنہ ۱۰۷۶ھ بحالت قید رحلت فرمائی۔

(۶) ابو المظفر محی الدین اورنگ زیب عالمگیر بن شاہجہان (خلد آرام گاہ) نے بتاریخ یکم ذی قعدہ سنہ ۱۰۶۸ھ قابض تخت پدر رہا اور ۵۰ سال ۲۷ یوم تک ہندوستان پر حکومت کی بعد ازیں بتاریخ ۲۸ ذیقعدہ سنہ ۱۱۱۸ھ منتقل بہ دار البقا ہوا۔

(۷) محمد اعظم شاہ بن اورنگ زیب عالمگیر بتاریخ ۲۸ ذیقعدہ سنہ ۱۱۱۸ھ تخت حکومت دکن پر بیٹھا اور ایک سال ۲۰ روز کے بعد جنگ میں زخمی ہو کر سنہ ۱۱۱۹ھ میں انتقال کیا۔

(۸) محمد معظم شاہ عالم بہادر شاہ بن عالمگیر اورنگ زیب۔ بتاریخ سلخ محرم ۱۱۱۹ھ تخت حکومت پر بیٹھا اور ۵ سال ایک ماہ کے بعد بتاریخ ۱۸ محرم الحرام ۱۱۲۴ھ انتقال کیا۔

(۹) معز الدین جہاندار شاہ بن بہادر شاہ بتاریخ [illegible] محرم الحرام ۱۱۲۴ھ تخت نشین ہوا اور دس ماہ [illegible] یوم کے بعد بتاریخ[1] ۲۲ ذی قعدہ ۱۱۲۴ھ انتقال کیا

(۱۰) جلال الدین محمد فرخ سیر بن عظیم الشان بن بہادر شاہ بتاریخ ۲۳ ذی قعدہ ۱۱۲۴ھ تخت نشین ہوا اور ۶ سال ۳ ماہ ۱۱ یوم حکومت کرکے بتاریخ ۹ ربیع الاول شریف ۱۱۳۱ھ رحلت کی۔

(۱۱) رفیع الدرجات محمد ابو البرکات بن شاہ زادہ رفیع الشان بن بہادر شاہ بتاریخ ۹ ربیع الثانی شریف ۱۱۳۱ھ تخت نشین ہوا اور ۳ ماہ گیارہ یوم بعد بتاریخ ۲۰ رجب المرجب ۱۱۳۱ھ انتقال کیا۔

(۱۲) شمس الدین رفیع الدولہ بن رفیع الشان بن بہادر شاہ بادشاہ نے بتاریخ ۲۰ رجب المرجب ۱۱۳۱ھ جانشین ہوا اور ۳ ماہ ۲۸ یوم کے بعد بتاریخ ۱۰ ذی قعدہ ۱۱۳۱ھ انتقال کیا۔

(۱۳) ابوالفتح روشن اختر شاہ شاہزادہ خجستہ اختر بن محمد معظم شاہ

---

[1] بعض مورخین نے تاریخ انتقال ۱۰ محرم الحرام ۱۱۲۵ھ بتلایا ہے۔

؛ فردوس آرام گاہ) نے ۱۵ر ذیقعدہ سنہ ۱۱۳۱ھ کو دہلی پر حکمراں ہوا اور ۲۹
سال ۵ ماہ ۸ یوم کے بعد بتاریخ ۲۳ر ربیع الثانی شریف سنہ ۱۱۶۱ھ انتقال کیا

(۱۴) مجاہد الدین ابو نصر احمد شاہ۔ ابن محمد شاہ بادشاہ (خلد آرامگاہ)
بتاریخ ۲۷ر ربیع الثانی شریف سنہ ۱۱۶۱ھ تخت سلطنت پر بیٹھا اور ۶ سال، ۱
۲۸ یوم کے بعد بتاریخ ۱۰ر شعبان المعظم سنہ ۱۱۶۷ھ انتقال کیا۔

(۱۵) عالمگیر ثانی بن معز الدین جہاندار شاہ بادشاہ (عرش منزل)
بتاریخ ۱۰ر شعبان المعظم سنہ ۱۱۶۷ھ دہلی میں تخت نشین ہوا اور ۲ سال، ۱ ماہ
۲۸ یوم تک حکومت کی۔ اس کے بعد بتاریخ ۱۰ر ربیع الثانی شریف سنہ ۱۱۷۲ھ
انتقال کیا۔

(۱۶) محی الملۃ شاہ جہاں ثانی بن محی السنۃ بن مرزا کام بخش
سنہ ۱۱۷۲ھ میں حکمراں رہا۔ ۱۱ ماہ ایک یوم کے بعد سنہ ۱۱۷۳ھ میں علحدہ کیا گیا۔

(۱۷) عالی گوہر محمد شاہ عالم بادشاہ۔ بن عزیز الدین عالمگیر ثانی (فردوس
منزل) نے بتاریخ ۲۰ر جمادی الاول سنہ ۱۱۷۳ھ دہلی پر حکمرانی شروع کی اور
۴۸ سال ۴ ماہ ۲ روز کے بعد بتاریخ ۷ر رمضان المبارک سنہ ۱۲۲۱ھ ہجری
انتقال کیا۔

(۱۸) بیدار شاہ[1] بن احمد شاہ دہلی میں بہ سال ۱۲۰۲ھ تخت پر بیٹھا

[1] بیدار شاہ وہ ہے جس کو غلام قادر نے شاہ عالم کو اندھا کرنے کے بعد تخت پر بٹھایا تھا اور اسکو شاہ عالم نے [illegible]

اور دو ماہ ۲۵ یوم کے بعد ۱۲۲۱ھ (میں) انتقال کیا۔

(۱۹) ابو النصر معین الدین محمد اکبر شاہ ثانی شاہ عالم بادشاہ (عرش آرامگاہ)

تخت دہلی پر بتاریخ ۷ رمضان ۱۲۲۱ھ بیٹھا اور ۳۲ سال ۹ ماہ ۲۱ یوم

کے بعد ۲۸ جمادی الثانی ۱۲۵۳ھ کو انتقال کیا۔

(۲۰) ابو المظفر سراج الدین محمد بہادر شاہ بن اکبر شاہ ثانی بتاریخ

۲۸ جمادی الثانی ۱۲۵۳ھ تخت نشین ہوا اور ۱۲۷۴ھ میں معزول اور خارج

کیا گیا اور ۱۲۷۹ھ میں بمقام رنگون اس کا انتقال ہوا۔

اب ہم دکن کے اُن مسلمان خود مختار بادشاہوں کا ذکر بھی درج کرتے ہیں

جن کی ابتداء بہمنیہ سے ہے۔

بادشاہ علاء الدین حسن گانگو بہمنی۔ اس کا اصلی نام حسن تھا

ناصر الدین نے اس کو خطاب (ظفر خاں) سرفراز فرمایا اور گلبرگہ شریف کے

قریب ایک جاگیر عطا فرمائی۔ ایک زمانہ بعد ناصر الدین نے بوجہ پیرانہ سالی

حکومت سلطنت سے سبکدوش ہو کر حسن (المخاطب بہ ظفر خاں المعروف

علاء الدین حسن گانگو بہمنی) کو ۷۴۸ھ میں تاج شاہی سے سرفراز فرمایا۔ اور

اس نے دکن کا دار السلطنۃ گلبرگہ شریف مقرر کر کے اس کا نام حسن آباد

(یعنے اپنے نام سے) مشہور کیا۔ اس بادشاہ نے گیارہ سال دو ماہ سات یوم

تک تخت نشین رہ کر یکم ربیع الاول شریف ۷۵۹ھ کو وفات پائی۔

(۲) سلطان محمد شاہ۔ بن سلطان حسن کانگوئی۔ اس نے ۷۵۹ھ میں تخت نشین ہوا اور اکثر دکن کے بت خانہ توڑوا ڈالا اور اس نے اپنی سلطنت کے چار حصہ کرکے (۱) گلبرگہ شریف (۲) دولت آباد۔ (۳) تلنگانہ (۴) برار۔ ہر حصہ پر ایک طرف دار بعطائے خطاب وغیرہ مقرر کیا۔ اس نے سترہ سال نو ماہ سلطنت کرکے بتاریخ ۹ر ذی قعدہ ۷۶۶ھ رحلت کی۔

(۳) سلطان مجاہد شاہ بہمنی۔ بن سلطان محمد شاہ بہمنی ۷۶۶ھ میں تخت نشین ہوا اور چار سال حکومت کرکے بتاریخ ۱۰ر ذیحجۃ الحرام ۷۶۹ھ وفات پائی (یعنے مارا گیا)

(۴) سلطان داؤد شاہ بن علاء الدین حسن گانگو بہمنی۔ سلطان مجاہد شاہ کے مارے جانے کے بعد قائم مقام کیا گیا اور ایک ماہ پانچ یوم کی حکومت کے بعد بتاریخ ۲۱ر محرم الحرام ۷۸۰ھ (بوقت نماز سجدہ میں) شہید کیا گیا۔

(۵) سلطان محمود بہمنی۔ بن سلطان علاء الدین حسن گانگو بہمنی۔ یہ علاء الدین حسن کا چھوٹا فرزند ہے جس کو عمائدین سلطنت نے داؤد شاہ کا قائم مقام ۷۸۰ھ میں بادشاہ بنایا۔ اس کی حکومت ۱۹ سال ۹ ماہ ۲۰ یوم سلطنت بہمنیہ پر رہی۔ اس کے بعد بتاریخ ۲۱ر رجب المرجب ۷۹۹ھ میں رحلت کی۔

(۶) سلطان غیاث الدین[۱] بن سلطان محمود بہمنی اپنے باپ کے انتقال کے بعد تخت نشین ہوا اور ایک ماہ انیس یوم تک حکومت کی۔

(۷) سلطان شمس الدین[۲] بن سلطان محمود بہمنی نے جملہ ۵۷ دن سلطنت کی۔

(۸) سلطان فیروز شاہ بن سلطان داؤد شاہ بہمنی ۸۰۱ھ میں تخت نشین ہوا۔ ۸۱۵ھ میں حضرت خواجہ بندہ نواز گیسو دراز رحمتہ اللہ علیہ رونق افروز بہ گلبرگہ ہوئے)

سلطان فیروز نے اپنے عہد میں ندی بیما کے کنارے ایک بہترین شہر آباد کر کے اس کا نام فیروز نگر رکھا۔ اور ۲۵ سال ۷ ماہ ۱۵ یوم تک حکومت کر کے ۱۵ شوال المکرم ۸۲۵ھ کو انتقال کیا۔ مادہ تاریخ وفات (جنت آشیانہ) ہے۔

(۹) حضرت سلطان احمد شاہ بہمنی المعروف ولی البہمنی بن سلطان داؤد شاہ بہمنی کو بتاریخ ۵ شوال المکرم ۸۲۵ھ فیروز شاہ نے تخت نشین کیا۔ احمد شاہ کے اوصاف حمیدہ کا خلاصہ یہ ہے کہ آپ نے اشراق کی نماز کو بھی اپنی تمام عمر میں قضا نہیں فرمائی۔

---

[۱] سلطان غیاث الدین کو تغلچین وامیر الامرا دیوان نے اندھا کروایا۔

[۲] سلطان شمس الدین کو فیروز خاں اور احمد خاں فرزندان داؤد شاہ نے مقید کر دیا۔

یہ بادشاہ تخت نشین ہوتے ہی اپنا نام احمد شاہ بہمنی رکھا خطبہ اور دکن کے سکہ مروجہ کو اپنے نام سے جاری کروایا۔

اس بادشاہ نے اپنے زمانہ میں خلف حسن بصری کو وکیل سلطنت مقرر کرکے ملک التجار خطاب دیا۔ اور فیروز شاہ کے غلام ہوشیار کو امیر الامرائی کا خطاب اور بیدار غلام کو دولت آباد کی فوج کا سپہ سالار مقرر کیا۔

اس بادشاہ کے زمانہ میں رائے ورنگل نے جنگ میں مارا گیا۔ اس کی ابتدائی حکومت میں شاہان بہمنیہ کا پایۂ تخت گلبرگہ شریف تھا۔ بجائے گلبرگہ شریف کے یہ نیک بادشاہ نے اپنا پایۂ تخت بیدر شریف مقرر کیا۔ اس نے اپنے آخری زمانہ میں شاہزادہ محمود خاں کو ولایت رام نگر۔ مدھول۔ کلم۔ سرفراز فرمایا۔ اور (دوسرے فرزند) شاہزادہ داؤد خاں کو تلنگانہ کی حکومت عطا کی۔ ولی عہد شاہزادہ علاء الدین والاشان کو اپنی بادشاہت سرفراز کی اور شاہزادہ محمد خاں کو بڑے بھائی کے ساتھ امور شاہی میں شریک فرمایا۔ اس کے بعد آپنے گوشہ نشینی اختیار کی اور بتاریخ ۲۰ رجب المرجب ۸۳۵ھ کو انتقال فرمایا۔ آپ نے سلطنت دکن پر بارہ سال نو ماہ چوبیس دن حکومت کی غفر اللہ لہم۔

مولف کا خیال ہے کہ ہندوستان کے بادشاہوں میں غالباً دو ہی

بادشاہ ایسے گزرے ہیں جن کی ولایت مانی جاکران کی مزار شریف پر
بلاناغہ ہر پنچشنبہ کو بلا امتیاز قوم و ملت (پھول) چڑھائے جاتے ہیں۔
(۱) سلطان احمد شاہ بہمنی بن سلطان داؤد شاہ بہمنی (۲) حضرت نواب
میر محبوب علیخاں بہادر غفراں مکان خسرو دکن

(۹) سلطان علاء الدین بن سلطان احمد شاہ ولی بہمنی۔ سلطان
علاء الدین بہمنی نے ۸۳۸ھ میں بیدر شریف کے تخت پر جلوس فرمایا۔
اس بادشاہ نے اپنے چھوٹے بھائی محمد خاں کو رائچور اور مدگل
بطور جاگیر عطا کی تھی۔

سلطان علاء الدین بہمنی ۸۶۲ھ میں جہان فانی سے رخصت ہوا
اس نے ۲۳ سال ۹ ماہ ۲۰ یوم تخت بیدر شریف پر حکومت کی۔

(۱۰) سلطان ہمایون بن سلطان علاء الدین بہمنی ۸۶۲ھ
میں بیدر کے تخت پر بیٹھا تین سال چھ ماہ سلطنت کیا۔ اس کے بعد
بتاریخ ۲۸ ذیقعدہ ۸۶۵ھ مارا گیا۔

(۱۱) سلطان نظام الدین شاہ بہمنی بن ہمایوں شاہ بہمنی بعمر
آٹھ سال ۸۶۵ھ میں تخت نشین ہوا اور دو سال ایک ماہ سلطنت کر کے
۸۶۷ھ میں انتقال کیا۔ اس کے دو وزیر تھے (۱) خواجہ جہاں ترک
(۲) ملک التجار گاواں۔

(۱۲) سُلطان (شمس الدین) محمد شاہ بہمنی ۸۶۷ھ میں بعمر نہہ سال تخت نشین ہوا۔ اس بادشاہ کی کمسنی کی وجہ اس کی والدہ مخدومہ جہاں جو نہایت عاقلہ اور دور اندیش تھی بذاتِ خود جملہ اُمور ریاست کے انتظامات کرتی تھی اور احکامات وغیرہ اصیلوں کے ذریعہ جاری کرتی تھی۔ اس ملکہ کے دو وزیر تھے (۱) خواجہ جہاں ترک۔ (۲) ملک التجار گاوان۔ اس بادشاہ کے عہد میں خواجہ جہاں ترک وزیر اعظم مقرر ہوا اور ملک التجار محمود گاوان نے امیر الامرائی پائی۔ خواجہ جہاں کے قتل ہونے کے بعد محمود گاواں کو وزارت ملی۔ اس بادشاہ نے بجائے چار صوبوں کے آٹھ صوبہ داریاں قرار دیں اور دارالسلطنۃ بجائے احمد آباد کے محمد آباد بیدر رکھا۔

یہ بادشاہ ۲۰ سال سلطنت کر کے بتاریخ غرّہ صفر المظفر ۸۸۷ھ ہجری انتقال کیا۔

(۱۳) سلطان محمود شاہ بن سلطان (شمس الدین) محمد شاہ بہمنی ۸۸۷ھ میں تخت نشین ہوا۔

اس کے زمانہ میں امیر برید و انتظام الملک بحری اور قوام الملک کبیر و صغیر اور یوسف عادل شاہ اور سید حبیب اللہ اور مجیب اللہ مصاحب اور معزز امراء تھے

یہ بادشاہ ۳۷ سال ۲۰ دن حکومت کرکے بتاریخ ۳ ذیحجۃ الحرام ۹۲۴ھ رحلت کی۔

(۱۴) **سلطان احمد شاہ ثانی** بن سلطان محمود شاہ بہمنی کو امیر برید نے ۹۲۴ھ میں تختِ سلطنت پر بٹھایا۔

یہ بادشاہ دو سال ایک ماہ تختِ حکومت پر بیٹھا اور ۹۲۷ھ میں انتقال کیا۔

(۱۵) **سلطان علاء الدین ثانی** بن سلطان احمد شاہ بہمنی ۹۲۷ھ میں تخت نشین ہوا اور دو سال تین ماہ کے بعد ۹۲۹ھ میں انتقال کیا۔ اِس بادشاہ کا وزیر بھی امیر برید ہی رہا ہے۔

(۱۶) **سلطان شاہ ولی اللہ** بن سلطان محمود شاہ بہمنی ۹۲۹ھ میں تخت نشین ہوا اور ۹۳۰ھ میں انتقال کیا۔ اس بادشاہ کے زمانہ میں امیر برید ہی وزیر بلکہ خود مختار بن گیا تھا۔

(۱۷) **سلطان شاہ کلیم اللہ** بن سلطان محمود شاہ بہمنی۔ یہ خاندان بہمنی کا آخری بادشاہ ہے جو امیر برید کے ہاتھوں میں تھا۔ یہ بادشاہ برائے نام تختِ سلطنت پر ۹۳۰ھ میں بیٹھا اور ۹۳۴ھ[1] میں انتقال کیا۔ امیر برید نے دیکھا کہ اب خاندانِ بہمنیہ میں کوئی باقی نہیں رہا تو خود سلطنت بیدر پر

[1] بعض مورخین لکھتے ہیں کہ سلطان شاہ کلیم اللہ بہمنی ۹۳۶ھ میں انتقال کیا۔

خود مختار بادشاہ بن گیا۔ اس انقلاب کی وجہ ہر ایک طرف دار (یعنے صوبہ دار) اپنے اپنے ملک پر قابض ہوکر خود مختار بادشاہ بن گئے اور شاہان بہمنیہ کے بعد دکن میں پانچ سلطنتیں قائم ہوئیں۔ جن کے نام ذیل میں درج ہیں۔

(۱) بیدر شریف میں برید شاہ (طرفدار) (۲) برار میں عماد شاہ۔ (طرفدار) (۳) بیجاپور میں عادل شاہ (طرف دار) (۴) احمد نگر میں نظام شاہ (طرف دار) (۵) گولکنڈہ میں قطب شاہ (طرف دار)

خاندان بہمنیہ میں (۱۸۰) سال سلطنت رہی۔

حکومت برید کے واقعات درج ذیل کیے جاتے ہیں جس نے خاندان بہمنیہ کو تباہ کرکے خود مختار بادشاہ بن گیا تھا۔

(۱) محمد قاسم برید۔ اولاً یہ شاہان بہمنیہ کا غلام تھا۔ اس نے سلطان محمد شاہ بہمنی کے عہد میں امارت پائی۔ اور سلطان محمود شاہ بہمنی کے عہد میں خدمت وزارت سے سرفراز ہوا اور رفتہ رفتہ سلطان کلیم اللہ بہمنی بن محمود شاہ بہمنی کے زمانہ میں محمد قاسم خود مختار بن گیا۔

(۲) امیر برید ابن قاسم برید بعہد سلطان محمود شاہ بہمنی بعہدہ طرفدار (یعنے صوبیدار) بیدر مقرر تھا بعد انتقال احمد نظام شاہ بحری سنہ ۹۲۴ھ میں امیر برید کا تسلط صرف بیدر شریف پر رہا۔ امیر برید ۱۵ سال سلطنت کرکے سنہ ۹۴۹ھ میں دولت آباد (یعنے بالا گھاٹ) کے مقام پر انتقال کیا۔

(۳) علی برید ابن امیر برید ۹۴۹ھ میں قائم مقام پدر رہوا۔ علی برید نے اپنے عہد میں بیدر شریف کی فصیل (یعنے حصار کی دیوار) بنوائی اُس نے صرف ۲۸ سال حکومت کرکے ۹۸۷ھ میں انتقال کیا۔

(۴) ابراہیم برید۔ ابن علی برید ۹۸۷ھ میں تخت نشین ہوا اور آٹھ سال کے بعد ۹۹۴ھ میں انتقال کیا۔

(۵) قاسم برید ثانی ابن علی برید ۹۹۴ھ میں اپنے بھائی ابراہیم برید کا قائم مقام ہوا اور تخمیناً ۴ سال کئی ماہ سلطنت کرکے ۹۹۸ھ میں انتقال کیا۔

(۶) علی برید ثانی بن قاسم برید ثانی ۹۹۸ھ میں تخت سلطنت پر بیٹھا اور بارہ سال حکومت کرکے ۱۰۱۰ھ میں انتقال کیا۔

(۷) امیر برید ثانی ابن علی برید ثانی ۱۰۱۰ھ میں جانشین پدر ہوا مگر چند روز کے بعد ارکین کے مشورہ سے میرزا علی نامی ایک شخص تخت بیدر پر بٹھایا گیا۔ مرزا علی ۸ سال حکومت کرکے ۱۰۱۸ھ میں انتقال کیا۔

خاندان بریدشاہیہ کی حکومت سلطنت بیدر شریف پر ۷۶ سال رہی۔ اب ہم طرف دار طرف بیجاپور کا ذکر ذیل میں درج کرتے ہیں جو بعد ختم خاندان بہمنی شاہیہ خود مختار بادشاہ بن گیا۔

(۱) یوسف عادل شاہ۔ خاندان عادل شاہیہ کا بانی یوسف عادل شاہ

جو بعہد شاہان بہمنیہ امیر (طرفدار) بیجاپور و ناظم بیجاپور مقرر تھا۔ جب سلطنت بہمنیہ میں کمزوری دیکھی تو خود اپنے کو بیجاپور کا بادشاہ مقرر کیا۔ اور اپنا دارالسلطنت بیجاپور قرار دیا۔

یوسف عادل شاہ ۸۹۶ھ سنہ خود مختار ہو کر ۱۰ سال سلطنت کیا۔ اور ۹۱۶ھ میں انتقال کیا۔

(۲) اسمٰعیل عادل شاہ بن یوسف عادل شاہ اپنے باپ کے تخت پر ۹۱۶ھ میں بیٹھا اور ۲۴ سال سلطنت کر کے ۹۴۰ھ میں انتقال کیا۔

(۳) ابراہیم عادل شاہ بن اسمٰعیل عادل شاہ جبکہ ملو عادل شاہ ابن اسمٰعیل عادل شاہ تخت نشین ہوا۔ تو امور سلطنت سے بالکل بے خبر ہونے کی وجہ امرا سلطنت نے اس کو اندھا کر کے اس کے بھائی ابراہیم عادل شاہ کو تخت نشین کیا۔

ابراہیم عادل شاہ اکیس (۲۱) سال سلطنت کر کے ۹۶۱ھ ہجری میں انتقال کیا۔

(۴) علی عادل شاہ ابن ابراہیم عادل شاہ ۹۶۱ھ میں تخت سلطنت پر بیٹھا اس نے اپنے عہد میں رام راج کو قتل کر کے ریاست بیجانگر کو اپنے قبضہ میں لے لیا۔ علی عادل شاہ نے ۲۷ سال سلطنت کر کے ۹۸۸ھ میں انتقال کیا۔

(۵) ابراہیم عادل شاہ ثانی نبیرۂ ابراہیم عادل شاہ اول ۹۸۸ھ میں تخت نشین ہوا اور ۴۵ سال حکومت کرکے ۱۰۳۳ھ میں انتقال کیا۔

(۶) محمود عادل شاہ بن ابراہیم عادل شاہ ۱۰۳۳ھ میں تخت نشین ہوا اور بتائید شاہ جہاں بادشاہ دہلی ۳۶ سال سلطنت کرکے ۱۰۶۹ھ میں انتقال کیا۔

(۷) سکندر عادل شاہ ۱۰۶۹ھ میں تخت نشین ہوا لیکن اس کی کم التفاتی کی وجہ جو خرابیاں سلطنت میں واقع ہو رہی تھیں اس کی اطلاع عالمگیر شہنشاہ دہلی کو ملتے ہی عالمگیر نے اپنے فرزند محمد اعظم شاہ کو بہمراہی غازی الدین خاں بہادر فیروز جنگ وغیرہ روانہ کیا۔ بالآخر سکندر عادل شاہ ۱۰۹۷ھ میں مقید کیا جاکر قلعۂ دولت آباد میں نظر بند کردیا گیا۔ عادل شاہی سلطنت ۱۹۱ سال کے بعد شاہی تصرف میں آگئی۔

خاندان نظام شاہی کا ذکر (جن کا دارالسلطنۃ احمد نگر تھا۔)

(۱) نظام الملک احمد شاہ بحری۔ اس کا باپ بزمانۂ سلطان احمد شاہ بہمنی (جس کا سنہ جلوس ۸۲۵ھ ہے) بعد فتح بیجانگر قیدیوں کے ساتھ لایا گیا۔ اس نے اپنا نام حسن رکھ کر غلامانِ شاہی میں داخل ہوا چونکہ شاہزادہ سلطان علاء الدین بن سلطان احمد شاہ ولی البہمنی کا ہم عمر تھا۔ اس لئے شاہزادہ کی خدمت میں رہکر لیاقت پیدا کی۔

جب شاہزادہ سلطان علاء الدین بہمنی نے بعد انتقال حضرت والد مرحوم تخت نشین ہوا تو اُس کو نظام الملک بحری کے خطاب سے سرفراز فرمایا۔ اور ناظم (طرف دار) تلنگانہ مقرر کیا گر سلطان محمود شاہ بہمنی ثانی کے بدانتظامی کی شہرت سُن کر اس نے بھی ۸۹۸ھ میں خود مختار ہو گیا۔ اس نے اپنے عہد میں ملک تلنگ کے گرد و نواح کے قلعہ جات حاصل کر کے دارالسلطنۃ احمد نگر نام رکھا۔ بالآخر ۹۱۴ھ میں انتقال کیا۔

نظام الملک احمد شاہ بحری نے جملہ ۲۰ سال سلطنت کی۔

(۲) برہان نظام الملک بحری ۹۱۴ھ میں تخت نشین ہوا۔ اور ۴۷ سال سلطنت کر کے ۹۶۱ھ میں انتقال کیا۔

(۳) حسین نظام شاہ بن برہان نظام شاہ ۹۶۱ھ میں دارالحکومت احمد نگر میں تخت نشین ہوا اور گیارہ سال کے بعد ۹۷۲ھ میں انتقال کیا۔

(۴) مرتضیٰ نظام شاہ بن برہان نظام شاہ کو بالاتفاق امراء سلطنت نے ۹۷۲ھ میں تخت نشین کیا اور ۲۴ سال سلطنت کر کے ۹۹۶ھ میں انتقال کیا۔

(۵) میراں حسین بن مرتضیٰ نظام شاہ ۹۹۶ھ میں تخت نشین ہوا اور دو ماہ تین یوم کے بعد ۹۹۶ھ میں انتقال کیا۔

(۶) اسمٰعیل نظام شاہ بن مرتضیٰ نظام شاہ و برہان نظام شاہ بن

حسین نظام شاہ۔ اسمٰعیل نظام شاہ کو امرا نے بالاتفاق ۹۹۶ھ ہجری میں
تخت نشین کیا۔

مگر اسمٰعیل نظام شاہ کی بداعتقادی کی کیفیت برہان نظام شاہ بن حسین
نظام شاہ سُن کر بہ تائید اکبر بادشاہ دہلی ۱۰۰۰ھ میں قلعۂ احمد نگر فتح کیا۔ اور
چار سال سلطنت کر کے ۱۰۰۳ھ میں انتقال کیا۔

(۷) ابراہیم نظام شاہ بن برہان نظام شاہ ۱۰۰۳ھ میں تخت نشین ہوا
اور چار ماہ کے بعد انتقال کیا۔

اب اس حکومت کے چار حصّہ ہو گئے۔ احمد نظام شاہ جو خاندان
نظام شاہیہ سے تھا بہ کمک منجو امیر قلعہ اوسہ کا مالک بن گیا۔

بہ تائید چاند بی بی بہادر شاہ نامی شہزادہ نے قلعۂ احمد نگر کا مالک بنگیا
امیر اخلاص خاں نے موتی نامی ایک لڑکے کو دولت آباد کا مختار بادشاہ
بنا دیا۔ ابہنگ خاں حبشی نے شاہ علی بن نظام شاہ معمر ۸۰ سال کے
تفویض پرینڈہ کی حکومت کی اور وہاں کا مختار بنایا۔

جب اکبر نے عبدالرحیم خان خاناں کو احمد نگر پر روانہ کیا تو چاند بی بی نے
اس کے مقابلہ میں قدم جمارکھی اس لیے آپس میں صلح ہو گئی۔ اور ۱۰۰۸ھ
میں شاہزادہ دانیال ابن اکبر شاہ احمد نگر پر چڑھائی کر کے فتح کر لیا۔

(۸) مرتضیٰ نظام شاہ بن شاہ علی کے انتقال کے بعد دولت آباد میں

ملک عنبر حبشی ناظم مرہٹواری نے باتفاقِ آرا چنگیز خاں کے سر پر تاج حکومت رکھا اور ملک عنبر حبشی وکیل سلطنت قرار پایا۔ اس نے اپنے عہد میں شہر کھڑکی قریب دولت آباد کے آباد کیا۔ اس کی حکومت کے چند روز گذرے تھے کہ انتقال ہو گیا۔

مرتضیٰ نظام شاہ و چنگیز خاں کی حکومت ایک سال (سنہ ۱۰۱۰ھ) میں تمام ہو گئی۔

(۹) برہان نظام شاہ بن مرتضیٰ نظام شاہ سنہ ۱۰۱۰ھ میں تخت نشین ہوا۔ چند روز کے بعد شہزادہ خورم بن جہانگیر بادشاہ دہلی نے برہان نظام شاہ سے مقابلہ کر کے فتحمندی حاصل کی اور برہان نظام شاہ و ملک عنبر حبشی خراج گزار ٹھہرے۔ برہان نظام شاہ سنہ ۱۰۳۴ھ میں انتقال کیا۔ اس نے کل ۲۶ سال سلطنت کی۔ اس کے بعد مہابت خاں خانخاناں بحکم شاہجہاں برہان پور سے دولت آباد آ کر مقابلہ کیا۔ اس لڑائی میں فتح خاں قید کیا گیا۔ اور یاقوت حبشی و مہابت خاں مارے گئے۔ یہ جملہ واقعہ سنہ ۱۰۳۴ھ سال کا ہے نظام شاہی حکومت بیجانگر پر ۱۳۶ سال رہی۔

عماد شاہیوں کا ذکر جن کا پایۂ تخت ملک برار تھا۔

(۱) فتح اللہ عماد شاہ پہلے یہ خان جہاں کا غلام تھا۔ اس وقت

خان جہاں سپہ سالار ملک برار تھا چونکہ فتح اللہ عماد شاہ لائق تھا اسلیے رفتہ رفتہ خانِ جہاں کا معتمد بنا۔ اس کے بعد سلاطین بہمنیہ کا ہم جلیس امیر ہوا محمد شاہ کے عہد میں اس کو عماد الملک کا خطاب ملا اور یہ ملک برار کا سر لشکر (قلعدار) مقرر کیا گیا تھا۔ لیکن محمود شاہ کے عہد میں بہ سال ۸۹۲ھ ہجری خود مختار ہو گیا۔ اور اپنا نام سکہ و خطبہ میں جاری کیا۔ اس نے ۳۰ سال حکومت کر کے ۹۲۲ھ میں انتقال کیا۔

(۲) علاء الدین عماد شاہ بن فتح اللہ عماد شاہ ۹۲۲ھ میں تخت نشین ہوا۔ اس نے اپنے عہد میں قلعۂ گاویل کو اپنا مستقر حکومت بنایا۔ ۹۲۳ھ میں بعض مورخین کا یہ خیال ہے کہ خداوند خاں حبشی طرفدار ماہور تھا جس کو خدابندہ خاں طرفدار نے قتل کر کے قلعہ ماہور پر اپنا قبضہ کیا۔ اس نے ۹۶۷ھ میں ۴۵ سال حکومت کر کے انتقال کیا۔

(۳) دریا[1] عماد شاہ فرزند اکبر علاء الدین عماد شاہ ۹۶۷ھ میں جانشین ہوا اور چند روز بادشاہت کر کے انتقال کیا۔

(۴) برہان عماد شاہ صغر سنی میں حاکم برار ہوا تھا پھر اس کے بعد وہ بھی خود مختار ہو گیا۔ اور تفاول خان دکھنی جو دولت خاں کا غلام تھا (حاکم برار

---

[1] دریا عماد شاہ کے انتقال کی صحیح تاریخ مولف کو نہیں ملی۔ انشاء اللہ تعالیٰ طبع ثانی میں اس کی مکمل تحقیقات کے بعد وضاحت کی جائے گی۔

مختار کل مقرر ہوا۔ اسنے چند روز کے بعد ابراہیم قطب شاہ اور حاکم نثر ونجیبہ برہان پور سے میل کر کے برہان عماد شاہ کو قلعۂ نزنالہ میں قید کر دیا۔ اور اپنے نام کا خطبہ پڑھوایا۔ مگر چند روز کے بعد مرتضیٰ نظام شاہ نے تفاول[1] خاں دکھنی اور اس کے بیٹے شمشیر الملک وغیرہ کو گرفتار کیا۔ ۹۸۰ھ میں سلطنت عماد شاہی کا خاتمہ ہو گیا۔ ملک برار عماد شاہیہ میں (۱۰۶) سال رہا۔ اس کے بعد مرتضیٰ نظام شاہ بحری کا قبضہ برار پہ ہو گیا۔

اب ہم قطب شاہی حکومت کے واقعات درج ذیل کرتے ہیں جن کا پایہ تخت گولکنڈہ تھا

(۱) سلطان قلی قطب شاہ ابن اویس قلی بعہد شاہان بہمنیہ تلنگانہ کا ناظم (طرف دار) مقرر کیا گیا تھا۔ تلنگانہ کے سرکشوں کو جب اپنا مطیع بنایا تو سلطان بہمنیہ نے قطب الملک کا خطاب عطا فرمایا۔ اور اس کے بعد قلعۂ گولکنڈہ کا حاکم مقرر کیا۔ جب دیکھا کہ بہمنی سلطنت میں انقلاب پیدا ہو گیا ہے تو قطب شاہ نے اس موقع کو غنیمت سمجھ کر ۹۱۸ھ میں دکن کا بادشاہ بن گیا اور جملہ اسناد و احکام وغیرہ خود ہی اجرا کرنا شروع کیا۔ لیکن اس کی سعادت مندی یہ تھی کہ سلطان بہمنی کے انتقال تک خطبہ میں اپنا نام نہیں پڑھوایا۔

---

[1] بعض مورخین نے نقال خاں نام تبلایا ہے۔

سلطان قلی قطب شاہ نے رفتہ رفتہ تمام ملک تلنگانہ (یعنے دکن) کو اپنے قبضہ میں لے لیا۔ اور قلعہ نلگنڈہ کو بھی اپنے قبضہ میں لا لیا۔ اس نے بزور بازو شتر قلعہ فتح کیے۔ اور بتاریخ ۲ر جمادی الثانی سنہ ۹۵۰ھ میں انتقال کیا۔ سلطان قلی قطب شاہ نے (۳۲) سال سلطنتِ دکن کی حکومت کی۔

(۲) سلطان یار قلی جمشید خان ابن سلطان قلی قطب شاہ سنہ ۹۵۰ھ میں تخت نشین ہوتے ہی اپنا نام جمشید قلی قطب شاہ رکھا اُس وقت ملک قاسم برید نے سلطان جمشید کے الطاف و ہمدردی کی وجہ سرکار میدک حسن آباد۔ نرائن کھیڑہ نذر گزرانی سلطان جمشید قلی (۷) سال سلطنت کر کے سنہ ۹۵۷ھ میں انتقال کیا۔

(۳) سبحان قلی قطب شاہ ابن جمشید قلی قطب شاہ کی ماں نے عین الملک سیف خاں کو دیوان سلطنت بنا کر سبحان قلی قطب شاہ کو تخت نشین کیا۔ اس کے زمانہ میں اراکین سلطنت کے مشورہ سے دولت قلی خاں قلعہ بھونگیر سے رہا کیا گیا اسنے قلعہ بھونگیر کے اطراف بڑے بڑے مقامات پر قبضہ کیا تھا لیکن سیف خاں عین الملک نے دولت قلی خاں اور جگدیو راؤ نائک واڑی کو گرفتار کر لیا اس کے بعد سبحان قلی مع ہمراہیوں کے گرفتار ہو گیا۔ سبحان قلی نے صرف چھ ماہ حکومت کی۔

(۴) ابراہیم قلی قطب شاہ فرزند ششم سلطان قلی قطب شاہ سنہ ۹۵۷ھ میں

بہ کوشش تمام قلعہ محمد نگر کا بادشاہ قرار پایا۔ اس نے عین الملک کے انتقال کے بعد خان اعظم مصطفےٰ خاں کو اپنا وزیر بنایا۔ اور راجہ رام راج والی بیجانگر سے مقابلہ کرکے اپنے ملک کو واپس لے لیا۔ اور حسین نظام شاہ والی احمد نگر کی بہن سے عقد خوانی کی۔ اس کے چھ فرزند تھے (۱) عبد القادر المعروف بہ شاہ صاحب (۲) حسین قلی مرزا (۳) محمد قلی (۴) ابو الفتح (۵) مرزا محمد خدا بندہ (۶) محمد امین۔ ابراہیم قلی نے قلعہ محمد نگر سے ساحل سمندر تک اپنا قبضہ رکھا۔ اس نے ۳۰ سال سلطنت کر کے ۲۱ ربیع الثانی شریف ۹۸۸ھ روز پنجشنبہ کو انتقال کیا۔

(۵) محمد قلی قطب شاہ بن سلطان ابراہیم قلی قطب شاہ ۹۸۸ھ میں تخت سلطنت پر بٹھایا گیا۔ اس بادشاہ کے عہد میں لڑائی کثرت سے ہوتی تھی۔ یہاں تک کہ امراء سلطنت جب سلام کے لیے حاضر دربار ہوتے تھے تو سامان جنگی مہیا کر کے آتے تھے تاکہ حکم کے ساتھ ہی سفر کریں۔

اس نے قلعۂ نلگنڈہ کو فتح کیا اس کے عہد میں امین الملک اور افضل خاں حوالدار مرتضیٰ نگر اور ونکیٹ پتی رائے والی بیجانگر اور ابن امیر شاہ میر اور راجہ نرسنگ راج اور خدا بندہ خاں اور اعتبار خاں اور راجہ دستاد یووائی ورنگل۔ اس کے بعد اس کا بیٹا راجہ کشن۔ یہ سب

بر سر خدمت تھے ۔راجہ کشن نے سلطان محمد قلی قطب شاہ کو خراج دینا شروع کیا۔ قلندر خاں حاکم بیجانگر کو اعتبار خاں نے حسب الحکم شاہ دہلی گرفتار کیا۔

محمد قلی قطب شاہ بوجہ خرابی آب و ہوا قلعہ گولکنڈہ کے قریب ایک شہر[1] کی بنا ڈالی اور اس کا نام حیدر آباد رکھا۔

(امیر شاہ میر) امیر سلطنت یہ محمد قلی قطب شاہ کا خسر (یعنی سسرا) تھا اور مرزا محمد امین اس کا وزیر اعظم اور خزانہ دار امیر ابوطالب تھا۔ یہ بادشاہ ۳۲ سال سلطنت کر کے بتاریخ ۱۷ ذی قعدہ ۱۰۲۰ھ انتقال کیا۔

(۶) سلطان محمد قطب شاہ ابن محمد امین (برادر زادہ محمد قلی قطب شاہ) بتاریخ ۱۷ ذیقعدۃ الحرام ۱۰۲۰ھ تخت نشین ہوا۔ اس کا مقرب اور باوقعت امیر میر محمد امین المعروف بہ میر جملہ تھا۔ سلطان محمد قطب شاہ کے دو فرزند تھے (۱) عبداللہ مرزا (۲) سلطان علی مرزا اس بادشاہ نے کل ۱۴ سال ۵ ماہ کئی دن سلطنت کر کے بتاریخ ۱۳ ماہ

[1] یہ مشہور ہے کہ شہر حیدرآباد دکن جس مقام پر آباد کیا گیا ہے اس سے پہلے ایک چھوٹا سا قریہ آباد تھا۔ جس کا نام بھاگ نگر رکھا گیا تھا۔ اور اس سے بھی قدیم نام موضع چچلم تھا۔

جمادی الاول ۱۰۳۵ھ ہجری انتقال کیا۔

(۷) سلطان عبد اللہ قطب شاہ ابن سلطان محمد قطب شاہ بتاریخ ۱۷ جمادی الاول ۱۰۳۵ھ تخت پر بیٹھا۔ اس کے عہد میں شہنشاہ شاہ جہاں دہلی پر حکمراں تھا جب شہنشاہ شاہ جہاں نے اورنگ آباد پر چڑھائی کی تو سلطان عبد اللہ نے چند شرائط پیش کر کے صلح کی اور سالانہ پیشکش بھی داخل کرنا شروع کیا۔ اس کے عہد میں بھی میر جملہ وزیر تھا اس کے بعد شاہ جہاں نے اپنے پوتے سلطان محمد ابن اورنگ زیب عالمگیر کو حیدر آباد فتح کرنے کے لیے فوج کے ساتھ روانہ کیا۔ سلطان محمد اس لڑائی میں کامیاب ہوا۔ مگر چند شرائط خاص سلطان عبد اللہ کو سلطنت حیدر آباد پر حکمراں رہنے کا موقع ملا۔ غرض کہ اس نے ۴۸ سال ، ۱۱ ماہ کئی یوم سلطنت کر کے بتاریخ ۳ محرم الحرام ۱۰۸۳ھ[1] انتقال کیا

(۸) سلطان ابو الحسن تانا شاہ ہم خویش (داماد) سلطان عبد اللہ قطب شاہ سید مظفر وزیر کی کوشش سے بتاریخ ۵ محرم الحرام ۱۰۸۳ھ تخت نشین ہوا۔ عالمگیر نے ۱۰۹۷ھ میں بیجاپور فتح کرنے کے بعد اپنے فرزند

---

[1] بستان آصفیہ صفحہ ۳۲ سطر (۱۷) میں ۱۰۱۶ھ درج ہے اور کتاب مذکور کے صفحہ ۳۸ میں ۱۰۸۳ھ درج ہے یہی سنہ صحیح ہے۔

اکبر محمد معظم شاہ عالم بہادر شاہ کو دکن پر بغرض لڑائی روانہ کیا۔ اس وقت
تانا شاہ کی ملازمت میں یہ لوگ برسرخدمت تھے (سید مرتضیٰ وزیر اور اسکے
بعد پھر (۲) مادنا وزیر ہوا (۳) اکنا برادر مادنا پیشکار (۴) ابراہیم خاں سپہ سالار
(یعنی سرلشکر) (۵) عبداللہ خاں تعلقدار و مصاحب خاص۔ اس لڑائی میں
سب سے پہلے ابراہیم خاں نے تانا شاہ سے مخالفت کرکے شہزادہ معظم شاہ
سے ملکر تانا شاہ کی فوج کے مقابلہ میں لڑا۔ غرضکہ میدان جنگ شہزادۂ
معظم کے ہاتھ رہا صلح اس شرط سے ہوئی کہ تانا شاہ ایک کروڑ بیس لاکھ
روپیہ خزانہ میں داخل کرے۔ اور مادنا و نیز اُس کا بھائی اکنا کو خدمت سے
معزول کرے۔ اسی بنا پر اکنا اور مادنا دونوں خدمت سے علیحدہ کردیے
گئے اس کے بعد اورنگ زیب عالمگیر نے سعادت خاں اسیر کو نذرانہ
وصول کرنے کی غرض حیدرآباد روانہ کرکے ادھر سے خود بھی چڑھائی
کی۔ بالآخر سنہ ۱۰۹۸ھ میں عالمگیر کا قبضہ قلعہ پر ہوگیا۔

شاہزادۂ معظم جاہ کے ہمراہ امانت خاں و دیانت خاں
(سپہ سالار) تھے۔ سلطان[1] ابوالحسن تانا شاہ سنہ ۱۰۹۹ھ میں قلعۂ دولت آباد میں

---

[1] مورخین نے سلطان ابوالحسن کے زمانہ کی متوسط کیفیت اس طرح لکھی ہے کہ سلطان ابوالحسن تانا شاہ کی عمر چودہ سال صرف بچپن میں اور چودہ سال تحصیل علم میں۔ چودہ سال حضرت شاہ راجو قتال حسینی رحمتہ اللہ علیہ کی خدمت میں اور چودہ سال سلطنت میں اور چودہ سال قید میں گزری۔

مقید ہوگیا۔ تاناشاہ کو ایک لڑکا ہوا (جبکہ یہ مقید ہوگیا تھا) اس کا نام تاناشاہ نے بندی سلطان رکھا۔

دکن پر قطب شاہی حکومت (۱۸۰) سال رہی۔

اب یہاں سے دکن کی صوبہ داری اور اُس کے بعد سلطنت آصفیہ کی خود مختارانہ بادشاہت کا ذکر ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔

(۱) نواب نظام الملک آصف جاہ (اول) مغفرت مآب

آپ کا اصلی نام میر قمر الدین خاں ہے۔ آپ کے والد بزرگوار کا اسم گرامی نواب میر شہاب الدینخاں المخاطب بہ غازی الدینخاں بہادر فیروز جنگ مرحوم بن نواب عابد قلی خاں آپ کا اجدادی سلسلہ شیخ المشائخ حضرت مولانا شیخ شہاب الدین عمر سہروردی رحمۃ اللہ علیہ تک پہنچتا ہے اور یہاں سے حضرت شیخ صاحب کا نسب مبارک حضرت ابابکر صدیق خلیفہ اول رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر منتہا ہوتا ہے۔

نواب آصفجاہ بہادر کے نانا نواب سعد اللہ خاں بہادر عمدۃ الملک وزیر اعظم شاہجہاں تھے۔

آپ کو پہلا خطاب چین قلیچ خاں بہادر ۱۱۰۲ھ میں شاہ دہلی کی طرف سے سرفراز ہوا اور نواب صاحب ۱۱۱۶ھ میں (بوجہ تبادلہ رستم دل خاں) کرناٹک کے فوجدار مقرر ہوئے۔ عالمگیر نے ۱۱۱۷ھ میں ایک

انگشتری سرفراز کی جس پر چین قلیچ خان بہادر کا نام کندہ تھا۔
بعد انتقال عالمگیر بہادر شاہ نے ۱۱۲۴ھ میں آپ کو خان دوراں کا خطاب عطا فرما کر صوبہ دار اودھ کیا۔ جب فرخ سیر ۱۱۲۴ھ میں تخت نشین ہوا تو آپ کو فتح جنگ نظام الملک کا خطاب عطا فرما کر صوبہ داری دکن پر روانہ کیا۔ مگر آپ تین سال کے بعد دکن سے واپس چلا گئے۔
نواب آصف جاہ اول کے بعد امیر الامرا سید حسین علی خاں بہادر امیر بخشی صوبیداری دکن پر مامور ہوئے تو ان ہی کے زمانہ میں دکن کی صوبیداری بخشی گری کا ضمیمہ قرار پائی تھی۔
۱۱۳۱ھ میں جب روشن اختر الملقب بہ محمد شاہ المعروف بہ رنگیلے شاہ تخت نشین ہوا تو نواب آصفجاہ بہادر کو صوبہ دار مالوہ مقرر کیا۔ اس کے بعد ۱۱۳۴ھ میں (یعنے بوجہ انتقال اعتماد الدولہ محمد امین خاں بہادر نصرت جنگ وزیر الممالک وزیر بادشاہ دہلی) محمد شاہ بادشاہ نے نواب آصف جاہ اول کو دہلی بلا کر بتاریخ پنجم جمادی الاول ۱۱۳۴ھ عہدۂ وزارت و صدارت کل سے سرفراز کیا لیکن ناظم گجرات کی بغاوت کی وجہ سے محمد شاہ نے بعضمن وزارت ۔ مالوہ و گجرات دکن کی صوبہ داری عطا فرمائی۔ نواب آصف جاہ بہادر نے حیدر علی خاں ناظم گجرات کے قرار نہ ہونے کی وجہ اپنے چچا حامد اللہ خاں کو پیشگاہ حضور سلطانی سے معز الدولہ

صلابت جنگ کا خطاب دلا کر خدمت نائب صوبیداری گجرات سے ممتاز فرمایا۔

اپنے چچازاد بھائی عظیم اللہ خاں بہادر کو نواب آصف جاہ بہادر نے نائب صوبہ دار مالوہ مقرر فرمایا۔ اس اثناء میں مبارز خاں المخاطب بہ عماد الملک ۱۱۳۶ھ میں ناظم حیدرآباد مقرر کیا گیا تھا۔ لیکن ایک عرصہ کے بعد نواب آصفجاہ بہادر سے بمقام اورنگ آباد بتاریخ ۲۳ محرم الحرام ۱۱۳۷ھ عماد الملک مبارز خاں جنگ آرا ہو کر مارا گیا۔ اس وقت اسکے دو فرزند جو مقید کیے گئے اُن کے نام یہ ہیں (۱) خواجہ محمود خاں (۲) حامد اللہ خاں۔

جلال الدین محمود خاں بن عماد الملک مبارز خاں نے اپنے فرزند کو نائب مقرر کر کے اورنگ آباد پر بغرض مقابلۂ نواب آصف جاہ بہادر چلا گیا تھا نواب صاحب نے اسے معزول فرما دیا۔

نواب آصف جاہ بہادر نے عماد الملک کے بڑے فرزند کو شہامت خاں بہادر خطاب عطا فرمایا۔ اور فرزند خورد کو خطاب مبارز خاں سرفراز فرمایا۔ اور بعطائے منصب پنجہزاری اور سوار چھ چھ ہزار امرائے آصفیہ میں حامد اللہ خاں کو مقرر فرمایا۔ اس کے بعد ۱۱۳۸ھ میں نواب صاحب کو آصفجاہ کا خطاب شاہ دہلی نے مرحمت فرما کر دہلی میں طلب فرمایا نواب

آصف جاہ بہادر نے سنہ ۱۱۵۰ھ میں دہلی جانے سے پہلے دکن کے ضروری انتظامات حسب ذیل فرمائے تھے۔ اپنے فرزند ناصر جنگ شہید کو صوبیدار دکن مقرر فرما کر محمد انوار اللہ خاں بہادر کو ناصر جنگ بہادر کا مدار المہام مقرر کر کے آپ دہلی تشریف لے گئے۔ ان دنوں راجہ جے سنگ صوبہ دار اکبر آباد اور باجے رائے صوبہ دار مالوہ باغی ہو چکے بادشاہ دہلی نے یہ دونوں صوبہ داریاں نواب آصفجاہ بہادر کو عطا فرمایا۔ چونکہ نواب صاحب ادھر کے جھگڑوں سے نجات نہیں پائے تھے کہ دہلی پر نادر شاہ نے آ پہنچا۔

اسی سال بمقام قصبہ کرنال لڑائی چھڑی اور فوج مغلیہ کو شکست ہوئی۔ برہان الملک سعادت خاں سرلشکر گرفتار ہوا اور امیر الامرا جو بادشاہ دہلی کی طرف سے مقابلہ کے لیے گئے تھے لڑائی میں کام آئے جب نواب آصف جاہ بہادر کو اس جنگ کی کیفیت ملی تو فوراً بذات خود نادر شاہ کے پاس تشریف لیجا کر دو کرور روپیہ نقل بہا لینے کے لیے نادر شاہ کو مجبور فرمایا اور بعہد و پیمان صلح ہو گئی۔

اس صلہ میں بادشاہ دہلی نے خان دوراں اور امیر الامراء کا خطاب عطا فرمایا۔

گو برہان الملک کی نا عاقبت اندیشی اور ریشہ دوانیوں(?) کی گپوں کی وجہ

دہلی میں غدر ہوا مگر نواب آصفجاہ بہادر نے اس خطرناک حالت کو دیکھ نہ سکے بلکہ خود تلوار کو حائل کیے ہوئے نادر شاہ کے پاس پہنچکر اس شعر کو پڑھا۔

کسے نماند کہ دیگر بہ تیغ ناز کشی
مگر کہ زندہ کنی خلق را و باز کشی

نادر شاہ نے نواب آصف جاہ بہادر کے اس شجاعانہ کلام کو سنتے ہی شرما کر سر جھکالیا اور تلوار کو نیام میں رکھ لی۔ اور نواب آصف جاہ بہادر سے کہا کہ "بریش سفیدت بخشیدم"۔ اس کے ساتھ ہی ایرانی نقیب وغیرہ اماں اماں کہتے ہوئے پھرتے رہے اور وقت واحد میں ہنگامہ محشر فرو ہوگیا سلطنت کے کاروبار کے ساتھ دونوں بادشاہوں کی صحبتیں پھر بدستور جاری ہوگئیں۔

جب دکن میں نواب ناصر جنگ بہادر کے بغاوت کی شہرت اڑی تو نواب آصف جاہ بہادر نے ۲۰ر جمادی الاول ۱۱۵۴ھ کو نواح اورنگ آباد میں آنے کے بعد لڑائی ہوئی اور پھر آپس میں ملاپ بھی ہوگئی اسوقت سرمست خاں پنی جمعدار ایلچپور تھے جو نواب ناصر جنگ بہادر کے مقابلہ کے لیے آگئے۔

۱۱۵۶ھ میں نواب آصف جاہ بہادر نے ملک کرناٹک کو مسخر فرمالیا۔ اور قلعۂ ترچناپلی رامراؤ گھورپڑی سے چھین لیا اور قوم نوایت سے

ارکاٹ حاصل فرمایا۔ اور ۱۱۵۷ھ میں مقرب خاں دکھنی کے برادر نبی سنور خاں سے قلعہ بالکنڈہ لے لیا۔ غرضکہ نواب آصف جاہ بہادر اولیٰ مرحوم نے بزور شمشیر علاقہ دکن میں "نربدا سے انتہائے صوبہ بیجاپور اور حیدرآباد سے دریائے شور سیت بندری رامیشور" تک داخل فرما کر آصف جاہی عملداری پھیلائی۔

نواب آصف جاہ بہادر کے (۶) فرزند بلند اختر ہوئے۔

(۱) امیر الامراء نواب میر محمد پناہ غازی الدین خاں بہادر فیروز جنگ (ثانی) (۲) نواب نظام الدولہ بہادر میر احمد خاں ناصر جنگ شہید۔ (۳) امیر الممالک آصف الدولہ سید محمد خاں صلابت جنگ (۴) نواب نظام الملک میر نظام علیخاں بہادر اسد جنگ آصف جاہ ثانی۔ (۵) نواب امیر الامراء میر محمد شریف خاں بہادر المخاطب بسالت جنگ برہان الممالک۔ آپ کا دوسرا خطاب شجاع الملک بھی تھا (۶) نواب ناصر الملک ہمایوں جاہ بہادر معتمد الدولہ چین قلیج خاں میر مغل علیخاں۔

نواب آصف جاہ مغفرت مآب بتاریخ ۴ جمادی الثانی ۱۱۶۱ھ داخل جنت ہوئے۔

(۲) نواب نظام الدولہ میر احمد علیخاں ناصر جنگ شہید بتاریخ ۷ جمادی الثانی ۱۱۶۱ھ میں سریر آرائے سلطنت دکن ہوئے۔ آپ

تخت نشین ہوتے ہی تقسیم خدمات کی طرف مخاطب ہوئے۔ چنانچہ پورنچند دیوان کو معزول کر کے نواب صمصام الدولہ شاہ نواز خاں صوبہ دار برار کو وزیر دکن اور مورو پنڈت کو پیشکاری کی خدمت سے سرفراز فرمایا۔

اس سے قبل خدمت پیشکاری عطا نہیں ہوئی تھی۔ مگر نواب ناصر جنگ شہید نے خدمت پیشکاری کو ایجاد کر کے مورو پنڈت کو اس خدمت پر مامور فرمایا تھا۔

حسب الطلب بادشاہ دہلی جب نواب ناصر جنگ شہید ۱۱۶۲ھ میں عازم دہلی ہوئے ہیں تو نواب صمصام الدولہ شاہ نواز خاں کو نائب صوبہ دار دکن مقرر فرمایا۔ اس وقت نواب شہامت جنگ انور الدین خاں بہادر ناظم ارکاٹ تھے جو بعد میں دیوان صوبۂ دکن مقرر کیے گئے تھے۔ اور ابو الخیر خاں شمشیر بہادر کو نواب شہید نے اپنا مصاحب خاص مقرر فرمایا تھا آخر رمضان ۱۱۶۲ھ میں اورنگ آباد خجستہ بنیاد ابو الخیر خاں شمشیر بہادر کے سپرد فرما کر نواب ہدایت محی الدین خاں مظفر جنگ بہادر صوبہ دار بیجاپور کے مقابلہ میں تشریف لے گئے۔ اس وقت نواب شہید کے ہمراہ محمد علی خاں والاجاہ فرزند انور الدین خاں شہامت جنگ اور افسران انگریز[1] بہادر و نیز امیر الممالک صلابت جنگ اور بخشیان فوج مثلاً

[1] انگریزوں کے قدم ناصر جنگ شہید کے زمانہ سے دکن میں بڑھتے چلے۔

صف شکن خاں مجاہد جنگ میر آتش دکن اور ترک طہماسپ خاں وظفر یاب خاں تھے اور نواب مظفر جنگ کے طرف سے فوج فرانسیسی اور حسین دوست خاں عرف چندا صاحب ہمراہ تھے۔

نواب ناصر جنگ شہید ۱۷ محرم الحرام ۱۱۶۴ھ میں انتقال فرمایا۔ انہوں نے دو سال ۷ ماہ دس یوم حکومت کی۔

(نواب صاحب کی شہادت کی کیفیت سنکر بادشاہ دہلی نے نواب غازی الدین خاں کو نظام الملک کا خطاب مرحمت فرماکر ملک دکن کا صوبیدار مقرر کیا تھا) (۳) ہدایت محی الدین خاں مظفر جنگ (سعد اللہ خاں) بہادر اس وقت صوبیدار بیجاپور تھے نواب ناصر جنگ شہید کے انتقال کے بعد ہی ۱۷ محرم الحرام ۱۱۶۴ھ کو جانشین ہوئے۔ انہوں نے متصدی رام داس کو جس نے نواب ناصر جنگ بہادر کی شہادت کے لیے کوشش کی تھی دیوان دکن مقرر فرماکر رگھوناتھ داس[1] کا خطاب عطا فرمایا تھا۔

۱۷ ربیع الاول شریف ۱۱۶۴ھ میں ہمت خاں نے بوقت جنگ ایک تیر آنکھ میں ماری جس کی وجہ سے نواب صاحب کا انتقال ہوگیا۔ ہمت خاں کی خواصی میں رستم خاں تھا اس کو نواب نظام علیخاں بہادر آصف جاہ ثانی نے قتل کیا۔

[1] بعض مورخین نے رام داس کا خطاب دیاناتھ لکھا ہے۔

اسی لڑائی میں نواب نظام الملک آصفجاہ ثانی کے چہرۂ مبارک پر ایک تیر کا زخم لگا تھا۔

نواب مظفر جنگ مرحوم نے صرف دو ماہ حکومت کی۔ (۴) نواب امیر الممالک آصف الدولہ صلابت جنگ سید محمد خاں بہادر بتاریخ ۱۰ ربیع الاول شریف ۱۱۶۴ھ مسند نشین ہوئے۔

نواب صلابت جنگ بہادر نے محمد ابوالخیر خاں المخاطب شمشیر بہادر کو امام جنگ کا خطاب سرفراز فرمایا۔ پالکی مرحمت کی اور صوبہ داری برہان پور مقرر فرمایا۔ اور رگھوناتھ داس کو اپنا دیوان مقرر فرمایا لیکن رگھوناتھ داس ۱۱۶۵ھ میں مارا گیا۔ اس کے بعد نواب صلابت جنگ نے رکن الدولہ سید لشکر خاں کو مدار المہامی سے سرفراز فرمایا اسی اثناء میں نواب فیروز جنگ بہادر خلف اول نواب مغفرت مآب آصفجاہ اولی اورنگ آباد پہنچے تھے کہ ۷ ذیحجہ ۱۱۶۵ھ کو انتقال ہوگیا۔

نواب صلابت جنگ مرحوم کے عہد میں بالاجی باجے راؤ نے شکست کھائی۔ کیفیت شکر ۱۱۶۶ھ میں بادشاہ دہلی نے نواب صلابت جنگ کو آصف الدولہ کا خطاب عطا فرماکر سپہ سالار و صوبہ داری دکن کی سند عطا کی

سید لشکر خاں رکن الدولہ کی علحدگی پر بتاریخ ۴ صفر ۱۱۶۷ھ

صمصام الدولہ صمصام جنگ شاہ نواز خاں خدمت دیوانی دکن سے سرفراز
کیے گئے۔ اور اسی سال نواب میر نظام علی خاں بہادر صوبہ دار برار مقرر
ہوئے۔ اور آپ کو نظام الدولہ کا خطاب سرفراز ہوا۔ ابراہیم خاں نائب
صوبہ دار دکن نے بتاریخ ۸؍ رمضان المبارک ۱۱۶۵ھ انتقال کیا۔ اس
اثنا میں نواب صلابت جنگ نے موسی بھوسی کو سیف الدولہ عمدۃ الملک
خطاب دیکر کاکول کو روانہ فرمایا۔ نواب نظام علی خاں کو ۱۱۷۱ھ میں اپنا
ولی عہد بنا کر نواب صلابت جنگ نے نظام الملک آصف جاہ ثانی کا
خطاب عطا فرمایا اور زمام حکومت آصف جاہ ثانی کے ہاتھ میں دیدی۔ اُس
وقت حیدر جنگ کارکن دکن تھا اس زمانہ میں بالاجی راؤ زمیندار پونہ
اور رجانجی راؤ زمیندار برار تھے جو مقابلہ میں پست ہو گئے۔ اس اثنا میں
نواب صلابت جنگ بہادر نے شوکت جنگ کو دیوان خانگی پر مامور فرمایا
اور مشیر جنگ بہادر دکن کے دیوان مقرر ہوئے۔ اور میر محمد شریف خاں
بہادر شجاع الملک بسالت جنگ کو مدار المہام بنایا۔ یہ واقعہ ۶؍ ذی قعدہ
۱۱۶۷ھ کا ہے۔

۱۱۷۳ھ میں بادشاہ دہلی نے نواب آصف الدولہ صلابت جنگ
بہادر کو امیر الممالک کے خطاب سے سرفراز فرمایا۔ اس زمانہ میں رگھوناتھ راؤ
برادر بالاجی راؤ میدک پر تھا۔

سنہ ۱۱۶۷ھ میں امیر الممالک محمد صفدر خاں بہادر بن شیر جنگ حیدر یار خاں بہادر کو غیور جنگ اشجع الدولہ کا خطاب نواب آصف جاہ ثانی نے سرفراز فرمایا۔

نواب امیر الممالک آصف الدولہ صلابت جنگ نے ۴ ذیحجۃ الحرام سنہ ۱۱۷۵ھ کو گوشہ نشینی اختیار کی نواب میر نظام علی خاں بہادر قلعہ بیدر میں سریر آرائے سلطنت دکن ہوئے۔

(۵) نواب غفران مآب آصفجاہ ثانی نظام الملک نظام الدولہ میر نظام علیخاں بہادر فتح جنگ سپہ سالار یار وفادار یہ نواب آصف جاہ بہادر اولی کے چوتھے صاحبزادہ ہیں آپ کا اصلی نام میر نظام علی ہے اپنے والد بزرگوار کے ظل عاطفت میں خطاب خانی اور جنگی سے امتیاز پایا۔ رفتہ رفتہ امیر الممالک صلابت جنگ نے سنہ ۱۱۷۴ھ میں آصف جاہ ثانی سے مخاطبت فرماکر اپنا ولی عہد فرمایا۔ اسی سال حیدر جنگ مارا گیا۔

نواب غفران مآب آصف جاہ ثانی سنہ ۱۱۷۶ھ میں بہ مقام بیدر شریف مستقل رئیس ہوتے ہی مہا راجہ پرتاب ونت کو مختار کل (دیوان) مقرر فرمایا اور اسی سال زمینداران شولاپور سے پیشکش (نذرانہ) لیکر حیدرآباد روانہ ہوئے آپ کے عہد میں مرہٹے زمینداروں میں رگھوناتھ راؤ اور مادھو راؤ و جانوجی بھوسلا تھے۔ محمد مراد خاں بہادر نواب غفران مآب کے مصاحب خاص تھے۔ اور اس وقت ناظم اورنگ آباد سالار جنگ درگاہ قلی خاں تھے۔ اسی زمانہ

میں دارالحرب پونہ کو آگ لگا دی گئی۔

حیدرآباد میں اس وقت بہادر دل خاں شجاع الدولہ ناظم بلدہ تھے۔ مرہٹوں کی خانہ جنگی نے ۱۷۷۳ء میں راجہ پرتاب ونت کو مار ڈالا۔ اس کے مرنے کے بعد میر موسیٰ خاں خدمت مدارالمہامی سے سرفراز فرمائے گئے اور ان کو احتشام جنگ رکن الدولہ کا خطاب مرحمت ہوا اور غلام سید خاں کو معین الدولہ سہراب جنگ کا خطاب سرفراز فرما کر ناظم صوبہ دار برار مقرر فرما دیا۔

نواب شیر جنگ حیدر یار خاں بہادر جو قدیم امیر آصف جاہی عہد جلیلہ پر ممتاز تھے ان کو خطاب نیرالدولہ نیرالملک بہادر سرفراز ہوا۔ چونکہ اول دیوانی سرکار اور دوم دیوانی صوبہ جات دکن سے سرفراز ہوئے تھے۔ دخیل کار رکن الدولہ ہو کر تمام مہمات اپنے اختیار میں لے لئے۔ اس زمانہ میں نواب شجاع الملک بسالت جنگ بہادر قلعہ کرنول میں تھے اس وقت وہاں کا حاکم منور خاں تھا اور قلعہ دار رستم خاں اور آصف جاہ ثانی نے اسمٰعیل خاں کو ۱۱۸۷ھ میں برار کا صوبہ دار مقرر کیا۔ اور غلام سید خاں معین الدولہ کو برار سے بدل کر سالار جنگ درگاہ قلی خاں کی جگہ اورنگ آباد پر ناظم مقرر فرمایا۔

نواب آصف جاہ ثانی ۱۱۷۵ھ سے ۱۲۰۲ھ تک کل دس سفر فرمائے انشاءاللہ تعالیٰ آئندہ کسی موقع سے اس کا ذکر کیا جائے گا۔

نواب آصفجاہ ثانی غفران مآب بتاریخ ۱۰ ربیع الثانی شریف ۱۲۱۸ھ روضہ جاودانی کو تشریف

لے گئے نواب غفراں مآب کے (۸) صاحبزادوں کے اسماء گرامی ذیل میں درج کئے جاتے ہیں :-

(۱) نواب عالیجاہ بہادر (۲) نواب اکبر علی خاں بہادر آصفجاہ ثالث (۳) نواب جہاندار جاہ میر ذوالفقار علی خاں بہادر (۴) نواب میر جمشید علی خاں جمشید جاہ بہادر (۵) نواب فریدون جاہ میر سبحان علی خاں بہادر (۶) نواب اکبر جاہ میر تیمور علی خاں بہادر (۷) نواب سلیماں جاہ میر جہانگیر علی خاں بہادر (۸) نواب کیوان جاہ حضرت غفراں مآب نے (۴۲) سال حکومت کی۔

(۶) نواب مغفرت منزل میر اکبر علی خاں فولاد جنگ منزل الدولہ آصف الملک سکندر جاہ بہادر آصف جاہ ثالث جعل الجنتہ مثواہ بتاریخ ۱۲ ربیع الثانی ۱۲۱۸ھ شریف میں فرماں روائے سلطنت دکن ہوئے تین بھائیوں کو جو تین تین ہزار روپیہ تنخواہ تھی المضاعف کی اور نواب فریدون جاہ بہادر مرحوم کو جو سب سے بڑے تھے چار ہزار کے اضافہ سے شرف عزت بخشا۔

ایک روز نواب سکندر جاہ بہادر کی سواری مبارک بہ ہمراہی نواب شمس الملک شمس الامراء بہادر و اعظم الامرا ارسطو جاہ بہادر و حشمت جنگ امجد الملک محمد امجد خاں بہادر و دیگر عمائدین سلطنت تالاب حسین ساگر کو پہونچی وہاں خاص حضرات خاص فنون دکھلائے اور پھر نواب مغفرت منزل کشتی میں سوار ہو کر سیر فرما رہے تھے اتنے میں امجد الملک محمد امجد خاں بہادر فوراً تالاب میں کود پڑے

اور تیرتے ہوئے حضرت مغفرت منزل کی کشتی تک پہنچ گئے۔ حضرت غفران منزل نے خاں بہادر کو کشتی میں بٹھالیا اس اثنا میں شاہ عالم بادشاہ دہلی نے ایک فرمان والاشان ارسال فرمایا جو استقلال سلطنت دکن کے متعلق تھا۔ نواب آصف جاہ ثالث نے استقبال فرمان کے لئے باغ لنگم پلی میں تشریف فرما ہوئے جب اس فرمان مبارک کو بہ اعزاز تمام حاصل فرمایا تو دارالسلطنت میں تشریف لانے کے بعد نذریں گزرانی گئیں اور بتاریخ ۹ ذیحجہ ۱۲۱۸ھ میں سب سے پہلے شاہزادہ بیدار بخت نواب میر فرخندہ علیخان بہادر کو ناصر جنگ اور صاحبزادے میر بشیر علی خاں بہادر کو صمصام جنگ اور صاحبزادہ میر گوہر علی خاں کو مبارز جنگ کا خطاب عطا فرمایا۔ بتاریخ ۲۸ محرم الحرام ۱۲۱۹ھ نواب مشیر الملک ارسطو جاہ بہادر کا انتقال ہوگیا تو رگھوتم راؤ پیشکار دو ماہ مدار المہامی کے کام کو انجام دیا اس کے بعد نواب سکندر جاہ بہادر نے ۵ ربیع الثانی شریف ۱۲۱۹ھ میں میر ابوالقاسم میر عالم کو خدمت دیوانی سے ممتاز فرمایا۔

۱۲۱۹ھ میں رگھوتم راو راجہ اندر (پیش دست غلام سید خاں) خدمت پیشکاری سے معزول کردیا گیا اور راجہ مہیپت رام شہر بدر کردیا گیا۔

۱۲۲۰ھ میں نواب سکندر جاہ بہادر نے بتقریب سالگرہ مبارک نواب شمس الامرا بہادر کو تیس لاکھ روپیہ کی جاگیر اور سات ہزار سوار اور سات ہزار بار کی بخشی گری سرفراز فرمائی اور نواب منیر الملک بہادر کو رتبہ دیوانی بادشاہی

اور جمعیت وغیرہ سے سرفراز فرمایا۔ چونکہ رگھوتم راؤ کی معزولی کی وجہ سے پیشکاری پر کسی کا تقرر نہیں ہوا تھا تو نواب میر عالم ہی کی نگرانی میں تھی۔ اسی سال یعنی ۱۲۲۱ھ میں شاہ عالم بہادر شاہ دہلی کا انتقال ہو گیا۔

بتاریخ ۲۰؍صفر المظفر ۱۲۲۱ھ میں نواب میر عالم بہادر نے پیشگاہ حضور سے خدمت پیشکاری پر مہاراجہ چندو لعل بہادر کو ممتاز فرمایا۔ میر عالم بہادر بتاریخ ۱۹؍شوال ۱۲۲۳ھ انتقال کیا۔ ۱۰؍شعبان ۱۲۲۴ھ میں نواب سکندر جاہ بہادر نے نواب منیر الملک بہادر کو خدمت وزارت سے سرفراز فرمایا اس زمانہ میں رزیڈنٹ مسٹر تامس المخاطب سٹڈلم یار جنگ بہادر موجود تھے اسی زمانہ میں باجی راؤ پیشوا والی احمد آباد المعروف بہ پونہ اور لکھو کھرا باجی راؤ والی ناگپور سے مقابلہ ہوا تھا جس میں پیشوا کو شکست ہو گئی۔ ۱۶؍محرم الحرام ۱۲۳۲ھ کو باجی راؤ پونہ سے بے دخل ہو گیا نواب سکندر جاہ بہادر بتاریخ ۷؍ذی قعدہ ۱۲۴۳ھ میں خلد بریں میں جگہ پائی۔

نواب مغفرت منزل ۲۶ سال سریر آرائے ملک دکن رہے۔

نواب سکندر جاہ بہادر کے (۹) صاحبزادوں کے اسماء گرامی یہ ہیں

لہ اس ماہ تک کون خدمت مدار المہامی کو انجام دیا اس کی وضاحت مورخین نے ظاہر نہیں کی۔ اس لیے مولف نے بھی اس کا ذکر نہیں کیا۔ انشاء اللہ تعالیٰ آئندہ کسی موقعہ سے ذکر کیا جائے گا۔

(۱) نواب میر فرخندہ علی خاں بہادر ناصر الدولہ آصف جاہ رابع

(۲) نواب میر بشیر الدین علی خاں بہادر صمصام الدولہ (ولیعہد)

(۳) نواب میر گوہر علی خاں بہادر مبارز الدولہ۔

(۴) نواب میر تفضل علی خاں بہادر عرف پیر بادشاہ

(۵) نواب میر منور علی خاں بہادر منور الدولہ۔

(۶) نواب میر ذوالفقار علی خاں ذوالفقار الدولہ

(۷) نواب میر محمود علی خاں بہادر

(۸) نواب میر داؤد علی خاں قمر الدولہ بہادر

(۹) نواب میر فتح علی خاں ظفر الدولہ بہادر

(۷) نواب فضیلت مآب ناصر الدولہ مظفر الممالک نظام الملک آصفجاہ رابع میر فرخندہ علیخاں بہادر غفران منزل غفران منزل نے بتاریخ ۲۰ ذیقعدہ سنہ ۱۲۴۴ھ فرماں روائی سلطنت کو قدوم میمنت لزوم سے عزت افزائی بخشی۔ اور مہاراجہ چندو لعل بہادر نے کوتوال حسین علی خاں بہادر کے ذریعہ شہر حیدرآباد میں نواب ناصر الدولہ بہادر کے تخت نشینی کی منادی کرادی اس وقت مہاراجہ چندو لعل بہادر پیشکار و مدار المہام کل بھی تھے۔ نواب ناصر الدولہ بہادر غفران منزل نے بتقریب جلوس مبارک ایک کروڑ روپیہ بابتہ قرضہ حضرت غفران مآب معاف فرمایا اور مہاراجہ

نے جمیع امور مالی اور ملکی کے مختار ہو گئے۔ آپ کے عہد مبارک میں منیر الملک بہادر دیوان مہاراجہ چندو لعل بہادر پیشکار و مختار کل۔ راجہ رام بخش ابن راجہ گوبند بخش و نواب سراج الملک بہادر ابن نواب منیر الملک بہادر (دیوان) مرحوم امیر کبیر شمس الامرا بہادر۔ نواب سالار جنگ بہادر ابن اشجع الدولہ خلف منیر الملک بہادر۔ راجہ نرندر پرشاد بہادر ابن راجہ بالا پرشاد بہادر خلف راجہ چندو لعل بہادر۔ قاضی ذوالفقار علی خاں مفتی حافظ فتح اللہ خاں۔ کوتوال طالب الدولہ بہادر وغیرہ وغیرہ برسر خدمت موجود تھے۔

نواب ناصر الدولہ بہادر غفراں منزل نے مخنثوں کی ممانعت کے احکام اجرا فرمائے اور سیندھی وغیرہ شہر کے باہر فروخت کرنے کے احکام اجرا فرمائے سنہ ۱۲۶۲ھ میں بتقریب جشن نوروز حضرت مغفرت منزل کے صاحبزادوں کو حسب ذیل خطاب عطا فرمایا گیا۔

محتشم جنگ منور الدولہ ہمایوں جنگ ذوالفقار الدولہ قطب الدولہ قمر الدولہ مظفر الدولہ اور نواب شمس الامرا بہادر کو امیر و کبیر اور اُن کے فرزندوں میں سے محمد رفیع الدین خاں بہادر کو نامور جنگ عمدۃ الدولہ اور محمد سلطان الدین خاں بہادر کو سبقت جنگ محتشم الدولہ اور محمد بدر الدین خاں بہادر کو رفعت جنگ معظم الدولہ اور محمد رشید الدین خاں بہادر کو

بہادر جنگ اقتدار الدولہ اور نیر الملک بہادر کو امیر الامرا اور ان کے فرزندوں کو یہ خطابات عطا ہوئے۔ (۱) شجاع الدولہ (۲) سراج الدولہ (۳) اشجع الدولہ (۴) اکرام الدولہ اور مہاراجہ چندولعل بہادر کو مہاراجہ راجایاں ان کے فرزندوں میں سے راجہ بالاپرشاد کو راجہ دھراج اور راجہ نانک بخش کو راجہ بہادر اور راجہ گوبند بخش بہادر کو منصب کے اضافہ کے ساتھ چار ہزار سوار اور علم و نقارہ و توپ و جاگیر سرفراز کی گئی اور ان کے فرزندوں کو خطاب راجہ و منصب سے ممتاز کیا گیا۔

غلام حیدر خاں قوم نور کو اقتدار جنگ اور حسن علی خاں کوتوال کو طالب الدولہ خطابات دئے گئے۔ و نیز دیگر امیرزادے اور منصبدار اور اہل دفتر کو خطاب خانی و جنگی اور راجگی سے ممتاز فرمائے۔

مہاراجہ چندولعل بہادر نے حسب الحکم سرکار ۱۲۴۷ھ میں سکھوں کو شہر بدر کر دیا۔

۱۲۴۹ھ میں نواب نیر الملک بہادر کا انتقال ہو گیا۔ چونکہ مہاراجہ چندولعل بہادر نواب نیر الملک بہادر کی زندگی میں امور دیوانی کو آپ ہی خود انجام دے رہے تھے اس لئے بدستور قدیم خدمت مدار المہامی مہاراجہ پر بحال رہی۔

بتاریخ ۳ ذی قعدہ ۱۲۴۹ھ اکبر شاہ ثانی بادشاہ دہلی کی طرف سے

فرمان واجب الاذعان متضمن بہ تعزیت رحلت حضرت نواب مغفرت
منزل و بہ تہنیت جلوس نواب ناصرالدولہ بہادر روانہ کرنے کی کیفیت
معلوم ہوتے ہی نواب ناصرالدولہ بہادر نے حسب عادت قدیم باغ
لنگم پلی تک استقبال فرماکر وہاں سے مراجعت فرمائی۔

اب مؤلف اُس فرمان مبارک کا القاب ہدیہ ناظرین کرتا ہے
جس کو شاہ دہلی نے نواب آصف جاہ ناصرالدولہ بہادر کو حسب عادت
قدیم جیسا کہ شاہان دہلی نے خاندان آصفیہ فرماں روایان دکن کو بلحاظ
تعلقات قدیم ملقب فرماکر معزز و مفتخر فرمایا۔

آرت وایالت منزلت شوکت و بسالت مرتبت مسند ارا کین دولت
قاہرہ موید سلاطین باہرہ نص خاتم ابہت و جلالت مرکز دائرہ حشمت
و عظمت فدوی خاص الخاص مودة الاخلاص الاختصاص شمع محفل
صدق و ارادت چراغ نور افروز انجمن فدویت عالی فطنت وافی
فطرت متعہد سرانجام مہمات سلطانی متکفل انصرام تدبیرات جہاں بانی
مستوجب العنایات والاکرام مستلزم تفاخر والاحترام مادون التصرف
علی الاطلاق مرجع الامراء بالارادات والاستحقاق موسس الارکان دولت
صاحبقرانی مقوم اعیان دودمان گورگانی فرزند مرتبت بلند جگر گوشہ
بجاں پیوند مظفر الممالک نظام الدولہ افضل الاراکین السلطنۃ آصف جاہ

میر فرخندہ علی خاں بہادر فتح جنگ سپہ سالار یار وفادار رستم دوراں ارسطوئے زماں

فرمان مترشدۂ صدر کا آخری مضمون (جس سے یہ واضح ہوتا ہے کہ القاب متذکرۂ بالا شاہان ہند نے بہ لحاظ تعلقات جان نثاری ووفاداری خاندان آصفیہ فرماں فرمایان دکن کو ملقب فرما کر معزز و مفتخر فرمایا ہے) درج ذیل ہے۔

دربارۂ درخواست خطاب والقاب بدستور پدر خود کہ بہ معرض عرض بندگان اقدس اعلیٰ رسانیدہ بود نظر بہ تقدیم بندگی وفدویت آں فرزند مرتبہ بلند مورث الارادت باقتضائے فرط تفضلات خسروانی کہ نمونہ فیوضات ربانی است بالقاب وخطاب موروثی پدری وہم وفور توجہ سلطانی الفاظ چند زاید برآں در جلدوی نیکو بندگی آں فرزند خاص واقفی اختصاص نمودہ سرفراز وممتاز فرمودیم باید کہ مراسم ارادت وشکر وسپاس ایں مراحم بے قیاس ومکارم افزوں از قیاس بسر دوست پرست فدویت بہ تقدیم رساند مبلغ یکصد ویک مہر وتسبیح مروارید بہ تفصیلے کہ بر فرد علیحدہ مرقوم آمدہ بہ مجرد بہ نظر کرامت منظر اقدس گذشت کہ بہ شرط تفضلات خسروانی بشرف قبول موصول گشت لازمہ رسوخ فدویت وصدق خانہ زادی کہ مدام وعلی الدوام عرایض رسوخیت وارادت التیام خود بحضور ساطع النور ارسال می نمود

باشند و توجہات خاص را بدولت و اقبال را قرین حال فدویت اشتمال خود روز افزوں ابد مقروں دانند انتہیٰ۔

واضح ہو کہ اس القاب میں افضل الاراکین السلطنۃ کے اضافہ سے شاہ اکبر ثانی نے (خاص اعلیحضرت نواب ناصر الدولہ بہادر کے لئے) مفتخر و ممتاز فرمایا۔

تقریب جشن نوروز بہ سال ۱۲۵۶ھ نواب ناصر الدولہ بہادر نے صاحبزادہ کلاں کامگار کو افضل الدولہ کا خطاب اور چھوٹے صاحبزادہ کو روشن الدولہ کا خطاب عطا فرمایا اور اپنے بھائیوں کو صمصام الملک اور سیف الملک میر تفضل علیخاں بہادر منور الملک ذوالفقار الملک قمر الملک مظفر الملک اور فرزندان نواب شمس الامرا امیر کبیر بہادر کو عمدۃ الملک محتشم الملک معظم الملک اقتدار الملک اور نواب سراج الدولہ بہادر کو سراج الملک اور غلام حیدر خاں کو عمدۃ الملک کے خطاب سے عزت افزائی فرمائی حسب استدعار مہاراجہ چندو لعل بہادر ہر ایک جاگیردار و تعلقدار و جمعدار اور اکثر عربوں اور پٹھانوں و نیز متصدیوں کو خطابات خانی جنگی و راجگی سے سرفراز فرمایا۔ مہاراجہ چندو لعل بہادر نے بہ ۱۲۵۸ھ بعوض تنخواہ سلیمانجاہ بہادر تعلقہ کاری مونگی دیدی۔

۱۲۵۹ھ میں جنرل فریزر بہادر رزیڈنٹ نے بالاستقلال گدی نشینی

کی خبر سے آگاہی دی۔ اور اسی وقت سے خود بدولت نے اپنے آپ کو مختار واقعی تصور فرمایا۔ اعلیٰحضرت نواب ناصر الدولہ بہادر نے ۱۰؍ شعبان المعظم سنہ ۱۲۵۹ھ میں مہاراجہ چندو لال بہادر کو خدمت پیشکاری سے معزول فرمایا اور راجہ رام بخش بہادر جو مہاراجہ چندو لال کے بھتیجے تھے خدمت پیشکاری پر مقرر فرمایا بعد ازیں نواب ناصر الدولہ بہادر نے نواب[1] سراج الملک بہادر کو رزیڈنٹ بہادر کا وکیل مقرر فرمایا۔ لیکن بہ سفارش گورنر جنرل نواب سراج الملک بہادر کو حضور پرنور نے دربار عام میں بتاریخ ۲۰؍ ذی قعدہ سنہ ۱۲۶۱ھ دیوانی کی خدمت سے سرفراز فرمایا۔ سنہ ۱۲۶۴ھ میں محمد وزیر خدمت کوتوالی سے سرفراز کئے گئے۔

بوجہ عدم اتفاقی نواب سراج الملک بہادر رزیڈنٹ صاحب نے حضور پرنور سے کہا کہ میں جاتے ہی لارڈ گورنر جنرل صاحب بہادر سے عرض کرتا ہوں اور ایسا حکم لاتا ہوں کہ جناب (حضور) ان کو معزول فرمادیں اور جسے چاہیں خدمت سے ممتاز فرمادیں۔

(۱) راجہ رام بخش بہادر کو حضور نے مکرر خدمت وزارت سے بعد استعفا نواب خورشید جاہ بہادر سرفراز فرمایا۔

[1] بعد سرفرازی وکالت نواب سراج الملک بہادر نے دفتر دار الانشاء موسوم دفتر ملکی قائم فرمایا۔

بتاریخ ۲۵ شوال المکرم ۱۲۶۴ھ رزیڈنٹ بہادر نے دربار عام میں حاضر ہوکر خریطہ گورنر جنرل صاحب بہادر گزران کر شرف عزت حاصل کی۔ اس خریطہ کا ملخص یہ ہے کہ "آپ اپنے خانگی مقدمات کے مختار ہیں۔ انھیں (یعنے سراج الملک بہادر) کو معزول اور کسی کو منسوب فرمادیں ہم کو اس سے کچھ غرض نہیں۔

بتاریخ ۱۴ ذی حجہ ۱۲۶۴ھ نواب سراج الملک بہادر خدمت دیوانی سے معزول کیے گئے۔ اس کے بعد رزیڈنٹ فریزر صاحب بہادر نے نواب سراج الملک بہادر کی طرف سے سفارش کی جس پر اعلیحضرت حضور نے مثل برہنہ شمشیر کے غضب میں آگئے اُس وقت کے جوشیلے الفاظ تواریخ میں ملاحظہ کے قابل ہیں۔ اس کے بعد غلام حیدر خاں نے سیف جنگ[1] ابن امجد الملک محمد امجد خاں کے طرف سے سفارش کی۔ جب اسکی اطلاع گورنر صاحب کو ملی تو انھوں نے لکھا کہ "اخبار سے ہم کو معلوم ہوا کہ وہ خود (یعنے سیف جنگ) اپنے خانگی مقدمات کی کارروائی پوری طور سے نہیں کرسکتے ہیں تو یہ بڑا کام ریاست کا ہے اس کا نظم و نسق اُن سے کیونکر ہوسکتا۔"

[1] مولف صاحب بستان آصفیہ نے صفحہ ۱۴۲ میں لکھا ہے کہ نواب سراج الملک بہادر کے بعد نواب سیف جنگ۔ ابن امجد الملک کا تقرر ماہ ذی حجہ ۱۲۶۴ھ میں عہدہ وزارت پر ہوا اور محرم ۱۲۶۵ھ کو معزول کیے گئے۔ بستان آصفیہ کے ص ۶۶ میں صرف یہ بتلایا ہے ۱۲۶۴ھ کو نواب سراج الملک کے تفویض کی گئی اسکے بعد کئی بار وزارت میں تغیر و تبدل ہوا چنانچہ تھوڑے دن کے بعد نواب شمس الامرا امیر کبیر و راجہ رام بخش

گورنر صاحب بہادر کی یہ مخلصانہ رائے حضور پرنور کے بہت پسند خاطر مبارک ہوی تو حضور پرنور نے بتاریخ ۴ ربیع الثانی شریف سنہ ۱۲۶۵ھ بوقت مغرب نواب شمس الامرا بہادر امیر کبیر کو خدمت وزارت و وکالت سے مفتخر و ممتاز فرمایا

اسی زمانہ میں چند جعل سازوں نے دیوانی و پیشکاری کی جعلی مہریں بناکر حسب دل خواہ اپنے دلی مطالب پورے کر رہے تھے کہ گرفتار کرلیے گئے

چھ ماہ کے بعد نواب شمس الامرا بہادر نے یکم رمضان سنہ ۱۲۶۵ھ کو استعفا داخل کرکے بتاریخ ۱۰ رمضان المبارک سنہ ۱۲۶۵ھ کو خدمت سے سبکدوش ہوگئے

سنہ ۱۲۶۶ھ میں بتقریب جشن نوروز اعلیحضرت نواب ناصرالدولہ بہادر نے محمد محی الدین خاں بہادر عرف شبلی صاحب (متبنٰی حضرت مغفرت منزل) خلف اقتدار الملک محمد رشید الدین خاں کو طلب فرماکر موروثی خطاب تیغ جنگ مرحمت فرمایا۔

ماہ جمادی الاول سنہ ۱۲۶۶ھ میں بندگانعالی نے جملہ تعلقات کی گذاشت غلام حیدر خاں سے طلب کرکے راجہ رام بخش بہادر کے پاس بھجوادی۔

بتاریخ ۴ ذی حجہ سنہ ۱۲۶۶ھ راجہ رام بخش بہادر پیشکاری سے معزول کردے گئے۔

بتاریخ ۸ صفر سنہ ۱۲۶۷ھ گنیش راؤ نبیرہ پرتاب[2] ونت[1] کو یاد فرماکر

(بقیہ گذشتہ) پیشکار مدارالمہامی کے کام کو انجام دیتے رہے [1] مولف تاریخ رشید الدین خاں نے لکھا ہے کہ بعد سبکدوشی خدمت وزارت ۲۵ شوال سنہ ۱۲۶۵ھ چہارشنبہ پیشکاری کی خدمت مجوزہ مرحمت ہوی اور راجہ ۔۔ کو حکم ہوا کہ مفتخر الیہ سے رجوع کریں ۱۲ [2] پرتاب ونت حضرت غفران مآب کا دیوان تھا ۱۲

بندگان عالی نے خدمت پیشکاری سے ممتاز فرمایا۔

راجہ رام بخش بہادر کی معزولی کے بعد سے دیعنے ۲۴ ذی حجۃ الحرام ۱۲۶۶ھ سے ۲۷ شعبان ۱۲۶۷ھ تک خدمت دیوانی کے جملہ کاروبار بالکل موقوف رہے بتاریخ ۲۰ شعبان المعظم ۱۲۶۷ھ بندگان عالی نے نواب سراج الملک بہادر کو مکرر عہدۂ دیوانی سے سرفراز فرمایا۔ آخر ذی قعدہ ۱۲۶۷ھ میں اعلیحضرت نے ایک جاگیر جس کا محاصل سالانہ پانچ ہزار تھا سجادہ صاحب حضرت خواجہ خواجگان خواجہ معین الدین چشتی قدس اللہ بالسر السامی بمہر خاص ذریعہ سند گزرانی۔

۹ ذیحجہ ۱۲۶۶ھ کو محمد وزیر کو توالی سے موقوف کئے گئے اور ۱۲ ذیحجہ ۱۲۶۷ھ کو فضل الدین خاں بن امام الملک خدمت کوتوالی سے ممتاز ہوے۔

۴ صفر ۱۲۶۸ھ کو حسن علی خاں طالب الدولہ خدمت کوتوالی پر مامور کیے گئے۔

بماہ جمادی الثانی ۱۲۶۸ھ راجہ ناتھ بخش خدمت کروڑگیری بلدہ سے معزول کیے گئے۔ اور راجہ بالمکند اس عہدہ پر مامور کیے گئے بوجہ زیادتی قرض و ادائی تنخواہ کنٹنجنٹ ملک برار ذریعہ عہدنامہ دیا گیا

بتاریخ ۸ شعبان المعظم ۱۲۶۹ھ نواب سراج الملک بہادر کا انتقال ہو گیا۔

بتاریخ ۱۲ شعبان المعظم ۱۲۶۹ھ بالک بخش کروڑگیری پر (بوجہ معزولی راجہ بالمکند) مقرر کیے گئے۔

بتاریخ ۲۲ شعبان المعظم ۱۲۶۹ھ نواب سالارجنگ بہادر ابن شجاع الدولہ ابن نواب منیرالملک بہادر کو عہدہ دیوانی پر اعلیحضرت بندگانعالی نے ممتاز و مفتخر فرمایا۔ ساتھ ہی ساتھ راجہ نرندر پرشاد ابن راجہ بالاپرشاد بن مہاراجہ چندولعل کو بھی خدمت پیشکاری سے عزت افزائی فرمائی

بتاریخ ۲۲ رمضان المبارک ۱۲۷۳ھ نواب ناصرالدولہ بہادر داخل جنت ہوے۔ آپ نے ۲۸ سال ۱۰ ماہ ۵ یوم سلطنت فرمائی۔

حضرت غفران منزل کے دو صاحبزادے

(۱) نواب میر تہنیت علی خاں بہادر افضل الدولہ آصفجاہ خامس

(۲) نواب میر جہانگیر علی خاں بہادر روشن الدولہ مرحوم

(۸) آصف جاہ خامس نواب میر تہنیت[1] علی خاں بہادر افضل الدولہ نظام الملک نظام الدولہ (مغفرت مکاں) ۲۴ رمضان المبارک ۱۲۷۳ھ سریرآرائے اورنگ دکن ہوے۔

آپ کے ابتداء عہد میں برسرخدمت نواب سرسالارجنگ بہادر اول مرحوم راجہ نرندر بہادر پیشکار و امیر و کبیر بہادر وغیرہ وغیرہ موجود تھے۔

[1] اعظم العطیات میں معزز مولف نواب عزیز جنگ بہادر نے بجائے میر تہنیت علیخاں بہادر کے میر بندہ علیخاں لکھا ہے

اسی سال دہلی میں غدر مچا تھا اس خطرناک موقع پر اگر نواب نظام الملک آصف جاہ بہادر سرکار انگریزی کے ساتھ یارانہ تعلقات نہ رکھتے اور بلند ہمتی[1] سے کام نہ لیتے تو غالباً کسی قسم کے منصوبے پورے نہ ہوتے۔ اس وقت یہ بات قابل ذکر ہے کہ سرکار نظام کی سچی محبت و وفاداری کا ثبوت اس سے زیادہ اور کیا ہو سکتا ہے کہ آج ہند کی حکومت برٹش گورنمنٹ کے اختیار میں ہے اور برٹش گورنمنٹ بھی سچے دل سے سرکار نظام کی اظہار وفاداری و سچی محبت پر شکر گزار ہے اور یقین ہے کہ ہمیشہ شکر گزار رہے گی۔

یکم ربیع الثانی شریف ۱۲۷۴ھ میں نبیرگان امیر و کبیر کو خطابات حسب ذیل عطا کیے گئے۔

تیغ جنگ بہادر۔ خورشید الدولہ بہادر اور محمد وزیر الدین خاں سبقت جنگ بہادر۔ محمد مظہر الدین خاں رفعت جنگ بہادر۔ دیگر معززین کو بھی خطابات خانی و جنگی و بہادری و دولائی عطا کیے گئے

[1] افسوس ہے کہ معزز مولف بستان آصفیہ نے اپنے مبارک خیالات ظاہر کرتے ہوئے خلاف توقع نواب فضل الدولہ بہادر کا ذکر ان الفاظ میں فرمایا ہے کہ "ایک ایسے وقت میں جبکہ فضل الدولہ بہادر کو خود اپنی جان کا خوف تھا" (ملاحظہ ہو بستان آصفیہ صفحہ نمبر ۶۹ سطر ۱۰ حصہ اول۔ یہ مولف یہ کہے بغیر نہیں رہ سکتا کہ شاہان سلف نے بیار و وفادار کسی جان بچانے والے کو نہیں بنایا اور نہ کبھی بزدل کو یار وفادار کا لقب بخشا گیا۔ ہم اس قتنہ کی نظیر ہمارے ظل اللہ شہنشاہ دکن صانہا اللہ عن الشرور والفتن کی پیش کرتے ہیں۔ آپ نے اپنی وہی شان آصفی اور وہی خود مختارانہ حکومت کو بحال رکھا ہے جس کی فراست و شجاعت و وفاداری کی داد خود سرکار انگریزی دیتی رہی ہے۔ دعا ہے کہ خداوند عالم ہمارے بادشاہ ذی جاہ کو ہمیشہ بجاہ و اقبال سلامت رکھے آمین

بتاریخ ۱۲ صفر المظفر ۱۲۷۶ھ راجہ رائے رایاں بہادر کا انتقال ہوگیا

بہ ۱۲۷۷ھ م ۱۸۶۰ء تعلقہ رائچور وغیرہ سرکار انگریز نے واپس دئے اور دیگر تعلقات صرف خاص مبارک و جاگیرات نواب مختار الملک بہادر سپرد ہوئے۔

۱۳ جنوری ۱۸۶۱ء میں رزیڈنٹ ڈیوڈسن نے ایک فرد گذاشت تعلقات رائچور و دھاراسیون اور شوراپور بیڈر وغیرہ رقمی بتیس لاکھ چھیاسٹھ ہزار چھ سو اکتیس روپیہ کلدار اور ایک فرد متعلقہ تعلقات صرف خاص مبارک و بعض جاگیرات نواب مختار الملک بہادر پیشگاہ حضور میں گذرانی۔

غرہ شوال ۱۲۷۷ھ میں نواب خورشید الامرا بہادر کو جاہی کا خطاب حضور نے سرفراز فرمایا۔

۱۲۷۵ھ میں دکن کا قدیم سکہ جس پر بادشاہ دہلی کا نام تعظیماً درج کرتے تھے حسب تحریک گورنر جنرل لارڈ کننگ بہادر موقوف کر دیا جاکر بجائے بہادر شاہ غازی شاہ دہلی کے ایک طرف نظام الملک آصف جاہ بہادر دوسرے طرف ضرب حیدرآباد قرار پایا۔

بتاریخ ۱۳ ذی حجۃ الحرام ۱۲۸۲ھ شیخ الاکبر حضرت سیدنا شیخ جی حالی صاحب قبلہ ابوالعلائی قدس سرہ العزیز کا وصال شریف ہوا حضرت قبلہ کے جانشین حضرت عمر علی شاہ صاحب قبلہ ابوالعلائی قدس سرہ ہوئے۔

بتاریخ ۵ ربیع الثانی شریف ۱۲۸۳ھ اعلیٰحضرت حضور پر نور نواب میر محبوب علی خاں بہادر آصف جاہ سادس (حضرت غفراں مکاں) کی ولادت باسعادت عمل میں آئی۔ اسی سال میں ضلع بندی قائم ہوئی۔

بتاریخ ۱۳ ذی قعدۃ الحرام ۱۲۸۵ھ حضرت افضل الدولہ مغفرت مکاں داخل جنت ہوئے۔ حضرت مغفرت مکاں علاوہ دیگر خیرات کے ماہ محرم میں تین لاکھ روپیہ خیرات فرماتے تھے۔ آپنے کل بارہ سال ایک ماہ بیس دن دکن پر حکومت کی۔

(۹) آصف جاہ سادس نواب میر محبوب علی خاں بہادر والیٔ دکن غفراں مکاں بتاریخ ۱۵ ذی قعدۃ الحرام ۱۲۸۵ھ سریرآرائے تخت دکن ہوئے اعلیٰحضرت غفراں مکاں کے کمسنی کی وجہ نواب مختار الملک سرسالارجنگ بہادر اولے مدارالمہام اور نواب امیر کبیر عمدۃ الملک شمس الامرا بہادر (منجلے میاں) نائب (یعنے کوریجنٹ) مقرر ہوئے اور ان دو نو معزز امرا کی شرکت سے امور سلطنت انجام پاتے رہے۔

بتاریخ ۱۲ ماہ ربیع الاول شریف ۱۲۹۴ھ نواب عمدۃ الملک شمس الامرا امیر کبیر بہادر کوریجنٹ کا انتقال ہوگیا۔

بتاریخ ۲۰ رمضان المبارک ۱۲۹۴ھ نواب سر وقار الامرا بہادر و امیر کبیر رشید الدین خاں بہادر نائب حضور مقرر ہوے مگر یہ بال

سنہ ۱۲۹۹ھ بعد انتقال نواب امیر کبیر شمس الامرا رشید الدین خاں بہادر (نائب حضور) نواب سر سالار جنگ مختار الملک اولے مستقل مدار المہام مقرر ہوے۔

بتاریخ ۲۹ ربیع الاول شریف سنہ ۱۳۰۰ھ نواب مختار الملک بہادر کا انتقال ہوگیا۔

حسب الحکم اعلیحضرت بندگانعالی مہاراجہ نرندر بہادر پیشکار امورات دیوانی کو بھی بطریق منصرم انجام دیتے رہے۔ بعد ختم تعلیم وجملہ فنون سپہ گری بتاریخ ۷ ربیع الثانی شریف سنہ ۱۳۰۱ھ اعلیحضرت حضور پرنور آبائی مسند مبارک پر جلوہ افروز ہوے۔ اور اسی تاریخ سے خود مختارانہ حکومت پر متمکن ہوے۔ اس مبارک تقریب مسند نشینی میں ہز اکسلنسی لارڈ رپن گورنر جنرل ہند معہ دیگر معزز یوروپین عہدہ دار و دیگر عمایدین سلطنت ومعززین وجاگیرداران ومنصبداران وغیرہ وغیرہ کیمدعو تھے اسی روز بہ تقریب مبارک حضور نے نواب میر لایق علی خاں بہادر منیر الدولہ (ثانی) کو خدمت نیابت دیوانی سے سرفراز فرمایا۔ اور خطاب مع خلعت کے سالار جنگ منیر الدولہ عطا و سرفراز فرمایا۔ ونیز دیگر معززین وعہدہ داران سرکار عالی کو حسب ذیل خطابات وخلعت کے سرفراز فرمائے گئے۔

(۱) میر سعادت علی خاں کو غیور جنگ شجاع الدولہ بہادر (۲) راجہ راجایان راجہ نرندر بہادر کو مہاراجہ (۳) نواب ظفر جنگ بہادر کو شمس الدولہ (۴) نواب امام جنگ بہادر کو خورشید الدولہ (۵) آغا مرزا بیگ کو خانی و بہادری و سرور جنگ بہادر (۶) ہری کشن بہادر کو راجہ و بہادری (۷) مولوی حافظ محمد انوار[1] کو خانی و بہادری و محبوب نواز جنگ بہادر (۸) مرزا نصر اللہ کو خانی و بہادری وارث یار جنگ (۹) میر غضنفر علی عرض بیگی کو خانی و بہادری و قوی جنگ بہادر و دیگر معززین خانی و بہادری کے خطاب سے سرفراز کیے گئے۔

آخر ربیع الثانی ۱۳۱۰ھ کو اعلیحضرت نے کونسل آف اسٹیٹ کا انعقاد فرما کر خود بدولت میر مجلس قرار پائے۔ اور حسب ذیل ارکین مقرر ہوئے۔

(۱) نواب سالار جنگ منیر الدولہ بہادر (۲) راجہ راجایان مہاراجہ نرندر پرشاد بہادر (۳) نواب عمدۃ الملک اعظم الامرا امیر کبیر بشیر الدولہ بہادر (۴) نواب شمس الامرا امیر کبیر سر خورشید جاہ بہادر (۵) نواب سر وقار الامرا اقبال الدولہ بہادر (۶) نواب شمشیر جنگ بہادر (۷) نواب شہاب جنگ بہادر (۸) نواب مہر سر فراز حسین خاں بہادر

[1] اس مولف کے استاد مولوی شاہ محمد حسیل الدین صاحب کے حقیقی دادا حافظ محمد انوار اللہ صاحب بہ محبوب نواز جنگ بہادر ہیں۔

مؤلف عارف ابوالعلائی

معتمد مجلس مولوی سید حسین موتمن جنگ بہادر مقرر کئے گئے۔

۲۴ر جمادی الاول ۱۳۰۱ھ کو نواب منیر الدولہ مختار الملک بہادر ثانی کو شجاع الدولہ منیر الملک بہادر خطاب عطا فرمانے کے علاوہ اور معززین کو بھی خطابات سرفراز فرمائے گئے۔

اسی سال دکن میں بجائے فارسی رسل و رسائل کے دفاتر میں اردو خط و کتابت کی ابتدا ہوی۔

بتاریخ ۱۹ر ربیع الثانی شریف ۱۳۰۲ھ منجانب گورنمنٹ برطانیہ رزیڈنٹ صاحب حیدرآباد نے انگریزی دربار میں حضور کو جی سی یس۔آئی کا خطاب و اسٹار آف انڈیا کا تمغہ مرحمت کیا۔

یکم محرم الحرام ۱۳۰۳ھ کو اعلیحضرت نے مجلس انتظام صرف خاص کا انعقاد فرمایا۔

بتاریخ ۲۴ر جمادی الاول ۱۳۰۳ھ اعلیحضرت بندگان عالی نے مع رزیڈنٹ مسٹر کارڈری و نواب سالار جنگ بہادر ثانی مدار المہام و نواب خورشید جاہ بہادر وغیرہ وغیرہ کے گورنر جنرل ہند کی ملاقات کیلیے جب مدراس کو تشریف لے گئے تو اس وقت منجانب اعلیحضرت نواب سر آسمانجاہ بہادر و نواب منیر الملک بہادر انتظام سلطنت دکن کے لیے مقرر ہوے۔

آخر جمادی الثانی ۱۳۰۳ھ کو حال اعلیٰحضرت بندگان عالی متعالی مدظلہ العالی نواب میر عثمان علی خاں بہادر ادام اللہ اقبالہم وضاعف اجلالہم کی ولادت باسعادت ظہور میں آئی۔

۲۴ رجب ۱۳۰۵ھ کو نواب سالار جنگ بہادر ثانی نے خدمت وزارت دکن کا استعفا داخل کرکے سبکدوش ہوگئے اس کے چند ماہ بعد حضرت بندگانعالی نے دیوانی کے کام کو زینت بخشتے رہے۔

۸ ذی قعدہ ۱۳۰۵ھ کو نواب سر آسمانجاہ بہادر کو (جب کہ لندن میں تھے) اعلیٰحضرت نے خدمت وزارت سے متمتع فرمایا اس وقت کرنل مارشل معتمد پیشی خاص تھے جو اسی سال خدمت سے علیحدہ ہوکر پنجاب کی طرف روانہ ہوے۔

۱۳۰۶ھ میں نواب منیر الملک بہادر (خلف دوم سر سالار جنگ مرحوم) نے انتقال کیا۔

بتاریخ ۲ رجب المرجب ۱۳۱۰ھ کونسل آف اسٹیٹ کے بجائے کیبنٹ کونسل قائم ہوی۔

۱ جمادی الاول ۱۳۱۱ھ میں (نواب سر آسمانجاہ بہادر کی رخصت شش ماہی کی وجہ) نواب سر وقار الامرا بہادر خدمت مدار المہامی سے ممتاز کیے گئے اور بتاریخ ۴ ربیع الاول شریف ۱۳۱۲ھ کو مستقل مدار المہام

مقرر ہوئے۔

بتاریخ ۱۰ر جمادی الاول ۱۳۲۹ھ خدمت وزارت سے (نواب وقارالامرا بہادر) مستعفی ہوگئے۔

۱۰ر جمادی الاول ۱۳۱۹ھ کو مہاراجہ سرکشن پرشاد بہادر یمین السلطنت پیشکار منصرم مدارالمہام مقرر ہوئے۔ اور ۶ر شعبان المعظم ۱۳۲۰ھ کو مستقل مدارالمہام ہوگئے۔

بتاریخ ۹ر شوال المکرم ۱۳۲۰ھ منجانب شہنشاہ دہلی جی۔سی۔بی کا خطاب اعلیٰحضرت کو عطا کیا گیا۔

۱۰ر ذی الحجہ الحرام [illegible]ھ کو بتقریب عیدالضحیٰ اعلیٰحضرت نے مہاراجہ بہادر کو یمین السلطنت کا خطاب سرفراز فرمایا۔

مختصر یہ کہ حضرت غفران مکاں کی سخاوت و شجاعت و وفاداری دنیا میں مشہور ہے۔ ہم آئندہ دوسرے موقع پر تفصیلی حالات ہدیۂ ناظرین کریں گے۔

اعلیٰحضرت غفران مکاں ۴۴ سال ۹ ماہ ۹ یوم سلطنت دکن پر حکومت نہایت شان و شوکت سے فرما کر بتاریخ ۴ر رمضان المبارک ۱۳۲۹ھ دنیائے فانی سے رحلت فرمائی۔

حضرت غفران مکاں کے صاحبزادوں کا ذکر۔

(۱) اعلیحضرت قدر قدرت رفیع مرتبت بلند اختر نواب میر عثمان علیخاں بہادر خسرو دکن خلد اللہ ملکہ وسلطنتہ

(۲) نواب میر احمد محی الدین علی خاں بہادر

(۳) نواب میر محمد محی الدین علی خاں بہادر

حضرت غفراں مکاں کو حقیقت میں ولی الدکن کہا جائے تو بہت مناسب ہے اس واسطے کہ ان کے نام کے چلہ ہر موضع اور دیہات میں موجود ہیں۔ اور ان کی مزار شریف پر روزانہ خصوصًا پنجشنبہ وجمعہ کو بلا امتیاز قوم پھول وغیرہ چڑھائے جاتے ہیں، اور اب تک بھی سانپ وغیرہ کے کاٹے ہوے کو نواب میر محبوب علی خاں بہادر کے نام کی دہائی دیجاتی ہے۔

(۱۰) اعلیحضرت ولی نعمت قوی شوکت رستم دوراں ارسطو زماں سپہ سالار یار وفادار فتح جنگ نظام الدولہ نظام الملک مظفر الممالک آصف جاہ ہز اکز الٹڈ ہائنس نواب سر میر عثمان علی خاں بہادر جی۔ سی۔ یس۔ آئی۔ سی۔ بی۔ ای۔ خلد اللہ ملکہ وسلطنتہ بتاریخ ۴ رمضان المبارک ۱۳۲۹ھ سریر آرائے دکن ہوے۔ آپ نے بہت بڑے بڑے امور کو طے فرمایا ہے۔ جو آج تک کسی بادشاہ نے ایسے اہم اہم امور کو طے نہیں کیا۔

آپ کی لیاقت ۔ شجاعت و وفاداری کی داد سرکار انگریز بہادر دیتی ہے۔

آپ کے سخاوت کی مختصر کیفیت یہ ہے کہ غریب و امیر کے علاوہ شاہان اولوالعزم کی بقائے شان کی غرض سے ہمارے شہنشاہ دو صانہا اللہ عن الشرور والفتن نے معقول تنخواہیں مقرر فرمادی ہیں۔ اور غربا کی پرورشی کا بہترین طریقہ یہ نکالا گیا ہے کہ لاکھوں روپیہ کے صرفہ سے بڑی بڑی تعمیریں بنوائی جارہی ہیں اور جملہ ملازمین دفاتر سرکار عالی کی تنخواہوں میں اضافہ کیا گیا ہے۔ بڑے بڑے گریڈ قائم کئے گئے ہیں۔ غرضکہ شاہان سلف نے جو جو کام نہیں کئے ان کو ہمارا خود مختار بادشاہ وکن بخوبی انجام دیا اور دے رہا ہے۔

خداوند عالم ہمارے بادشاہ ذی جاہ کی صد وسی سال کی عمر کرے اور اس کو ہر ارادہ میں کامیاب کرے۔

(آمین ثم آمین یارب العالمین)

اس وقت یہ مولف برکات دور عثمانیہ کا تفصیلی تذکرہ اس وجہ سے نہیں کیا ہے کہ ہمارے ظل اللہ کے عہد مبارک میں آئندہ بہت بڑے بڑے نمایاں کام ہونے والے ہیں جو ہمیشہ بہ شکل تاریخ ہدیۂ ناظرین ہوتے رہیں گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ

بَارُہ۔ اسم مذکر (۱) وقت۔ سماں۔ موقع (۲) یوم۔ دن روز۔ (۳) دیر۔ عرصہ۔ (۴) مرتبہ۔ دفعہ۔ کرت (۵) دُوربار۔ دروازہ بنقشہ کاروزِ پنجر

بَارُف۔ اسم مذکر۔ (۱) بوجھ۔ بھار۔ اسباب۔ بست (۲) رخصت دخل۔ اجازت (۳) پھل۔ ثمر (۴) مرتبہ۔ کرت۔ نوبت (۵) اندوہ وغم (۶) عدالت۔ مسند عدالت (صفت میں) دشوار۔ اجیرن۔ ناگوار (۸) خدا اللہ (۹ صفت میں) تعالیٰ بزرگ۔ بالا۔ برتر (۱۰) باریدن کا امر (۱۱) حمل گربھ (۱۲) مرادف کار۔

بار۔ اصطلاح دکن۔ دکن میں نواب میر نظام علی خاں بہادر آصف جاہؒ ثانی نے جوانان بار کا دوسرا نام اسد اللہ رکھا تھا۔

باربلوتہ دار۔ اصطلاح دکن۔ اسم مذکر۔ اُن خدمتیوں کو کہتے ہیں جو زمینداران و دیسپانڈیان و مقدمان و پٹواریان کے علاوہ ہوتے ہیں ان کو شاہان قدیم سے انعام بھی مقرر ہے۔

بارج۔ اصطلاح۔ دکن کے اسنادی اصطلاح میں درمیانی تحریر کو بارج کہتے ہیں۔

باردار۔ اسم مذکر۔ شاہان بہمنیہ کے عہد میں چوبدار کو باردار کہتے تھے اس کو دیسادل۔ مورچی بھی کہتے ہیں۔

باردانہ۔ ف۔ اسم مذکر۔ صحیح باردان (۱) کسی چیز کے رکھنے کا برتن۔

خورجین۔ تھیلا (۲) اسباب رکھنے اور باندھنے کا سامان (۳) فوج وغیرہ کے کھانے اور پینے کا سامان (۴) آنگر کھنگر۔ دکان کے برتن بھانڈے۔ سوداگری اسباب آنے کے بکس۔ بیٹھن۔ بورئے وغیرہ۔ باورچی خانہ کا اسباب

**بارگاہ** ۔ ف۔ اسم مونث۔ اجلاس کی جگہ۔ دربار کی جگہ۔ کچہری۔ زمانۂ قدیم میں بادشاہ یا خودمختار رئیس اپنے آپ کو بارگاہ سے مخاطب فرماتے تھے۔ مثلاً بارگاہ جہاں پناہی۔ بارگاہ خداوندی۔ اور اکثر بادشاہ کی جناب میں جب وزراء وغیرہ معروضہ گذرانتے تھے تو شاہ کی بارگاہ میں اس طرح عرض کرتے تھے کہ بارگاہ جہاں پناہی میں عرض ہے۔ بارگاہ خداوندی میں عرض ہے یا بارگاہ ہمایونی میں عرض پرداز ہے۔

زمانہ قدیم میں بارگاہ کے دو قسم تھے۔

**بارگاہ کل** **بارگاہ خاص**

(۱) جب شاہان ہند نے دہلی کو دارالسلطنت بنایا تو سلاطین عجم کی تقلید میں دو دربار مقرر کئے تھے ایک بارگاہ کل جس کو دربار عام کہتے ہیں۔ اس دربار میں ہر ایک امیر و غریب باریاب ہوتا تھا۔

(۲) بارگاہ خاص۔ دربار خاص کو کہتے ہیں اس میں امراء و عمائدین سلطنت کے سوا کوئی دوسرا شخص داخل نہیں ہو سکتا تھا۔ شاہان بہمنی کے زمانہ میں دونوں دربار بہت ہی شان سے ہوا کرتے تھے۔

**بارگاہ کل** - یعنی دربار عام - ہر ہمنی ہفتہ میں ایک بار بروز چہارشنبہ صبح سے دوپہر تک بڑی عظمت و شان سے ہوتا تھا - بارگاہ کل کا محل ریشمی فرش و قالین ہائے زرین سے آراستہ کیا جاتا تھا اور اس محل کے دروازے مخملی پردوں سے سجائے جاتے تھے - بارگاہ کل کے سامنے تین دروازے تھے - اور ہر ایک دروازہ کے درمیان سو ڈیڑھ سو گز کا فاصلہ تھا (اور اس کے اطراف میں جلوخانہ تھا) اور ہر ایک دروازہ پر سپاہ و نقیبوں کی نشست (یعنی پہرہ) رہتی تھی صاحب استغاثہ و غیر استغاثہ کو کسی قسم کی روک ٹوک نہ تھی - دربان اور نقیب کا قاعدہ تھا کہ جو شخص دربار میں حاضر ہوتا تھا اس سے ہتیار رکھ لیتے تھے - کوئی شخص با ہتیار دربار میں داخل نہیں ہوسکتا تھا بجز خاص خاص مصاحبین نقیبوں کا لباس - ریشمی قبائیں - زرین ٹوپیاں - گلوبند کمر میں عصائے نقروی ہاتھ میں لئے ہوے ادب سے کھڑے رہتے تھے بادشاہ کی طرف سے ان کو یہ حکم تھا کہ اگر اہل اسلام دربار میں آتے ہوے دیکھیں تو بسم اللہ کا آواز دیں اور اگر دوسری قوم جیسے اہل ہنود وغیرہ کو دربار میں داخل ہوتے ہوے دیکھ کر یہ آواز دیں کہ ہدا ک اللہ - نقیبوں کے آواز دینے کے بعد ہی یہ لوگ بہ ادب تین مرتبہ تسلیم ادا کرتے تھے - دربار میں وزراء و امراء اپنے اپنے مقررہ مقامات پر با ادب دست بستہ کھڑے رہتے تھے جب تک بادشاہ حکم نہ دیتے یہ جملہ معزز حضرات دربار میں نہیں بیٹھ سکتے تھے البتہ دربار میں صرف وہ لوگ بیٹھتے تھے جو طبقہ

علماء ومشائخین سے تھے۔ اس دربار میں بادشاہ استغاثہ لیا کرتا تھا اور انکی فریاد سنتا تھا۔ مظلوم لوگ لال رنگ کا لباس پہنکر بادشاہ کے دربار میں حاضر ہوتے تھے وزراء وامراء وغیرہ کا لباس ایک ہی ہوتا تھا اور سر پر دستار سفید ہوتی تھی۔ مورخین کا بیان ہے کہ دستار کا رواج بادشاہ وحسن گنگو بہمنی کی یادگار ہے چنانچہ انھیں کی تقلید میں شاہان مغلیہ نے دستار وغیرہ کا رواج اختیار کیا۔

**بارگاہ خاص** - اس دربار میں خاص خاص لوگ حاضر رہتے تھے۔ جیسے وزراء وامراء واقران فوج ومعززین بلدہ ومقربین شاہ ودیگر سادات و مشائخین وعلما وشعرا۔ یہ دربار جس وقت بادشاہ چاہتا مقرر کرتا تھا۔ دکن میں آج تک بفضلہ تعالیٰ دو دربار ہوتے ہیں ایک دربار انگریزی۔ دوسرا دربار مغلائی۔ اس کی صراحت ردیف دال میں ملاحظہ ہو۔

**بارگیر** - ف اسم مذکر۔ بوجھ اٹھانے والا جانور۔ بارکش۔ وہ سوار جس کا ذاتی گھوڑا نہ ہو۔ اس وقت تک دکن میں بعلاقہ صرف خاص مبارک یہ طریقہ جاری ہے کہ گھوڑا اصل اسم کے نام اور دوسرا شخص اس کو نوکری میں لیجانے کے لئے مقرر کیا جاتا ہے۔

**بارمی** ہ۔ اسم مونث۔ نوبت (اردو۔ نوبت) حت نوبت

**بارو** - ف۔ اسم مونث۔ قلعہ کی دیوار

**بارہ** ف۔ اسم مونث۔ حصار۔ قلعہ کی دیوار۔ قلعہ (صفت) تیز رفتار

گھوڑا مضمون۔ ایک دفعہ۔ بابت۔ حق۔ شان۔ قاعدہ یوزہ جونشکی چیز ہے۔ اصطلاح میں درست کے بھی معنی مستعمل ہیں۔

**بارياب** - کچہری میں داخل ہونے والا۔ کسی بادشاہ یا امیر کے پاس آنے والا۔

**باسم یا بنام** ف۔ اسم مذکر۔ اسنادی عام قاعدہ ہے کہ سند جس کے نام جاری کیجاتی ہے اس کا نام اس طرح لکھتے ہیں۔ باسم فلاں یا بنام فلاں جاری شدہ لیکن دفاتر میں صرف نام کا اطلاق آیندہ نسل سے متعلق نہیں کیا جا سکتا۔ جب تک کہ نام کے ساتھ باولاد و احفاد یا نسلاً بعد نسل و بطناً بعد بطن درج نہ ہو۔

**باز**۔ ف۔ اسم مذکر۔ خراج۔

**بازخواست** ۔ف۔ فعل۔ بازگشت۔ واپس طلب کرنا۔ مانگنا۔ بقایا طلب کرنا۔ اضافہ رقم داخل خزانہ کرنا۔

**باع** ۔ع۔ اسم مذکر۔ ف۔ قولاج (اردو) بام اصطلاح دکن میں (۱۰۰ گز کو بام کہتے ہیں۔

**باغات** ف۔ اسم مذکر (باغ کی جمع) دکن کی اصطلاح میں باغات اس خطہ زمین کو کہتے ہیں جس کی پیداوار باولی کے پانی سے ہو خواہ وہ از قسم نملہ ہو یا نیشکر۔ اس کے محصول کے متعلق خافی خاں نے لکھا ہے کہ بمقابل

محصول زراعت کے محصول باغات کہتے ہیں۔

**باغبان** ف۔ اسم مذکر۔ مالی۔ باغ کا محافظ۔ چمن پیرا۔ باپ اور مربی سے مراد لیتے ہیں۔ ملک دکن کے مواضعات میں باغبان اس شخص کو کہتے ہیں جو پیاز۔ ادرک۔ لہسن وغیرہ فروخت کرتا ہے۔

**باقی**۔ ع۔ اسم مونث۔ بچی ہوی چیز۔ مابقی۔ بچت۔ بقایا۔ بقیہ (۲) صفت۔ پایندہ۔ قائم۔ دیرپا۔ غیر فانی۔ زندہ۔ موجود۔ (۳) واجب الادا واجب الوصول۔ دین۔

**باگا**۔ اسم مذکر (ہندو) خلعت نوشہ۔ دولہا کا جوڑا۔ پوشاک۔ لباس زرین۔

**بال چھتری**۔ اسم مونث۔ ایک قسم کی دستار پگڑی کو کہتے ہیں جو شاہجہانی پگڑی سے موسوم ہے۔

**بالا**۔ اسم مذکر۔ (۱) چھوٹی عمر کا بچہ۔ سولہ برس کا بالک۔ لڑکا۔ صفت (۲) بچوں کا سا (۳) ناسمجھ۔ بھولا۔ نادان۔

**بالا**۔ ف۔ صفت (۱) فوق۔ اوپر۔ اپر (۲) مذکورہ۔ مذبورہ (۳) دراز۔ لمبا۔ اونچا۔ بلند۔ چوٹی کا (۴) آگے۔ سامنے (اسم مذکر) فریب۔ حیلہ۔ بہانہ۔ اردو میں قدوقامت۔ کوتل گھوڑا۔ (کنایہ) ملک خراسان

**بالان**۔ ف۔ اسم مونث۔ دیوڑھی۔

**بالائی** ف۔ تابع فعل (۱) بلندی۔ اونچائی (۲) علاوہ غیر معمولی۔ اوپری۔ (۳) سطح کی۔ اوپر کی۔ (۴) دودھ کی ملائی۔

**بالائی یافت** ۔ف۔ اسم مونث۔ غیر معمولی آمد۔ دستوری تنخواہ کے علاوہ یافت۔ رشوت۔ گھوس۔ زمانہ سابق میں معاشداروں کی معاش سے پائیوں کا وہ حصہ جو تین پائی سے کم ہو سرکار میں داخل کیا جاتا تھا اور بعض اشخاص کو سرکار نے معاف بھی کر دی ہے۔ یہ بالائی آمدنی جو معاف کر دی گئی ہے ایک قسم کی عطا میں داخل ہے۔

**بالشت** ۔ اسم مونث۔ اشبر۔ وجب۔ بلاند (ف) بدست۔ بالشت اس مسافت کا نام ہے جو انگھوٹے کے سر ناخن سے چھنگلیا کے سر ناخن تک ہوتی ہے۔

**بالاگ** ۔ ہ۔ ہندی۔ بال کے سرے کو کہتے ہیں۔ بالاگ سے بڑے خطی پیمانے جو ایک گز شرعی تک پہونچتے ہیں۔ آٹھ بالاگ کا ایک لیک اس کو زبان اردو میں لیکھہ یا لکھہ کہتے ہیں۔ لیکھہ جوں کے انڈے کو کہتے ہیں جو سر کے بالوں میں پرورش پاتی ہے۔ لیکھہ کو عربی میں صوابہ کہتے ہیں۔ آٹھ لیک کا ایک ثروک کہلاتا ہے۔ جوں کو ہندی زبان میں ژرک کہتے ہیں۔ آٹھ ژوک کا ایک جو اور آٹھ جو کا ایک انگل۔

علمائے اسلام اور فقہائے ہیئت کے پاس ایک انگل (۶) جو کا ہوتا ہے چار انگل کا ایک رام کہلاتا ہے۔ رام کو ہندی میں مٹھی اور عربی میں قبضہ

کہتے ہیں اور چوبیس انگل کا ایک ہت یعنی ہاتھ جو ایک گز شرعی کے مساوی ہے
بالاگ سے چھوٹے خطی پیمانوں کا ذکر۔ آٹھ یج کا ایک پالک اور دس
رین کا ایک یج ہوتا ہے۔ رین کو عربی میں ہبار کہتے ہیں اس لئے کہ گرد
کے ذرے جو باریک روزنوں (سوراخ) میں آفتاب کی روشنی سے دکھائی دیتے ہیں

**بالاگھاٹ**۔ اسم مذکر۔ زمانہ قدیم میں دولت آباد کو بالاگھاٹ
کہتے تھے۔ بالاگھاٹ دکن کے علاقہ میں ایک بڑی پہاڑی مقام کا نام ہے
جو بالاگھاٹ برار کے نام سے موسوم ہے۔

**بالگیر**۔ ا۔ اسم مذکر۔ بارگیر کو کہتے ہیں۔

**بالمشافہ**۔ ع۔ تابع فعل۔ دوبدو۔ روبرو۔ منہ درمنہ۔ آمنے سامنے
شکمہ۔ اسناد اکبر شاہی کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ بعض اسناد بادشاہ اکبر
نے بالمشافہ بھی جاری کئے ہیں اور ان اسناد کو اسناد بالمشافہ کہتے ہیں۔

**بالمقطع یا بالمقطعہ**۔ ع۔ صفت۔ چلتا۔ قطعی۔ کوتاہ یا کوتہ۔ مقطع
اصطلاح دکن میں اس اراضی انعام کو کہتے ہیں جس کا پن مقررہ منجانب مقطعہ دار
سرکار میں داخل کیا جاتا ہے یہ انعام مقطعہ دار کے نسلاً بعد نسل جاری رہتا ہے
بالمقطعہ اگر ہارم یا کنواری اگر ہارم۔ س۔ اسم مذکر۔ وضع اگر ہار۔
انعام کی ایک قسم ہے جن میں مقطعہ دار سے خفیف سا پن لیا جاتا ہے۔

**بام**۔ ہ۔ اسم مونث۔ ایک مچھلی کا نام ہے جو بالکل سانپ کے

ہم شکل ہوتی ہے اس کو فارسی میں بارہا ہی کہتے ہیں۔

**بام** ا۔ اسم مذکر۔ باع۔ ع۔ قولاج۔ ف۔ بام اس مقدار طول کو کہتے ہیں جو دونوں ہاتھوں کی کشادگی کے درمیان ہوتا ہے۔ حیدرآباد دکن کے اصطلاح دفتری میں (۱۰۰) گز کا ایک بام کہلاتا ہے۔ اور اس کو پانڈ بھی کہتے ہیں۔ فقہا کے پاس ۴ گز شرعی[1] کا ایک باع کہلاتا ہے۔

**بام یا پانڈ** ا۔ اسم مذکر۔ ایک ہی پیمانہ کے دو نام ہیں یہ سطحی پیمانہ ہے جس کا رقبہ (۱۰۰) مربع گز کا ہوتا ہے۔ اسی طرح ایک بیگہ ۲۰ پانڈ یا بام کا ہوتا ہے جو مساوی ہے (۳۶۰۰) مربع گز کا۔

**بام بادشاہی** ۔ ھ۔ اسم مذکر۔ تین درعہ مکسر کا ایک بام بادشاہی کہلاتا ہے۔

**بام دہقانی** ھ۔ اسم مذکر۔ چھ درعہ مکسر کا ایک بام دہقانی کہلاتا ہے۔

---

[1] ناظرین کی سہولت کے لیے ہم ایک عربی نظم کا مختصر ترجمہ جو مقدار خط شرعیہ کے متعلق ہے پیش کرتے ہیں۔ (۱) برید۔ چار برید کا ایک فرسخ کہلاتا ہے (۲) فرسخ۔ تین میل کا ایک فرسخ شمار کیا گیا ہے (۳) میل۔ ہزار بام کا ایک میل کہلاتا ہے (۴) بام یا باع۔ چار گز کا نکالا گیا ہے (۵) گز۔ چوبیس انگل کا ہوتا ہے (۶) انگل۔ چھے جو کا ایک انگل کہلاتا ہے۔ اس کا طریقہ یہ ہے کہ ایک جو کی پیٹ دوسرے جو کی پیٹ سے ملا کر رکھی جائے (۷) جو۔ چھ خچر کے بالوں کا ایک جو ہوتا ہے ۱۲

**بام زو** - ف - اسم مذکر - نقارہ کو فارسی میں بام زو کہتے ہیں۔

**بام سلطانی** - ھ - اسم مذکر - ڈھائی درعہ مکسر کا ایک بام سلطانی کہلاتا ہے۔

**بان** - ہ - اسم مونث - (۱) عادت - خو - سبھاؤ - خصلت - مزاج - خاصیت (۲) طرز - ڈھنگ (۳) مائیان شادی سے چند روز پہلے جو دولھا اور دولہن کے ساتھ ایک رسم برتی جاتی ہے۔ (۴) تیر - تکہ - سہم - خدنگ (۵) ایک قسم کی ہوائی جو زمانہ گذشتہ کی لڑائیوں میں غنیم پر چھوڑا کرتے تھے۔ (۶) جزر و مد - جوار بھاٹا۔

**بانا** - ہ - اسم مذکر (۱) لباس - پوشاک (۲) وضع داری - روپ سروپ - بھیس (۳) عادت - سبھاؤ (۴) وہ تار جن سے کپڑا عرض میں بنتے ہیں - پود - بخلاف تانا - (۵) ایک ہتیار کا نام ہے - جسے دونوں ہاتھوں سے پکڑ کر لڑائی کے وقت پھراتے ہیں (۶) نقرے یا طلائی یا ریشمی ڈور جو بہادر آدمی اپنی بہادری ظاہر کرنے کی غرض اپنے پاؤں میں باندھتے ہیں۔ (۷) حرفہ - پیشہ - کسب - ہنر -

**بانس** - ہ - اسم مذکر - (۱) ایک قسم کی لکڑی کا نام ہے جو اندر سے خالی ہوتی ہے جو بانس مغز دار یعنی اندر بھی بھری ہوتی ہے وہ عمدہ قسم کی بانس کہلاتی ہے اس میں بانس غرقی کم یاب ہوتی ہے

جس پر تلوار برابر کام کر نہیں سکتی۔ (۲) نے قصب بمبو (۳) سو ائین گز کے پیمانہ کا نام (۴) جریب۔ طناب۔ زنجیر۔ بانس۔ گز سے بڑے پیمانہ میں داخل ہے۔ بانس کو کبھی جریب اور کبھی طناب اور کبھی زنجیر کہتے ہیں۔ یہ پیمانہ عموماً (۶۰) گز طول کا ہوتا ہے اور طناب بابری (۴۰) گز بابری طول کی اور طناب اکبری (۵۰) گز آلہی طول کی ہے۔ ہندوؤں کا دھرم تار یعنے خیراتی طناب (۱۵) گز طول کا ہوتا ہے۔ ممالک مغربی میں بانس کے طولانی پیمانوں کے نام۔

(۱) ایک آلہی گز ═══ ۳۳ انچ انگریزی

(۲) ۳ آلہی گز ═══ ایک بانس

(۳) ۲۰۔ بانس ═══ ایک جریب۔

**بائیسی** ہ۔ اسم مونث (۱) سلطنت مغلیہ کے زمانہ کا وہ شاہی جلوس جس میں (۲۲) بائیس اضلاع کی فوج ہمراہ رہتی تھی (۲) دو ہزار دوسو آدمیوں پر حکومت کرنے والا۔ امیر یا سردار (۳) ہندو جتھا پنچایت دل بھاونی۔ جماعت۔

**باد** ہ۔ اسم مونث (ہندو) (۱) بحث۔ فساد۔ تنازع لفظی (۲) تکرار۔ جھگڑا (۳) مقدمہ۔ نزاع۔ عدالت۔

**بتّا** ۔ ہ۔ اسم مذکر۔ گتا۔ بالشت

بٹاؤ۔ ہ۔ اسم مذکر۔ راہگیر۔ مسافر اور غیر۔ دوسرا۔

بٹائی۔ ہ۔ اسم مونث۔ (۱) تقسیم۔ بٹوارا۔ پیداوار کی وہ تقسیم جو اجارہ دار اور مالک زمین میں قرار پاتی ہے۔ (۲) کھیت اٹھانے کا زمانہ۔ غلہ تیار ہو کر بٹنے کا موسم (۳) بٹنے کی اجرت (۴) نصف نصف برابر کی تقسیم

ٹبائی۔ ہ۔ اسم مذکر تقسیم کرنا (الفاظ) ٹبائی کا طریقہ خصوصًا دکن میں زیادہ مروج ہے اس کو بھاولی بھی کہتے ہیں۔ اس کو زمانہ قدیم یعنی بہمنیہ سے قبل محاصل زراعت کہتے تھے۔ ٹبائی کے چار قسم ہیں (۱) بٹائی (۲) کھیت ٹبائی (۳) لانگ بٹائی (۴) کنکوٹ

(۱) ٹبائی یا بھاولی اس کو کہتے ہیں کہ زمیندار اپنی مقبوضہ زمین کسی دوسرے کو زراعت کی غرض سے دے۔ اور زراعت کرنے والے سے یہ قرارداد ہو جائے کہ بعد تیاری غلہ نصف غلہ صاحب زمین اور بقیہ نصف زراعت کرنے والا حاصل کرے۔ (۲) کھیت بٹائی۔ دو شخص مل کر آپس میں طے کرلیں کہ زراعت میں جملہ اخراجات نصف نصف اور بعد تیاری غلہ نصف نصف تو ایسی صورت میں ہر دو اشخاص زراعت کرنے والے مل کر زراعت کرتے ہیں اور بعد وضع اخراجات تیار شدہ بقیہ غلہ برابر تقسیم کرلیتے ہیں۔

(۳) لانک بٹائی اس کو کہتے ہیں کہ زمین سے دھان کاٹنے کے بعد کپہ (تودہ) جمع کرکے حسب قرارداد فرا رعین تقسیم کریں۔ بعد تقسیم ہر ایک شخص کاٹے ہوے دھان کو پاک وصاف کرلیتا ہو نہیں تو کوئی ایک شخص ان میں سے بازار کے نرخ پر اپنے شریک کو غلہ فروخت کرکے قیمت حاصل کرلیتا ہے۔

(۴) کنکوٹ۔ یہ مرکب ہے کن اور کوٹ سے دکن میں کن بمعنی غلہ اور کوٹ بمعنی اندازہ اور تخمینہ کے ہے اس کا طریقہ یہ ہے کہ غلہ کو برابر تول لیں اور بقدر قرارداد تیسرا یا چوتھا حصہ غلہ اخذ کرلیں یا غلہ منقسمہ کے حصہ کو زمیندار کے ہاتھ بازاری نرخ وقیمت سے فروخت کرکے نقد رقم حاصل کریں اختیار ہے۔

بزمانہ سلطان حسن گنگو بہمنی پالی گاروں سے بموجب لانک بٹائی نقد رقم وصول کرلی جاتی تھی۔ محاصل زراعت بالا سے صرف محصول بعنوان (۱) مالواجب (۲) مال وجہہ (۳) مال جرمانہ (۴) مال پیش کش (۵) مال تمغا (۶) مال سہ بندی (۷) مال نذرانہ وحقوق خدمات لیے جاتے تھے۔

زمانہ قدیم سے بٹائی کا یہ طریقہ تاحال مروج ہے کہ اکثر زمیندار لوگ جب زمین کو زراعت کے لئے دیتے ہیں تو زراعت کرنے والا

بعد اخراجات خیرات وغیرہ تیار شدہ غلہ میں سے نصف خود لیتا ہے اور نصف صاحب زمین کو دیتا ہے لیکن اس میں مالک کی موجودگی کی سخت ضرورت رہتی ہے۔

**بٹوار**۔ ھ۔ اسم مذکر۔ محاصل وصول کرنے والا۔ آگاہی کرنے والا چنگی لینے والا۔

**بٹیری**۔ ھ۔ اسم مونث۔ کومٹی اور بنیوں کی شادی کے وقت ایک رسم ادا کیا جاتا ہے جس میں دولہا کو دولہن کی طرف سے از قسم پوشاک ونقدی دی جاتی ہے۔

**بخش تنخواہ**۔ ف۔ مرکب اضافی۔ اسنادی دفاتر میں عطا کی ایک قسم کا نام ہے جو از قسم تنخواہ۔ از مد تنخواہ۔ بعنوان تنخواہ۔ بطور تنخواہ۔

**بحال** ف (ع) فعل۔ اپنی حالت پر قایم۔ برقرار۔ ایک حالت پر۔ بدستور (۲) ٹھیرا ہوا۔ خوش۔ اچھی حالت۔ تندرستی (۳) سبز۔ شاداب۔ تروتازہ۔ موجود۔ حاضر۔ مستقل۔

**بحال وبرقرار داشتہ**۔ ف۔ مرکب غیر مفید۔ یہ اسناد کے الفاظ ہیں جس سے یہ پایا جاتا ہے کہ مستقل بحالی کے لیے تاکید کی گئی ہے۔

**بحضور معلی رسید**۔ ف۔ جملہ فعلیہ۔ حضور کی جناب میں پہونچا۔ اعلیحضرت کے ملاحظہ میں پہونچا۔ دفاتر اسنادی میں اس کے معنی اعلحضرت

کے ملاحظہ سے گذرا" اعلیحضرت نے قبول فرمایا۔ فقرہ "بحضور معلی رسید" بمعنی نذر (پیش کردہ) کو حضور نے قبول فرمایا۔ چونکہ حضور کا نذر لے لینا باعث فخر سمجھا جاتا ہے اس لئے دفتر کی جانب سے نذر پیش کردہ کو قبولی نذر کی اطلاع دی جاتی تھی۔

**بخاری** ۔ ا ۔ اسم مونث ۔ کوٹھی ۔ یا ورچی خانہ یا وہ کوٹھری جس میں غلہ رکھا جائے (اس کو مودی خانہ بھی کہتے ہیں)

**بخان مذکور** ۔ ف ۔ مرکب اضافی ۔ اسنادی دفاتر میں برائے خان مذکور ۔ بنام خان مذکور مراد ہے ۔ بنام خان مذکور کا مخفف بخان مذکور ہے ۔

**بخشی** ۔ ف ۔ اسم مذکر (۱) فوج کی تنخواہ تقسیم کرنے اور حساب و کتاب رکھنے والا ۔ تنخواہ تقسیم کرنے والا ۔ ہندوستان میں چوکیدار کی تنخواہ تقسیم کرنے والے کو کہتے ہیں (۲) میر پہ مدید لشکر ۔ سپہ سالار پہھدا چند ملازمین کا سردار ۔ مثلاً داروغہ ۔ اردل ۔ داروغہ جو آمان باب دارو جو آمان سیندھی ۔ اس شخص کے اختیار میں ملازمین متعینہ کی بحالی برطرفی

**بخشی خانہ** ۔ ف ۔ اسم مذکر ۔ فوج کی تنخواہ تقسیم ہونے کی جگہ بخشی کا دفتر ۔ داروغہ کا گھر ۔ سپہ سالار کا مکان ۔ یا دفتر ۔ شاہان ہند و دکن کے پاس دفتر بخشی گری کے نام سے ایک دفتر

قائم تھا جس میں تمام اسناد متعلقہ فوج وغیرہ کا داخلہ رہتا تھا اور اس زمانہ کا خاص طریقہ یہ تھا کہ ہر ایک سند وغیرہ جس سے متعلق ہوتی تھی داخلہ معمولی کے علاوہ اس علاقہ دار کے پاس بھی سند روانہ کی جاتی تھی جس کا تعلق اس سند سے ہوتا تھا اور بعد اندراج اس سند کی پشت پر اس سند کا داخلہ بھی درج کیا جاتا تھا۔ تحقیقات کے وقت اس دفتر سے بھی دریافت کیا جاتا تھا اب یہ قدیم دفتر کا وجود باقی نہیں رہا۔

**بخشی دیوان** ۔ ف ۔ اسم مذکر ۔ دیوان خانگی۔

**بخشی گری** ۔ اسم مونث (۱) عہدہ دار ۔ مصاحب ۔ فوج ۔ داروغہ گری۔

۱۱۲۴ھ میں بحکم فرخ سیر بادشاہ دہلی (بعد آصف جاہ اولی کے) امیر الامرا حسن علی خان بخشی دکن کو دکن کی صوبیداری عطا کرنے کی وجہ ایک عرصہ تک ، دکن کی صوبیداری ضمیمہ بخشی گری کہلاتی رہی۔

**بدرقہ** ۔ ع ۔ اسم مذکر ۔ دفاتر میں اس فوج کی جماعت کو کہتے ہیں جو خزانہ کے ساتھ ایک مقام سے دوسرے مقام پر جاتے ہیں۔

**بدستور سابق** ۔ ف ۔ مرکب اضافی ۔ حسب معمول ۔ قدیم کے موافق ۔ حسب عادت۔

**بموجب عملدر آمد** ۔ ف ۔ مرکب اضافی ۔ اسنادی اصطلاح میں

لفظ دستور کے ساتھ حسب ذیل مضمون درج کیا جاتا ہے۔ بدستور سابق بعہدۂ دلاور نواز جنگ بہادر بحال۔

**بدست۔** ف۔ اسم مونث۔ بالشت۔ وجب۔ شبر اُس مسافت کا نام ہے جو انگوٹھے کے سر ناخن سے چھنگلیا کے سر ناخن تک ہوتی ہے۔

**بدستور۔** ف۔ تابع فعل۔ حسب قاعدہ۔ حسب دستور۔ معمولی طور پر۔ اسی طرح۔ دستور۔

جس قدر اسناد شاہی و دیوانی عطا ہوتے تھے ان میں مندرجہ ذیل الفاظ مختلف شکلوں میں لکھے جاتے تھے۔ (بعنوان اسناد پیشین) اس سے یہ مراد ہے کہ جس معاش کی سند عطا کی گئی تھی وہ بعد ملاحظہ اسناد پیش کردہ جدید سند عطا کی گئی۔

**بدستور بھگوٹہ۔** اس سے یہ مراد ہے کہ اس قسم کے اسناد بعد دریافت بھگوٹہ دیہاتی جدید اسناد جاری کیے جاتے تھے۔ اس میں اسناد کے وجود کی ضرورت نہیں۔

**بدستور پروانہ۔** اس کے یہ معنی ہیں۔ سند جدید بعد ملاحظہ پروانۂ پیش کردہ جاری کی گئی تھی۔ اس میں کسی سند یا بھگوٹہ کے معائنہ کی ضرورت نہیں۔

بدستور سابق ۔ اس سے یہ مراد ہے کہ معاش متعلقہ کی جدید سند اجرا کرنے سے قبل جو طریقہ مقرر تھا اس لحاظ سے سند عطا کی گئی تھی۔

بدستور عملدرآمد قدیم ۔ اس میں بھی سابقہ طریقہ کے بہ موجب حاضر حال کے نام سند عطا کی گئی۔

بدستور یادداشت واقعہ نویسی ۔ اس سے یہ مراد ہے کہ سند بہ موجب یادداشت واقعہ نویس اجرا کی گئی۔

بدعت ۔ اسم مونث ۔ (۱) دین میں نئی بات ۔ نئی رسم نکالنی۔ اختراع ۔ احداث ۔ نیا دستور ۔ رخنہ ۔ خرابی ۔ (۲) ظلم ۔ تشدد ۔ سختی ۔ (۳) عوام جھگڑا ۔ فساد ۔ دنگہ ۔ شرارت ۔ دکن کی اصطلاح میں دفتر بدعت اس دفتر کا نام ہے جہاں سے سیندھی شراب کے فروخت کی اجازت دی جاتی ہے ۔ آج کل اس دفتر کا نام دفتر آبکاری ہے ۔ دفتر بدعت میں جملہ کسبیوں ۔ نقالوں اور بھانڈوں کی جماعت کا داخلہ بھی رہتا تھا اور عیدین کے علاوہ بقیہ تقاریب میں امراو ساہوکاران ومعززین ومتصدیان وغیرہ داروغہ بدعت سے اجازت حاصل کرکے رقاصوں کو بلواتے تھے ۔ اور داروغہ کا قاعدہ تھا کہ اس کی اطلاع ذریعہ معروضہ حضور میں پیش کرے ۔

بدفتر رسید ۔ ف جملہ فعلیہ ۔ دفتر میں پہونچا یا دفتر میں وصول ہوئی

یا دفتر میں داخلہ لے لیا گیا۔ قدیم اسناد دفاتر کا یہ مقررہ اصول تھا کہ بادشاہ وقت یا دیوان وقت یا صوبہ دار یا ظفردار وغیرہ عہدہ دار مجاز جب کسی کو سند وغیرہ عطا کرتے تھے تو اس ایک سند کا داخلہ دفاتر اسنادی میں رکھ لیا جاتا تھا (یہ جملہ دفاتر نواب نظام علی خاں بہادر آصف جاہ ثانی حضرت غفران مآب کے عہد تک موجود تھے) اور اس سند کی پشت پر ہر دفتر متعلقہ کی خاص علامت[1] اور تاریخ مع شرح ذیل درج کی جاتی تھی (یعنے بتاریخ ـــــ سنہ جلوس یا ہجری نقل بدفتر ---- رسید) اس کے اصطلاحی معنے یہ ہیں کہ اصل سند یا احکام وغیرہ کی نقل بتاریخ ------ دفتر ---- میں اخل کرلی گئی اور بعد اندراج داخلہ جات جملہ دفاتر اصل سند (یعنے اصل مبیضہ سند مہری و دستخطی) اہل معاملہ کو دی جاتی تھی تاکہ وہ اس سند کے موافق معاش از قسم نقدی یا اراضی پر قابض رہے۔

اس وقت ہم ان اسنادی دفاتر کے مختصر نام ذیل میں درج کرتے ہیں کہ جن کے داخلہ سند کی پشت پر مندرج رہتے ہیں۔

(۱) دفتر استیفاء (۲) دفتر اہل خدمات شرعیہ (۳) دفتر ایلچیان (۴) دفتر امیہ داران (۵) دفتر انعام داران (۶) دفتر بخشی گری (۷) دفتر پیشکار صدارت (۸) دفتر حضور (۹) دفتر داروغہ (۱۰) دفتر دہ نیمی۔

[1] ہم نے اس وقت بلحاظ اصول سیاسی اسنادی دفاتر کے خاص علامات و نشانیوں کو درج کتاب کرنا مناسب خیال نہیں کیا۔

(۱۱) دفتر دیوان خاص (۱۲) دفتر دیوان دکن (۱۳) دفتر دیوان کل (۱۴) دفتر سررشتہ داری (۱۵) دفتر سیاہہ خاص (۱۶) دفتر سیاہہ دیوان (۱۷) دفتر شاہی (۱۸) دفتر صدارت (۱۹) دفتر صدودی (۲۰) دفتر فوجداری (۲۱) دفتر قانون گوئی (۲۲) دفتر مال (۲۳) دفتر واقعہ (۲۴) دفتر وقایع کل (۲۵) دفتر وغیرہ گری (۲۶) دفتر وکالت کل (۲۷) دفتر وزیر کل۔

دفاتر متذکرہ کی تفصیل وضاحت کے ساتھ متعلقہ ردیف میں درج کردی گئی ہے

**بَدّنی** ۔ ھ ۔ اسم مونث وہ شرط جو کسی پیداوار کے خریدنے کی بابت فصل سے پیشتر قرار پاجائے یا غلہ کٹنے سے پہلے اس کا نرخ ٹھہرالیا جائے۔

(۲) ساؤ داد نی ۔ اب بھی دکن میں یہ طریقہ جاری ہے کہ ساہوکار زراعت کرنے والے کو حسب ضرورت روپیہ اس شرط سے دیتے ہیں کہ غلہ زمین پر تیار ہوتے ہی اس کا خریدار (قرض دینے والا ساہوکار) ہوجاتا ہے۔ غلہ تیار ہونے سے قبل اس کا نرخ مقرر ہوجاتا ہے اور پھر اسی نرخ سے زراعت کرنے والا غلہ اپنے ساہوکار کو فروخت کردیتا ہے۔ یہ نرخ بازار کے نرخ سے نصف یا پون حصہ کم رہتا ہے۔

**بَدھاوا** ۔ ھ ۔ اسم مذکر }
**بَدھائی** ۔ ھ ۔ اسم مونث } بڑھوتری ۔ بالیدگی (اصطلاح) وہ انعام جو بچہ پیدا ہونے پر دعائے افزایش عمر کے صلہ میں دیا جاتا ہے۔ وظیفہ دعاگویان (۲) بچہ پیدا ہونے کی مبارک باد۔

(۳) شادیانہ۔ خوشی کی گیت۔ منگل (۴) انند۔ خوشی۔ جے جے کار (۵) بیاہ کا انعام۔ اکثر شادی وتسمیہ خوانی ودیگر مبارک تقاریب کے موقع پر جو انعام دیا جاتا ہے اس کو خلعتانہ کہتے ہیں اس کے دو قسم ہیں (۱) اگر معطی مقتدر کے گھر ایسے تقاریب ہوں تو اس موقع پر معطی بفرط خوشی حسب حیثیت خلعت فاخرہ تقسیم کرتا ہے (۲) معطی کے متعلقہ ملازم یا عزیز کے گھر تقریب ہو تو ایسی صورت میں بھی بفرط عنایات خلعت فاخرہ سے اپنے ملازم کی عزت افزائی کرتا ہے۔

بدہند۔ فعل۔ اسنادی دفاتر کے سوال بند وتجویز بند پر بادشاہ وقت یا دیوان وغیرہ کے قلم خاص سے تجویز "بدہند" ہوا کرتی تھی۔ تجویز کے اصطلاحی معنی حکم کے ہیں۔ بدہند سے مراد سند اجرا کی جائے یا بدہند کے ساتھ انعام یا کوئی اور لفظ ہو تو اس کے مناسبت کے لحاظ سے مرادی معنے لئے جاسکتے ہیں یا

بدیکھان۔ ف تابع فعل۔ بنام دیکھان کا مخفف بہ دیکھان ہے

برات۔ ف۔ اسم مونث۔ تنخواہ۔ وہ کاغذ جس کے ذریعہ خزانہ سے رقم اٹھائی جائے۔ برآورد تنخواہ یا صادر وغیرہ

برادر عینی۔ ف۔ اسم مذکر۔ سگا بھائی۔ حقیقی برادر۔ شفیق۔ ایک ماں کے لڑکے۔

برادر اندر۔ ف۔ اسم مذکر۔ علاتی بھائی۔ سوتیلا برادر۔ رضائی بھائی ایک باپ کی اولاد مگر ماں علیحدہ۔

برآورد ۔ ف ۔ اسم مونث ۔ فرد تخمینہ ۔ فہرست حساب ۔ تکدمہ تنخواہ کا کاغذ و گوشوارہ ۔

برآوردہ ۔ ف ۔ اسم مذکر ۔ قلعہ (مونث) قلعہ کی دیوار ۔ حصار ۔

برآول ۔ ترکی ۔ اسم مذکر ۔ پیش رو ۔

بربست ۔ ف ۔ اسم مذکر ۔ رسم و قانون و پرگنات و اصول دیکھو و دسیکھان ۔

بربستہ ۔ ف ۔ اسم مذکر ۔ زمانہ قدیم میں ایک قسم کے عطیہ کا نام تھا ۔ جو از قسم مقطعہ تصور کیا جاتا تھا اس کو بعض اصحاب سربستہ کے معنی میں استعمال کئے ہیں ۔

بربناء سوال بند ۔ ف ۔ مرکب اضافی ۔ اصطلاح اسنادی میں بند سوال دیکھ کر اجرائی سند کے احکام درج کیے جاتے تھے ۔

بربناء عرضی ۔ ف ۔ مرکب اضافی ۔ بموجب عرضی ۔ دفاتر اسنادی میں یہ طریقہ تھا کہ بعد ملاحظہ عرضی سند و احکام کی اجرائی کے احکام جاری ہوتے تھے ان اسناد و احکام کی تحقیق کے وقت مزید اسناد و احکام کے طلبی کی ضرورت نہیں ہے ۔

برآمد خام ۔ ف ۔ اسم مذکر ۔ خرچ شدہ رقم کا تخمینہ ۔ اندازہ حساب ۔

برآمد نویس ۔ ف ۔ اسم مذکر ۔ خرچ شدہ رقم کا حساب لکھنے والا ۔ بقایا نویس ۔

برباقی - ف - اسم مذکر - بقایا - بقیہ - نصف ثانی -

برت - س - اسم مونث (۱) وجہہ معاش - معیشت - آجیو کا - علوفہ (۲) آمدنی - آمد - (۳) مال جائداد - عطا شدہ جاگیر - معافی زمین - (۴) حق ورثہ - نیگ - انعام (۵) سرکار - پرورش کرنے والا -

اکثر راجگان خود مختار کے اسناد میں لفظ برت موجود ہے - لیکن اسناد شاہی میں اس کا پتہ نہیں ملتا -

برخوردار - ف - صفت - یہ لفظ تین کلموں سے مرکب کیا گیا ہے - (۱) بر بمعنی لیجا (نیکی) - (۲) خور بمعنی کھاجا (نعمت دینا (۳) دار بمعنی رکھ جا (۱) فیروزمند - اقبالمند - بختآور (۲) زندگانی کا پھل اٹھانے والا (۳) (اسم) بیٹا - فرزند - قرۃ العین - نورچشم (۴) دعا - عمر دراز ہو - جیتے رہو -

اکثر بادشاہان وقت امراء و عمائدین سلطنۃ کو برخوردار کے لقب سے ملقب فرمایا کرتے تھے -

علیٰ ہذا القیاس وزراء و دیگر اراکین سلطنت بھی اپنے سے کم رتبہ والوں کو اسی القاب سے عنایت نامجات روانہ کیا کرتے تھے -

برنخے - ف - اسم مذکر - فدیہ - قربانی - صدقہ - ذکوٰۃ -

برد - ف - اسم مونث (۱) فتوح بالائی یافت - اپری بندھیج آمد - یافت -

برشگال ۔ ف ۔ اسم مونث ۔ موسم برسات ۔ فصل ۔ ربیع ۔ نفع (۲) شرط ۔ ہوڑ ۔

برقرار ۔ ف ۔ ع ۔ صفت ۔ قائم ۔ ٹھری ۔ باقی ۔ موجود ۔ حاضر ۔ بحال ۔ مستقل ۔

برقرار داشتہ ۔ سندی اصطلاح میں اس کے معنی مستقل کے ہیں ۔

برقنداز ۔ ف ۔ اسم مذکر ۔ توڑے دار بندوق رکھنے والا سپاہی بندوقچی ۔ (۲) عدالت یا پولس کا سپاہی ۔ (۳) پاسبان ۔ محافظ دکن میں جوانان برقنداز کا ایک زمرہ ہے جو بیرق کی لکڑی کی جڑ میں ایک بارود وغیرہ کا خاص خزانہ ہوتا تھا ۔ یہ اکثر جنگ میں کام آتے تھے ۔ اس کی بانس بہت پختہ ہوتی تھی اس لئے کہ جب جنگ میں اس بیرق کو آگ لگا کر دشمن کی طرف پھینکتے تھے تو بیرق بارود کے زور سے تڑپ کر صدہا فوجی سپاہیوں کو تباہ و تاراج کر دیتی تھی ۔

برن غار ۔ ت ۔ اسم مونث ۔ فوج دست چپ ۔ بائیں طرف کی فوج کو برن غار کہتے ہیں ۔

برنگار ۔ ف ۔ فعل ۔ لکھا جائے ۔ پیش کیا جائے ۔ لکھ کر پیش کیا جائے معروضہ گذرانا جائے ۔

بری ۔ ہ ۔ اسم مونث ۔ وہ میوہ مٹھائی و سامان وغیرہ جو سانچق

کے روز دولھا کی جانب سے دلہن کے پاس بھیجا جاتا ہے۔

**برید** ع۔ اسم مذکر (۱) قاصد۔ نامہ بر (۲) ایک پیمانہ کا نام ہے جو چار فرسخ یا ۱۲ میل کا ایک برید ہوتا ہے (۳) غلام کا نام۔

**برید** ع۔ اسم مذکر۔ دکن کا ایک شاہی خاندان کا لقب جس کا نام محمد قاسم برید تھا۔ اس نے اولاً خاندان بہمنیہ کے غلاموں میں ملازم تھا اور بعد میں رفتہ رفتہ ترقی کرتے ہوے خاندان بہمنیہ کو تباہ کرکے بیدر کا خودمختار بادشاہ بن گیا تھا۔ خاندان برید کی بادشاہت کا ابتدائی زمانہ ۹۳۴ھ اور انتہائی زمانہ ۱۰۱۸ھ ہے۔ بریدی حکومت بیدر شریف پر جملہ ۸۴ سال رہی۔ خاندان بریدیہ میں (۷) بادشاہ گذرے ہیں جن کا ذکر قبل ازیں کردیا گیا ہے۔

**برھارہ** ہ۔ اسم مونث۔ (ابقال) ضیافت و داع جو دلہن والوں کی جانب سے دی جاتی ہے۔

**بساط افگن** ف۔ اسم مذکر۔ فراش کو کہتے ہیں۔

**بست** ہ۔ اسم مونث (۱) اسباب۔ اثاثہ۔ اثالا (۲) چیز۔ شئے

**بسم اللہ** ع۔ اسم مونث۔ مخفف ہے بسم اللہ الرحمن الرحیم کا زمانہ قدیم میں مسلمان بادشاہوں نے اپنے جملہ اسناد کے سرنامہ پر تبرکاً و تیمناً اولاً بسم اللہ ضرور لکھا کرتے تھے۔ کیونکہ اس اسم اعظم کے بہت بڑے فضائل ہیں۔

**بَسَنْدَر** ۔ ہ ۔ اسم مونث (۱) اگنی دیوتا ۔ پوجا کی آگ ۔ پاک اور مقدس آگ ۔

**بسوانسہ یا بسوانسی** ہ اسم مذکر ۔ ملانان ہند کے سطحی پیمانہ جو بسوانسہ سے بڑے ہیں ۔ ۲۰ بسوانسہ مساوی حصہ کا ایک **بسوہ** کہلاتا ہے اور ۲۰ بسوہ حصہ مساوی کا ایک بیگہ کہلاتا ہے ۔

**بسوانسہ یا بسوانسی کے چھوٹے پیمانوں کے نام ۔**

بسوانسہ کے ۲۰ حصہ مساوی تقسیم کرنے پر ہر ایک حصہ کو **تسوانسہ** کہتے ہیں
تسوانسہ کے ۲۰ حصہ مساوی تقسیم کرنے پر ہر ایک حصہ کو **پتوانسہ** کہتے ہیں
پتوانسہ کے ۲۰ حصہ مساوی فرض کرتے ہیں اور ہر ایک حصہ کو **انسوانسہ** کہتے ہیں ۔

**بسوانسی** ۔ ہ ۔ اسم مونث ۔ بسوہ کا بیسواں حصہ ۔ **بیس کچوانسی** کی مقدار بسوانسی کے چھوٹے پیمانہ جو ممالک مغربی ۔ دہلی شریف ۔ پٹنہ ۔ شاہ آباد ساران ۔ بھاگلپور اور سیکر میں مستعمل ہیں ۔

ایک بیگہ الٰہی یا (۳۰۲۵) مربع گز انگریزی کے ۲۰ بسوانسی ہوتے ہیں ۔
ایک بسوانسی یا (۵۶۱۲۵ ، ۷) مربع گز انگریزی کے ۲۰ کچوانسی ہوتے ہیں
ایک کچوانسی یا (۳۱۲ ، ۴۰ ، ۳) مربع فٹ کے ۲۰ سوانسی ہوتے ہیں
ایک سوانسی یا (۲۵ ، ۵۰ ، ۲۴) مربع انچ کے ۲۰ نسوانسی ہوتے ہیں ۔

**بِسوَہ** ۔ ہ ۔ اسم مذکر ۔ ایک بیگہ کا بیواں حصہ ۔ زمین کا انداز ۔ زمین کا حصہ (۳۶۰۰) گز مربع کا ایک بیگہ کہلاتا ہے اور بیگہ کے بیویں حصہ کا نام بسوہ ہے ۔

بسوہ کے دوسرے اقسام جو گز سے چھوٹے پیمانہ میں داخل ہیں ۔

مسلمان بادشاہان ہند کے گز کی تقسیم ۔

گز کے ۲۰ مساوی حصہ کئے گئے اور ہر حصہ کا نام بسوہ رکھا گیا ۔

گز کے کبھی ۲۴ حصہ مساوی بھی کرتے ہیں اور ہر حصہ کو تسو یا طسوج کہتے ہیں ۔ طسوج یا تسو کو ۲۴ حصہ مساوی پر تقسیم کرتے ہیں اور ہر ایک حصہ کو طسوانسہ کہتے ہیں ۔ طسوانسہ کو ۲۴ حصہ مساوی پر تقسیم کرتے ہیں اور ہر ایک حصہ کا نام خام رکھتے ہیں ۔ خام کو ۲۴ حصہ مساوی پر تقسیم کرتے ہیں اور ہر ایک حصہ کو ذرہ کہتے ہیں ۔

بعض حضرات حسب ذیل گز کی تقسیم کیے ہیں ۔

ایک گز کو ۲۴ حصہ مساوی پر تقسیم کرتے ہیں اور ہر حصہ کو طسوج کہتے ہیں
طسوج کو دو مساوی حصوں میں تقسیم کرتے ہیں اور ہر حصہ کو حبہ کہتے ہیں
حبہ کو دو مساوی حصوں میں تقسیم کرتے ہیں اور ہر حصہ کو جو کہتے ہیں ۔
جو کو چھ حصہ مساوی میں تقسیم کرتے ہیں اور ہر حصہ کو خردل کہتے ہیں ۔
خردل کو بارہ مساوی حصوں میں تقسیم کرتے ہیں اور ہر حصہ کو فلس کہتے ہیں

فلس کو چھ مساوی حصوں میں تقسیم کرتے ہیں اور ہر حصہ کو فتیلہ کہتے ہیں۔
فتیلہ کے چھ مساوی حصے فرض کرتے ہیں اور ہر حصہ کو نقیر کہتے ہیں۔
نقیر کو آٹھ حصے مساوی پر تقسیم کرتے ہیں اور ہر حصہ کو قطمیر کہتے ہیں۔
قطمیر کو بارہ حصہ مساوی پر تقسیم کرتے ہیں اور ہر حصہ کو ذرہ کہتے ہیں۔
ذرہ کو آٹھ مساوی حصوں میں تقسیم کرتے ہیں اور ہر حصہ کو ہیمہ کہتے ہیں

**بسوہ دار**۔ ا۔ اسم مذکر۔ کاشتکار کا حق رکھنے والا۔ زمین کے کسی حصہ کا مالک۔ شریک دیہہ۔ حصہ دار۔ کاشت کار

**بصلۂ خوں بہا**۔ ف۔ اسم مذکر۔ وہ عطا جو جان نثاری کے صلہ میں دی گئی ہو۔

**بطن**۔ ع۔ اسم مذکر۔ (۱) پیٹ۔ شکم۔ اندر۔ بھیتر۔

**بطناً بعد بطن**۔ ع۔ تابع فعل۔ پشت در پشت۔ پیڑھی در پیڑھی نسلاً بعد نسل۔ (۲) آبائی۔ خاندانی۔ موروثی۔

جن اسناد میں نسلاً بعد نسل و بطناً بعد بطن لکھا ہوتا ہے وہی معاش پشت در پشت جاری رہتی ہے اور جب شاہان وقت ایسے عطیات کا پشت ہائے پشت تک بحال رکھنے کا خاص معاہدہ رکھتے ہیں تو پھر کبھی اس کے خلاف نہیں کرتے اور نہ ان کے بعد کے بادشاہ اس کے خلاف کر سکتے ہیں۔

البتہ خاص خاص صورتوں میں ضبط بھی کر سکتے ہیں۔ جس سند میں نسلاً بعد نسلٍ بطناً بعد بطنٍ لکھا ہوتا ہے اس کو دفاتر سرکار بھی تسلیم کرتے ہیں۔ مکرر الفاظ کا لکھنا تاکید میں داخل ہے۔ جس سند میں نسلاً بعد نسلٍ یا بطناً بعد بطنٍ کے الفاظ درج نہیں ہوتے ہیں وہ معاشیں تاحیات متصور ہوتے ہیں۔ بعض خاص صورتوں میں دفاتر دکن میں دوامًا بھی تصور کرتے ہیں۔

**بعرض حضور معلیٰ رسید**۔ ف۔ معروضہ حضور میں پیش کیا گیا۔ اسنادی اصطلاح میں معروضہ حضور کے ملاحظہ سے گزرا۔ حضور نے ملاحظہ فرمایا۔ حضور نے واقعات کو سماعت فرمایا۔

**بعنوان**۔ ع۔ ف۔ تابع فعل۔ بہ طریق۔ بہ طرز۔ بہ انداز۔ بوجہ بسبب۔ معاشیں حسب ذیل عنوان پر دی جاتی تھیں۔

**بعنوان اخراجات** (مسجد یا دیول) اس سے مراد یہ ہے کہ جو معاش جس خرچ کے لئے عطا کی گئی ہے اس کا تعلق مشروط التخدمت سے ہوگا۔

**بعنوان اضافہ**۔ دکن۔ تابع فعل۔ رقم بعنوان اضافہ سے مراد صادر پٹی ہے۔ یعنے سالتمام کے اخراجات صادر دیہہ وغیرہ میں جس قدر کمی ہوتی تھی دیسکھ و دیشپانڈیوں نے رعایا سے بعنوان اضافہ فی اسم رقم مقررہ حاصل کیا کرتے تھے اس کو صادر پٹی بھی کہتے ہیں۔

**بعنوان التمغا**۔ اس سے مراد یہ ہے کہ معاش جو جاری کی گئی ہے

وہ بطریق التمغا عطا کی گئی۔

**بعنوان امانی**۔ اس سے مراد بطریق قول یا تعہد یا گتہ پر معاش عطا کی گئی ہیں اس قسم کی معاشیں اسی معاشدار کے خاندان میں جاری رہتی ہیں۔

**بعنوان انعام**۔ اس سے مراد یہ ہے معاش عطاشدہ کا پن نہیں لیا جائے گا بلکہ بطریق مدد معاش بغرض پرورشی اراضی وغیرہ عطا کی گئی ہیں۔

**بعنوان بالمقطعہ**۔ اس سے مراد یہ ہے کہ معاش عطاشدہ کا پن قابضِ زمین سرکار میں داخل کرے۔

**بعنوان پوجا ونندادیپ**۔ برائے پوجا وغیرہ اراضی دی گئی ہوں جو مشروط تصور کی جاتی ہیں۔

**بعنوان تنخواہ**۔ بطریق تنخواہ نقدی یا اراضی عطا کی گئی ہیں۔ جو بہ صلۂ کارگزاری ہے۔

**بعنوان جمع وخرچ**۔ سے مراد یہ ہے کہ دیسکھ یا دیسپانڈیہ وعامل پرگنہ جن سے متعلق اس پرگنہ کی رقم جمع وخرچ کا حساب رہتا ہے۔ اس میں سے جو رقم بحساب مقررہ بچ جائے وہ ان کا حق تھا۔ اسی طرح اراضیات بھی دی گئیں۔

**بعنوان خیرات** ۔ برائے دعا گوئی وغیرہ اجرا کی گئیں۔

**بعنوان ذات جاگیر** سے مراد جاگیردار کی صرف ذات کے لیے معاش عطا کی گئی ہے جو اس کی حد تک بحال رہ سکتی ہے۔ اگر اس میں الفاظ نسلاً بعد نسل درج ہوں تو اس کا تعلق دوامی متصور کیا جا سکتا ہے۔

**بعنوان سربستہ** ۔ اس سے مراد بوقت مقررہ یکمشت یعنے ایک دم (ایک وقت) میں ادا کیا جائے۔

**بعنوان صادرسہ بندی** سے مراد فوج کے اخراجات کیلئے معاش از قسم نقدی یا اراضی عطا کی گئی ہو۔

**بعنوان مدد خرچ** سے مراد ۔ بغرض پرورشی یا بطریق امداد اخراجات ذات معاش وغیرہ دی گئی ہو۔

**بعنوان مدد معاش** ۔ اس کے معنی یہ ہیں کہ اس قسم کی معاشیں جس قدر دی گئی ہیں وہ بغرض پرورشی مشائخین وغیرہ دی گئیں۔

**بعہدہ بحال** ۔ ف تابع فعل ۔ اسنادی اصطلاح میں عہدہ پر بحال کیا گیا و عہدہ پر تقرر کیا گیا ۔ ذمہ دار بنایا گیا۔

**بقّال** ۔ اسم مذکر ۔ لغوی معنے ۔ کنجڑا ۔ اصطلاحی ۔ مودی بنیا پرچونیا۔

**بقایا** ۔ اسم مونث ۔ (باقی کی جمع) بقیہ ۔ بچا ہوا ۔ چھوٹا ہوا ۔ بحیثیت

بِگّا۔ ہ۔ اسم مذکر (۱) مٹھی۔ مشت (۲) مشت خاک۔ مشت غبار
دیہات میں قاعدہ ہے کہ جب کھیت پر غلہ تیار ہو جاتا ہے تو انعام کشہ
مٹھی کے نام سے غلہ تقسیم کیا جاتا ہے۔

بکتر۔ ف۔ اسم مذکر۔ چلتہ۔ ایک قسم کی زرہ جو لڑائی میں پہنتے
ہیں لوہے کی کڑیوں کا بنا ہوا جامہ۔

بالاستیعاب۔ عربی۔ اسم مذکر۔ تمام و کمال۔

بلا تردد۔ ع۔ تابع فعل۔ بے فکری۔ بے اندیشہ۔ بلا وسواس
بے کشش و پنج۔ بغیر از پس و پیش۔ گھر بیٹھے۔

بے تال۔ ہ۔ اسم مونث۔ زمین افتادہ۔ بے جوتی ہوئی زمین
زمین بنجر۔ بلا تردد کشتکار۔

بلا تکلف۔ ع۔ تابع فعل۔ (۱) بلا تصنع۔ بے بناوٹ۔ بے آمیزش
راست راست۔ ٹھیک ٹھیک۔ درست۔ بے ساختہ۔ فی البدیہہ
بلا وسواس۔

بلا توقف۔ ع۔ تابع فعل۔ بے تامل۔ ترت۔ جلد۔ بلا وقفہ
بلا انتظار۔ بلا فصل۔

بلا شرط۔ ع۔ تابع فعل۔ بے شرط۔ بے تامل۔ ترت۔ جلد۔ غیر مشروط
بلا شرط جو معاشیں سرکار سے عطا ہوتی ہیں انکی نسبت صیغہ مذہبی اور

مال سے کسی قسم کا تشدد نہیں ہوتا ہے۔ ایسی معاشیں اکثر انعام جمع خرچ
ومدد معاش بھی کہلاتی ہیں۔

**بلاناغہ** ۔ ع ۔ ت ۔ تابع فعل ۔ برابر ۔ متواتر ۔ روزمرہ ۔ سلسلہ وار
بغیر از تعطیل ۔ روز روز ۔ روزانہ ۔ بلارُوک ۔ جو یومیہ سرکار سے عطا
کیا جاتا ہے اس میں لفظ بلاناغہ ضرور درج رہتا ہے تاکہ تقسیم یومیہ
میں وقفہ نہ ہو یعنے تقسیم روزانہ ہوا کرے مگر اب گورنمنٹ نے روزمرہ
کا طریقہ متروک کردیا ہے بلکہ بجائے روزانہ جملہ رقم یکمشت ایکدم
ختم ماہ پر دی جاتی ہے بعض یومیہ چوماہا یا ششماہا کے نام سے موسوم
ہے جو چار ماہ اور چھ ماہ کے بعد تقسیم کیا جاتا ہے۔

**بلاتامل** ۔ ع ۔ تابع فعل ۔ بغیر دیر لگے ۔ فوراً ۔ بلا تردد ۔ بلا کوشش
اسی وقت ۔ فی الفور۔

**بلاہرہ** اسم مذکر ۔ گنوار (۱) شدر ۔ ٹھلیا ۔ خدمتی (۲) ہرکارہ
(۳) رہنما ۔ رہبر (۴) بیگاری (۵) پاسبان چوکیدار

**بلدہ** ۔ ع ۔ اسم مذکر ۔ شہر نگر ۔ قصبہ ۔ بستی (بفتح بار موحدہ
بھی جائز ہے)

**بلقیس** ۔ ع ۔ اسم مونث ۔ سبا واقع ملک عرب کی ملکہ وہاں کی
تھی یہ ملکہ جو شماس اور کافرہ تھی حضرت سلیمان علیہ الصلوٰۃ والسلام

کی اولاً ہمعصر بعدہٗ زوجہ بن گئی تھیں۔ اس کا قصہ یوں ہے کہ حضرت
سلیمان علیہ السلام اس زمانہ میں سرزمین شام کے خداپرست بادشاہ تھے
فریقین (یعنے حضرت سلیمان وحضرۃ بلقیس) ایک دوسرے کے حالات
سنتے تھے آخر کو تعلقات بڑھتے چلے ایک روز کا واقعہ ہے حضرۃ
بلقیس خود حضرت کی ملاقات کو آئیں۔ اور حضرت کی خداترسی و
پاک باطنی کا حال دیکھ کر حیران وششدر ہوگئیں۔ آپ کچھ دنوں
حضرت کی مہمان رہ کر تائب اور بہ موجب شریعت منکوحہ کہلائیں
آپ کے مسلمان ہونے کے بعد سے مسلمان عورتوں کا نام بلقیس زمانی
یا بلقیس بیگم ہونے لگا

**بلقیس زمانی بیگم** ۔ع۔ف۔ اسم مونث ۔ سلطان جمشید قلی قطب شاہ
کی والدہ کا نام تھا جمشید قلی قطب شاہ کے (یہ بادشاہ دکن کی بادشاہت
ایک عرصہ تک کرتا رہا) انتقال کے بعد یعنے ۹۵۷ھ سے بوجہ کم سنی
سبحان قلی قطب شاہ فرزند جمشید قلی قطب شاہ۔ جمشید کی ماں نے ایک
عرصہ تک سلطنت کی تھی اور اس نے اپنا دیوان سیف خان عین الملک کو بنایا

**بلگرام** ف ۔ اسم مذکر ۔ اس کا اصل نام کابل گڑھ تھا سلطان
شمس الدین التمش کے زمانہ سے وہاں اسلام پھیلا۔

**بموجب** ۔ف۔ع۔ تابع فعل ۔ موافق مطابق۔ شاہان ہند

ودکن سند اجرا کرنے سے پہلے جب تک اسناد قدیم یا عملدرآمد و بھگوٹہ وغیرہ کو نہیں دیکھتے تھے اس کا اظہار سند میں نہیں کرتے تھے جس کا ذکر تمثیلاً ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔

بموجب اسناد پیشیں۔ اس سے مراد پیش کردہ اسناد کی بنا پر سند عطا کی گئی۔

بموجب بھگوٹہ قدیم۔ اس سے مراد یہ ہے کہ بھگوٹہ دیہاتی کے لحاظ سے سند عطا کی گئی۔

بموجب پروانہ قدیم۔ اس سے مراد یہ ہے کہ پروانہ قدیم کے ملاحظہ فرمانے کے بعد سند دی گئی۔

بموجب عملدرآمد قدیم۔ اس سے مراد یہ ہے کہ بلحاظ عملدرآمد قدیم سند دی گئی۔

بموجب واقعہ نویسی۔ اس سے مراد یہ ہے کہ پرگنہ کے واقعہ کو ملاحظہ فرما کر سند عطا کی گئی۔

بموجب یادداشت واقعہ نویسی۔ اس سے مراد یہ ہے کہ واقعہ نویسی پرگنہ معاش کے متعلق یادداشت پیش کرنے پر معاش عطا کی گئی۔

بملاحظہ گذشت۔ مت تابع فعل۔ جب درخواست بادشاہوں و یامدارالمہاموں کے ملاحظہ سے گذرتی تھی اور اس پر کوئی تجویز کرنی منظور نہ ہوتی تھی تو صرف اس قدر لکھتے تھے بملاحظہ گذشت۔ یعنے

معلوم ہوا یا درخواست وغیرہ ملاحظہ کی گئی۔ اس کے مرادی معنے داخل دفتر شریک مسل بعض اوقات اس حکم پر بھی اسناد واحکام اجرا ہوتے ہیں (یہ طریقہ ضعیف ہے)
بَن۔ ہ۔ اسم مذکر (۱) جنگل۔ وہ جگہ جہاں سے بہت خودرو درخت کھڑے ہوں۔ مرغزار۔ (۲) صحرا۔ دکن میں تین بن زیادہ مشہور ہیں (۱) املی بن (۲) بیربن (۳) سیندبن۔ جس مقام پر جھاڑ کثرت سے اوگتے ہیں اس کو بن کہتے ہیں۔ چونکہ انعام وجاگیر وغیرہ میں یہ مذکرہ درخت کثرت سے موجود ہوتے ہیں جو اس علاقہ کے جاگیردار یا انعامدار کو معاف ہیں مگر بعض متعلعہ دار وغیرہ کو سیندبن معاف نہیں ہیں بلکہ اس کا محاصل سرکار میں داخل ہوتا ہے۔
بنجارا۔ ہ۔ اسم مذکر۔ اناج کی سوداگری کرنے والا۔ سوداگر۔ بیوپاری ایک قوم ہے جو غلہ کی سوداگری کرتی ہے دکن میں اس وقت تک بھی بنجاروں کا طریقہ یہ ہے کہ سو بیل دو دو سو بیل پانچ پانچ سو بیل پر غلہ کے تھیلے ساہوکاروں سے گتہ پر لیکر جس کے پاس ساہوکار روانہ کرتا ہے وہاں یہ بنجارے غلہ لیجا کر پہنچاتے ہیں۔ یہ لوگ بہادر بھی ہوتے ہیں ان کے اہل وعیال انھیں کے ساتھ رہتے ہیں۔ ریل کی ایجاد کے بعد سے اب ان سے زیادہ کام نہیں لیا جاتا۔
بنجر۔ ہ۔ اسم مونث۔ وہ زمین جو مدت سے بوئی جوتی نہ گئی ہو

افتادہ۔ غیر مزروعہ۔ بلا تردد۔ وہ زمین جس میں کچھ پیدا نہ ہو۔

دکن میں دیکھوں دو پانڈیان وغیرہ کو جو معاش دی جاتی تھیں ان کو یہ شرط بھی لگادی جاتی تھی کہ اس علاقہ میں کوئی زمین افتادہ نہ رہنے بلکہ زراعت ہوتی رہے اس کا حاصل جو کچھ وصول ہوتا تھا بحساب فی روپیہ ایک آنہ یا اس سے زیادہ بھی ان کو دیا جاتا تھا اب یہ شرطیہ طریقہ باقی نہیں رہا۔

**بن چرائی**۔ ف۔ اسم مذکر۔ چراگاہ۔ جانور چرنے کی جگہ۔ وہ مقام جہاں جانور بکثرت چرتے ہیں۔ دکن کی اصطلاح میں بن چرائی سے مراد بنجاروں کے مویشی و دیگر مواضعات کے جانور جو دوسرے گاؤں سے اس موضع یا تعلقہ کے چراگاہ میں آکر چرتے ہوں۔

**بند**۔ ف۔ اسم مذکر۔ (۱) جوڑ۔ عضو۔ جوارح (۲) گرہ۔ گانٹھ (۳) روک۔ پشتہ۔ بند (۴) تنی وہ ڈورا یا پتلا سلا ہوا فیتہ جس سے انگرکھا وغیرہ باندھتے ہیں جس کو تکمہ بھی کہتے ہیں۔ بندھن۔ بندش کپڑے کی پٹی (۵) جبس۔ دانو۔ پیچ (۶) کاغذ کی دھجی۔ کاغذ کی پٹی دفتری اصطلاح میں اس کاغذ کو کہتے ہیں جو اس کے ساتھ ہو جس کا مضمون اسی کاغذ اول سے متعلق ہو جیسے سند۔ اگر مضمون سند زیادہ ہو تو اس کے ساتھ دوسرے کاغذ پر بقیہ مضمون لکھ کر اس کو بند اول

وبند و وم کہتے ہیں۔

بند تجویز۔ ف۔ اسم مذکر۔ انشادی اصطلاح میں ایک خاص کاغذ کا نام ہے جو سوال بند پیش ہونے کے بعد تجویز بند دفتر کی جانب سے پیش کیا جاتا ہے۔

بندگانعالی۔ ف۔ اسم مذکر۔ ملازمان حضور۔ مراداً حضور۔ خوبید ولت۔ سرکار۔ بادشاہ۔

بندوبست۔ ف۔ اسم مذکر (۱) نظم ونسق۔ انتظام (۲) انضباط انقیاد (۳) اہتمام۔ انصرام۔ (۴) ضابطہ۔ قاعدہ (۵) سلیقہ۔ سگھڑاپا۔ (۶) زمین کی حدبندی اور انتظام محصلات۔ زمین کے خراج کا انصرام۔ (۷) ترتیب (۸) تدبیر۔ تجویز۔ دکن میں ایک خاص محکمہ کا نام بندوبست ہے جس میں جملہ ممالک محروسہ سرکار عالی کے اراضیات کا باضابطہ نقشہ موجود ہے۔

بنظر درآمد۔ ف تابع فعل۔ اکثر بادشاہ و وزرار کے ملاحظہ میں جب درخواستیں پیش ہوتی تھیں اوران مقدروں کو کوئی تجویز کرنی منظور نہ ہوتی تھی تو اس پر صرف لفظ بنظر درآمد لکھتے تھے۔ اگر کوئی تجویز کرنی مقصود ہوتی تو حسب موقع تجویز کرتے مثلاً بنویسند یا شد بدہند یا بنام دفتر جیسے (۱) صرف منشی صدیق یا (۲) بدفتر (۳) یا سوال وغیرہ

لکھدیا کرتے تھے اس سے مراد یہ ہے کہ (۱) منشی صدیق حسب ضابطہ کارروائی کریں (۲) دفتر سے کیفیت یا کارروائی کی جائے۔ (۳) سوال بندپیش ہو۔ (ضعیف طریقہ ہو کہ اس حکم پر بھی بعض اوقات اسناد غیر جاری ہوئیں) بنظر گذشت۔ ف۔ تابع فعل۔ اس کے اصطلاحی معنے یہ ہیں کہ (۱) از خدا سے گذرا (۲) کنایتاً داخل دفتر کردی جائے مگر اکثر ایسے کاغذات کی بنا پر فرمان یا سند وغیرہ جاری کیے گئے ہیں۔ (دیہ ضعیف ہے)

بنویسند۔ ف۔ فعل۔ اسنادی دفتر کے فرد سوال زیر دستخطی پر اگر حاکم وقت نے بنویسند لکھا تو اس کے دفتری معنے حکم کے ہیں یعنی سند بنویسند۔ اور اگر مسوّدہ سند پر "سند بدہند یا بنویسند" لکھا ہو تو اس کے معنی اصطلاح اسنادی میں حکم کے ہوتے ہیں یعنی مبیضہ سند بعد دستخط و مہر سرکار اہل معاش کو دی جائے۔

بے باق۔ ف۔ اسم مذکر۔ اواکرنا۔ کامل ادائی۔ باقی نہ رکھنا

بہادر۔ صفت۔ ف (۱) موتی کی سی قیمت رکھنے والا۔ سور بیر۔ سورما۔ جری۔ جوانمرد۔ غازی۔ جنگی (۲) عالی حوصلہ۔ دلیر۔ نڈر۔ (۳) خطاب جو امرائے شاہی یا اعلیٰ ملازم گورنمنٹ کو منجانب بادشاہ عطا کیا جاتا ہے۔ زمانہ قدیم میں شاہان سلف کا یہ قاعدہ تھا کہ جس شخص کو بادشاہ وقت نے خطاب سرفراز فرمایا تھا تو اس کے ساتھ ہی ساتھ

حسب حوصلہ خلعت وجمعیت وجاگیر ونوبت ونقارہ وعلم وغیرہ وغیرہ مرحمت کرتا۔

**بھاگ** (ہ) اسم مذکر (۱) حصہ۔ ٹکڑا (۲) نصیب۔ قسمت۔ مقسوم پراليدھ۔ کرم (۳) ورثہ (۴) سرکاری بانٹ یعنے تقسیم۔ محصول (۵) تقسیم (۶) اقبال۔ خوش نصیبی۔

**بھاگ نگر** (ہ) اسم مذکر۔ شہر حیدرآباد دکن کا قدیم نام بھاگ نگر تھا اور اس سے بھی قدیم نام چنچلم تھا۔ سلطان محمد قلی قطب شاہ بجائے بھاگ نگر کے حیدرآباد نام رکھا۔ اور حیدرآباد دکن کے قلعہ محمدنگر کا قدیم نام گولکنڈہ تھا اور اس سے بھی قدیم نام منگل تھا۔ اس قلعہ کا بنانے والا راجہ رائے ورنگل دیورائے کا جداعلیٰ تھا اور اسی نے اس کا نام منگل رکھا تھا جس کو اب قلعہ گولکنڈہ یا محمدنگر کہتے ہیں۔ سلطان محمد قطب شاہ نے گولکنڈہ کا نام قلعہ محمدنگر رکھا۔

**بھاولی** ۔ ہ۔ اسم مذکر۔ دفاتر مال کی اصطلاح میں ایک خاص پن کو کہتے ہیں جو زمینداروں سے لیا جاتا تھا۔ سرکاری زمین کا حق یعنی پن اس زمین کے کامل محاصل میں سے نصف (غلہ) لیا جاتا تھا جس کو بٹائی بھی کہتے ہیں۔

**بھٹی دار** (۱) اسم مذکر۔ کلال۔ مے فروش۔ بادہ فروش۔ شراب بیچنے والا

بہ دَرَبہ (۲) تابع فعل۔ بہی دربہی۔ سلسلہ وار۔ تفصیل وار۔ منفصل مثال جیسے بدرجہ حساب سنا دیا۔

بھرتی۔ ہ۔ اسم مونث (۱) حشو۔ بھراؤ۔ اگنہ۔ وہ چیز جو کسی کے اندر بھری جائے (۲) داخلہ۔ اندراج۔ کسی محکمہ میں نام لکھا جانا بمعزول یا متوفی ملازم کی جگہ دوسرے کو مقرر کرنا (۳) تکمیل۔ پری (۴) جہاز یا مال گاڑی وغیرہ کا بھار۔ اسباب۔ بوجہ۔ دفاتر اسنادی میں اندراج رقم کے لیے کئی خاص مدہیں جن کے منجملہ ایک حشو کا مد بھی ہے اس مد میں اضافہ رقم درج کی جاتی ہے۔

لفظ حشو کی صراحت ردیف حاء حطی میں درج کی گئی ہے۔

بہرہ۔ ف۔ اسم مذکر۔ نامزد۔ نصیب۔ حصہ۔ مقدر۔

بہشتی۔ ف۔ صفت (۱) بہشت کا رہنے والا (۲) سقا۔ پانی بھرنے والا۔ ماشکی۔ آبکش (ف) (۳) صفت فلکی۔ علوی۔ آسمانی جنتی۔ فردوسی۔ بیکنٹھ نواسی۔ سرگ باسی۔ برہم لوکی۔

بھاگ۔ مرہٹی۔ اسم مذکر۔ حصہ دار۔ ساتھ کا کاشتکار۔ ساجھ ملنے والا۔ شریک۔

بھگوٹہ۔ تلنگی۔ اسم مذکر۔ قبضہ۔ عملدرآمد۔ زبان مرہٹی میں اس کو وہواٹ یا وہوٹ کہتے ہیں۔ قبضہ کا وثیقہ۔ قبضہ کی دلیل۔

بھگوٹہ دار ۔ تلنگی ۔ ف ۔ اسم مذکر ۔ قبضہ کا داخلہ رکھنے والا ۔ دفتر دیہی رکھنے والے کا لقب ہے یہ کام دیسکھ وغیرہ کا ہے جن کے پاس اراضی کے اسناد نہیں ہیں اور ان کا قبضہ صدیوں سے چلا آرہا ہے ایسے معاشوں کے لیے دیسکھ وغیرہ کے پاس قبضہ کا کافی مواد موجود رہتا ہے یعنے زمینات کی جملہ کیفیت دیسکھوں وغیرہ کے دفتر میں روزانہ یا ماہوار یا سہ ماہی یا ششماہی یا سالوار موجود رہتی ہے ۔ ان کے پاس یہاں تک مواد رہتا ہے کہ گاؤں میں جو شخص خواہ انعام دار ہو کہ نہ ہو مرجاے تو اس کے انتقال کی کیفیت اور اس کے قائم مقام کی صحیح تاریخ موجود رہتی ہے ۔ اسی لیے محکمہ عطیات میں یہ بات طے پائی ہے کہ بے سندی معاش کے متعلق دیہات کے مقامی پٹیل وپٹواریوں سے (بطور شہادت) بھگوٹہ دریافت ہونا چاہئے اگر ان کے دفتر میں اس کا داخلہ ہو تو وہ معاش بحال کی جاتی ہے اور اگر بھگوٹہ دار کے پاس قبضہ وغیرہ کا کافی مواد نہ ہو تو محکمہ عطیات سے مناسب تجویز صادر ہوتی ہے ۔

بھگیلا ۔ مرہٹی ۔ اسم مذکر ۔ اصطلاح دکن میں اس ملازم کو کہتے ہیں جو بیل وغیرہ کا گوبر (یعنے گوہ) اٹھاتا اور ان کی حفاظت کرتا رہتا ہے ۔ زراعت کے موسم میں یہی شخص ناگر (ہل) چلاتا ہے اس کی تنخواہ سالانہ قرار پاتی ہے اور کبھی ماہانہ ۔

بھاگ ۔ زبان مرہٹی میں حصہ دار کو کہتے ہیں اس لحاظ سے اکثر مرہٹواری میں اس کو حصہ دار بھی بنا لیتے ہیں ۔ مثلاً صاحب زراعت بجائے تنخواہ کے غلہ مقرر کر دیتا ہے ۔

تلنگانہ میں بھی بھگیلوں کا رواج ہے مگر وہ ایک ادنی ملازم کی حیثیت والا ہوتا ہے ۔ دھیڑ اور چمار وغیرہ ہلکی قوم کے سوا کوئی دوسری قوم والا اس خدمت کو انجام نہیں دیتا ۔ بھگیلوں کی اجرت دکن میں تین طرح پر دی جاتی ہے ۔

قرارداد اول ۔ سال میں ایک کمبل اور چپل کا جوڑا اور ہر فصل پر ایک من غلہ ۔

قرارداد دوم ۔ فی ماہ دو روپیہ اور سال میں ایک کمبل اور ایک جوڑ چپل

قرارداد سوم ۔ روزانہ ایک وقت انبل اور جوار کی روٹی اور سال میں تین بسوہ زمین کا پیداوار ۔

بَہلہ ۔ ہ ۔ اسم مذکر ۔ چمڑے کا دستانہ جس کو میر شکاری پہن کر باز یا شاہین وغیرہ کو اپنے ہاتھ پر بٹھاتے ہیں ۔

بَہلیا ۔ ہ ۔ اسم مذکر ۔ میر شکاری ۔ صیاد ۔ تیر و کمان سے مسلح رہنے والا

بہمنی ۔ ہ ۔ اسم مذکر ۔ لقب دکن میں ابتدائی حکومت شاہان بہمنیہ کی تھی جس کا اصل بانی سلطان علاء الدین حسن گانگو بہمنی تھا اس نام

کی وجہ تسمیہ مورخین نے یوں بیان کی ہے۔ اس وقت ہم بہمنیہ کی وجہ تسمیہ اور اس کے ساتھ ساتھ سلطان علاء الدین حسن گانگو کے اصلی واقعات بیان کرنا مناسب سمجھتے ہیں تاکہ ناظرین پر لقب بہمنی اور اس کے واقعات بالتفصیل ظاہر ہوسکیں

(۱) سلطان علاء الدین حسن امیرزادہ تھا (۲) خاندان ملوک غور یہ سے قرابت رکھتا تھا (۳) اس کا مولد غور تھا (۴) اس کی نشو ونما ملک ملتان میں ہوی (۵) بعض مورخین نے بتلایا ہے کہ سید علوی سے اس کا نسبی تعلق تھا اور بعض نے اس کا تعلق مشایخ غور سے بتلایا ہے۔ (علاء الدین حسن) بوجہ انقلاب زمانہ ملتان چھوڑ کر دہلی صبح کے وقت پہنچا چونکہ وہ نماز کا وقت تھا اس لئے صبح کی نماز پڑھ رہا تھا۔ لیکن سفر کے تکان کی وجہ اس پر نیند کا غلبہ ہوا اور سجدہ ہی میں سوگیا جب آفتاب بلند ہوا اور اس کی شعاعیں حسن کے چہرہ پر پڑرہی تھیں تو اس وقت پر ایک نجومی جس کا نام گانگو پنڈت تھا آشنان یعنے نہانے اور پوجا کرنے کی غرض سے جمنا ندی کے کنارے آیا۔ اتفاق سے جب اس کی نظر حسن پر پڑی تو منجم نے اس حسین نوجوان کے طرف آیا اور اخلاق سے اس کو نیند سے جگایا اور حسن سے دہلی آنے کا حال دریافت کیا۔ حسن نے جواب دیا کہ ع

درویش ہر کجا کہ شب آمد سرائے اوست

گانگو بہمنی چونکہ سراپا اخلاق میں بھرا ہوا تھا اس لیے اس نے حسن کو اپنے گھر مہمان رکھا اور اس نے حسن کی عزت و شان کے موافق سربراہی کرتا رہا۔ چند روز بعد حسن نے بہ حیثیت مہمان رہنا پسند نہ کرکے اخلاق منجم بہمنی سے کہا کہ میں آپ کے پاس کب تک مہمان رہوں آخر مجھ سے بھی کچھ کام لیجیے۔ اس بنا پر منجم بہمنی نے اپنے باغ کی نگرانی کی اجازت دی۔ حسن نے نہایت خوشی سے اس خدمت کو قبول کرکے روزانہ اس باغ کے انتظام میں مصروف رہا۔ ایک روز حسب عادت حسن باغ کی نگرانی و انتظام کی غرض سے گیا اور تھوڑی دیر کے بعد مزارعین کی مصروفیت کو دیکھ کر اپنے آرام گاہ میں آکر لیٹ گیا۔ کچھ عرصہ بعد مزدور دوڑ کر آئے اور حسن سے کہنے کہ ہل زمین میں دھس گیا ہے۔ ہم بہت زور لگائے مگر وہ نہیں نکل رہا ہے حسن نے اسی وقت مزدوروں کے ساتھ گیا اور بہ حکم دیا کہ ہل کے اطراف کی زمین کھودی جائے۔ جب زمین کھودی گئی تو معلوم ہوا کہ ہل ایک دیگ کے منہ کے کنڈے سے دیا بن زنجیرا میں پھنس گیا ہے جب دیگ نکالی گئی تو اس میں اعلائی اشرفیاں بھری ہوئی تھیں۔ حسن نے اس کو بجنسہ منجم بہمنی کے سامنے لاکر رکھ دیا منجم نے حسن کی دیانت داری کو دیکھ کر خوش ہوا اور اس کی امانت داری کی وجہ منجم نے شاہزادہ سلطان محمد تغلق سے حسن کی دیانت داری

کا ذکر کیا۔ شاہزادہ نے اس کو طلب کر کے اپنے والد سلطان غیاث الدین
تغلق کی خدمت میں پیش کیا۔ بادشاہ کے اصرار پر حسن نے اپنا تمام
واقعہ بیان کیا بادشاہ نے اس کے واقعات سنتے ہی منصب
یک صدی سے سرفراز کر کے امرا کے زمرہ میں شریک کر لیا۔
منجم بہمنی نے جب حسن کی ترقی دن بدن دیکھی تو حسن کے نام
کا زائچہ کھینچ کر حسن سے وعدہ لیا کہ تو اگر میری التجا کو قبول کرتا ہے
تو میں از روئے زائچہ ایک خوش خبری سناتا ہوں حسن نے اُس سے
وعدہ واثق کیا۔ اس کے بعد نجومی نے کہا کہ جب تو بادشاہ ہوگا تو
مجھ کو محاسب بنانا اور میرے نام کو اپنے نام کے ساتھ ضرور شریک
کرنا تاکہ دنیا میں تیری بدولت میرا نام بھی باقی رہ جائے۔
اس کے بعد سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین
اولیاء قدس اللہ سرہٗ سامی نے بھی بادشاہت کی خوشخبری سے
حسن کو عزت افزائی فرمائی۔ بالآخر بتاریخ ۲۴ ربیع الاول شریف
۷۴۸ھ بروز جمعہ حضرت شیخ سراج صاحب جنیدی (جن کا
روضہ گلبرگہ شریف میں موجود ہے الموسوم بہ روضہ شیخ صاحب رح)
نے حسن کو تخت نشین گلبرگہ شریف فرما کر حسب عادت قدیمہ سلطان حسن
کی کمر میں تلوار رکھی۔ اور بہ موجب سلاطین خلفائے عباسیہ سیاہ چتر

سر پر پکڑا گیا اور حضرت نے سلطان حسن کو انصاف و عدل و بذل و احسان کی ہدایت فرمائی اس کے بعد ہی حسن نے اپنا لقب علاء الدین حسن گنگوئی بہمنی رکھا۔ اور اسی نام کی مہر کندہ کرائی۔

بندہ کمترین درگاہ سبحانی علاء الدین حسن گنگوئی بہمنی

اور یہی مہر فرامین اور اسناد و احکام کی پیشانی پر بطور طغرا منقش کیجاتی تھی یہ لقب سلطان علاء الدین حسن گانگو بہمنی کی آخری نسل تک باقی رہا۔ بہمنی خاندان کے بادشاہ جملہ (۱۸) گذرے ہیں جن کا مختصر تاریخی ذکر پہلے تحت لفظ بادشاہ کر دیا گیا ہے۔

بھنٹ۔ کنڑی۔ اسم مذکر۔ سپاہی۔ فوجی ملازم۔ جان نثار کرنے والا۔ پیدل۔

بھنٹ مانیہ یا بھٹ مانیہ۔ کنڑی۔ اسم مونث۔ اصطلاح انعام میں بھٹ مانیہ اس معاش کو کہتے ہیں جو معزز و باوقعت و عزت سپاہیوں کو بعوض تنخواہ اراضیات دی گئی ہوں۔

راجگان شوراپور نے یہ طریقہ جاری رکھا تھا کہ فی سلحدار یعنے سوار بعوض تنخواہ سہ بیگہ زمین جس کو دو کڑو یا کڑو کہتے ہیں دی جاتی تھی اور بھنٹ مانیہ یعنے پیدل سپاہی کو ایک کڑ و یا کرو زمین بعوض تنخواہ دی جاتی تھی اس عطا کا طریقہ اس قدر عام ہوا کہ حجام۔ دھوبی

بازیگر۔ کسبی وغیرہ وغیرہ کو اسی قسم کی معاش دی جاتی تھی اس عطاء کے مختلف اقسام کے نام ذیل میں درج کیے جاتے ہیں۔

بھنٹ مانیہ۔ رکت مانیہ۔ کڈری مانیہ۔ ٹھری مانیہ۔ نائی مانیہ۔ زیڈی مانیہ۔

انعام بعنوان بھنٹ مانیہ مشائخین وجنگموں و برہمنوں اور جوسیوں کو بھی عطا کیا جاتا تھا۔

انعام بھنٹ مانیہ پر حق سرکار ۱۲۶۵ف سے مقرر کر دیا گیا ہے۔ اس حق سرکار کو حصہ۔ چھٹاون کہتے ہیں۔

حصہ چھٹاون فی بیگہ ۱؍ ہے۔ حق سرکار یعنے پن کے مختلف دھارے مقرر ہیں۔

(۱) ایک گرگی زمین ریگڑ کے لئے عـہ پن

(۲) ایک گرگی مسب کے لئے ۸؍ ″

اضلاع رائچور وانگسگور میں حصہ چھٹاون بہ لحاظ پشت بھی مقرر ہوا تھا

(۱) دوسری پشت میں ایک ایکر ریگڑ پر ۶ آنہ پن

ایک مسب پر ۳؍

(۲) تیسری پشت میں ایک ایکر ریگڑ پر ۸؍

″ مسب پر ۴؍

(۴) چوتھی پشت میں رقم کامل
حسب تفصیل بالا ۱۲۷۹ف میں تعلقات شاہ پور شوراپور۔ اندولہ میں بھی یہی رواج جاری کیا گیا۔
محاصل اراضیات بھنٹ مانیہ اگر تنخواہ سے زیادہ ہو تو زاید رقم بازیافت (یعنے داخل خزانہ سرکار) کرلی جاتی تھی۔ اس بازیافت کو نبلوتہ اور پرپٹی کہتے ہیں۔ ۱۲۸۱ف سے نبلوتہ اور پرپٹی کا رواج موقوف کردیا گیا۔
بھنڈا۔ اسم مذکر۔ پنڈ۔ تھوا۔ سوکھا ہوا ڈلا یا ہم مجتمع شدہ وغیرہ مثلاً کھجوروں کا بھنڈا۔ تمباکو کا بھنڈا (۲) بنا ہوا تمباکو۔
بھنڈا بردار۔ ۱۔ اسم مذکر۔ حقہ پلانے والا ملازم۔ اس ملازم شاہی کو کہتے ہیں جس کو شاہی حقہ پلانے کی اجازت دی گئی ہو۔
بھوم۔ ہ۔ اسم مونث۔ (۱) دھرتی۔ زمین۔ بوم۔ (۲) پرتھی خلایق۔ دنیا۔ سنسار (۳) جگہ۔ استھان۔ مقام۔ (۴) ملک۔ ولایت اقلیم۔ دیار (۵) وطن۔ دیس۔ زاد و بوم
بھومیا۔ ہ۔ اسم مذکر (۱) زمیندار۔ مالک زمین۔ گاؤں کا دیوتا جسے بھومیان بھی کہتے ہیں۔ (۲) پرانا باشندہ۔ قدیمی ساکن۔
بھونسلہ۔ ہ۔ لقب۔ بھون زبان ہندی میں زمین اور مقام

گھر۔ جگہ وغیرہ کو کہتے ہیں اور سلہ کاٹنے کو کہتے ہیں۔ ایک شخص کا لقب جس کا نام باگ سنگہ ابن رانا راجہ اودے پور تھا اس نے جب ملک دکن کی طرف ارادہ کیا اور جب نربدا ندی کے قریب پہنچا تو سردار راجہ اونی موہن کی ملازمت اختیار کی۔ جب اونی موہن مر گیا تو راجہ باگ سنگہ نے بہ لحاظ نمک خواری راجہ اونی موہن کے صغیر سن لڑکے کو اس کا قائم مقام بنا کر اس لڑکے کا حامی بن کر اس کے اطراف کے تمردوں اور سرکشوں کی سرکوبی کی۔ اسی وقت کے باشندے اس کو باگ بھونسلہ کے لقب سے پکارنا شروع کیے۔

بہیر۔ ہ۔ اسم مونث۔ فوج کے پیچھے شاگرد پیشہ اور سائیس کی قطار جو چلتی ہے اس کو بہیر کہتے ہیں اس میں فوجی سپاہیوں کی بیبیاں اور ہر قسم کے دوکاندار وغیرہ بھی داخل ہیں (۲) فوج کا اسباب آدمیوں کی کثرت۔ بھیڑ۔ انبوہ۔

بے التباس۔ ف۔ بے شبہ وبلاشک۔

بیت المال۔ ع۔ اسم مذکر۔ (۱) خزانہ عامرہ۔ سرکاری خزانہ خزانہ شاہی (۲) مال لادعوے۔ اسباب لاوارث۔ خالصہ منضبطہ نزول۔ مال غنیمت۔ وہ مال جس میں تمام مسلمانوں کا حق ہو۔ لوٹ کا مال غارت۔

حضرت سیدنا عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بمشورہ حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ و حضرت سیدنا علی کرم اللہ وجہہ دو دفتر قائم فرماکران کا نام دفتر بیت المال و دفتر وجوہ آمدنی موسوم فرمایا (ملاحظہ ہو لفظ استیفاء) زمانہ قدیم میں یعنی اردشیر بابکان ساسانی نے (جو اسکندر کے انتقال کے دو سو سال کے بعد بادشاہ ہوا تھا) دفتر سیاق قایم کیا تھا جس کا دوسرا نام استیفاء تھا اس دفتر میں ملک کی جملہ آمدنی و خرچ کا حساب رہتا تھا اسی بادشاہ نے فوج کی ترتیب اور انتظام مالگزاری کی بنا ڈالی اور دستور العمل فوج جس کا نام اداب الجیوش تھا مرتب کیا اور مالگزاری کا دستور العمل بھی اسی نے مرتب کیا تھا۔

اب دکن میں اس دفتر کا نام خزانہ عامرہ ہے جہاں پر جملہ ممالک کے خرچ و آمدنی کا حساب رہتا ہے۔

بیجانگر۔ ف۔ اسم مذکر۔ زمانہ قدیم میں بیجانگر کو سلطنت نرسنگ کہتے تھے

بے چراغ۔ ف۔ مرکب توصیفی۔ ویران۔ اجاڑ۔ برباد۔ غیر آباد مقام

بے چراغ گاؤں۔ ف۔ مرکب توصیفی۔ اکثر اناو دیسکھ دیپانڈیان وغیرہ کو دیہات بے چراغ صرف آبادی کی غرض سے دئے جاتے تھے۔ اور یہ لازمی شرط تھی کہ دیسکھان و دیپانڈیان متعلقہ اس کی آبادی میں کوشاں رہیں اور بعد آبادی اس کی رپورٹ سے سالانہ شش ماہی۔

سہ ماہی مطلع کیا کرتے تھے جس سے دیہات کی آبادی ودیگر تفصیلی واقعات کا پورا پورا پتہ بہ آسانی چل جا سکتا تھا۔

بید۔ ف۔ اسم مذکر۔ ایک قسم کے درخت کو (بیت) کہتے ہیں۔ اہل لغت نے بید کی سترہ قسمیں لکھی ہیں۔

بیدار۔ ف۔ اسم مذکر۔ فیروز شاہ بہمنی بن سلطان داود شاہ بہمنی کے غلام کا نام بیدار تھا۔ فیروز شاہ بہمنی نے ۸۰۱ھ میں بیدار کو نظام الملک کا خطاب عطا کرکے اس کو بڑی خدمت سے سرفراز کیا تھا۔ بیدار ۸۲۵ھ میں انتقال کیا۔

بیدر۔ ہ۔ اسم مذکر۔ مملکت حیدر آباد میں ایک بڑے صوبہ کا نام بیدر شریف ہے۔ سلطان احمد شاہ بہمنی کے عہد سے بریدی کے آخر تک شہر بیدر شریف دکن کا پایہ تخت تھا۔

(۱) بیدر کی وجہ تسمیہ مورخین نے یوں بیان کی ہے کہ اس کا قدیم نام شہر بیدر تھا۔ کیونکہ یہاں بندروں کی کثرت ہے۔

(۲) کیدار بیدری نامی راجہ شہر بندر میں حکمراں تھا اس لئے اس نے اپنے نام سے اس کو موسوم کیا۔

(۳) شہر بیدر کی آبادی سے پانچ ہزار سال قبل اس مقام پر بانس کا بن تھا جس کو راجہ گان قدیم نے منقطع کروا کر وہاں پر ایک شہر کی

بنا ڈالی۔ بعد آبادی عوام نے اس کا نام بیدر رکھا۔ زبان کنڑی میں بیدر کو نے (یعنے بانس) کہتے ہیں۔

(۴) تاریخ فرشتہ نے بیدر کی وجہ تسمیہ اس طرح بیان کی ہے کہ راجہ بیدر نامی ہند کا راجہ تھا اس نے اس شہر کو اپنے نام سے آباد کیا۔

سلطان احمد شاہ بہمنی نے اس کا لقب **احمد آباد بیدر** رکھا اس کے بعد سلطان شمس الدین محمد شاہ بہمنی نے بیدر کا لقب محمد آباد (محمد آباد بیدر)[1] رکھا

**بیس بسوے**۔ ہ۔ صفت (۱) لغوی معنے ایک بیگہ (۲) کل۔ تمام۔ پورا جیسے گرہن کا بیس بسوے ہونا۔ (۳) تابع فعل۔ اغلب۔ غالباً۔ بالضرور یقیناً۔ (۴) اسم میں تمام گاؤں۔ تمام زمین۔ تمام فصل (۵) اسم میں جیت فتح جیسے زبردست کے بیسوں بسوے۔

**بیکر**۔ مرہٹی۔ اسم مذکر۔ بیگار۔ مہار۔ مہتری۔

**بیضی**۔ ع۔ اسم مذکر۔ سفید۔ انڈا۔ گول مگر کسی قدر لانبا۔ اسناد میں بیضوی کی علامت کے دستخط اپنے اپنے نج پر بادشاہ و وزرا، وقت کیا کرتے تھے۔

**بیضوی**۔ ع۔ صفت۔ انڈے کے مانند۔ آفتابی کے خلاف۔ بادامی

[1] تاریخ قندھار میں لکھا ہے کہ عالمگیر نے بیدر کا لقب محمد آباد رکھا۔ مولف کو یہ روایت کسی قدر ضعیف معلوم ہوئی۔

دفینہ کا۔ انڈے کے ڈول کا۔ اسنادی دفاتر میں بیضوی سند ایک خاص سند کا نام ہے جس پر بیضوی دستخط رہتی ہے۔ اس کا رواج نواب نظام علی خاں بہادر آصف جاہ ثانی تک برابر رہا۔ اس کے تفصیلی حالات ہم بہ لحاظ اصول سیاسی درج کرنا نہیں چاہتے۔

بیگ۔ ت۔ اسم مذکر (۱) سردار۔ امیر۔ شہزادہ (۲) مغلوں کا ایک خطابی لفظ ہے جو اُن کے نام کے آخر میں لگایا جاتا ہے۔ ترکوں میں اس کا رواج زیادہ ہے۔

بیگ۔ ہ۔ تابع فعل۔ (ہندو) جلد تر۔ جھٹ۔ فوراً جھٹ پٹ پھرتی سے۔ تاولی۔

بیگار۔ ف۔ اسم مونث۔ کار بے مزد۔ مسخرہ (۲) کر۔ جبر۔ حاکمانہ کام جو حکومت سے جبراً لیا جائے۔ (۳) وہ کام جو وبال معلوم ہو۔ بیدلی کا کام۔

بیگاری۔ ف۔ اسم مذکر (۱) بیگار میں کام کرنے والا۔ وہ مزدور جو حاکمانہ طور پر بلا اجرت بلایا جائے (۲) بیدلی سے کام کرنے والا۔ کام ٹالو۔ نمک حرام۔ مملکت آصفیہ میں بیگار کو سرکار سے انعام از قسم اراضی مقرر ہے۔ اور بعض جگہ انعام بہ شکل نقد مقرر ہے۔ جب سرکاری عہدیداروں کو بیگار کی ضرورت ہوتی ہے تو پولس مقامی اس کا انتظام کرتی ہے

اور اس بیگار کو بحساب فی میل ایک آنہ یا آٹھ پائی (۸) پیسہ حالی ہراوی مقرر ہیں۔ بیگاروں میں سب سے بڑا اتفاق یہ ہے کہ ایک گاؤں کا بیگار دوسرے گاؤں پہنچنے کے بعد اس گاؤں کے بیگار کو اپنا قایم مقام کر دیتا ہے۔ جہاں تک مسافر کو جانا ہے وہاں تک بیگار بدلتے رہتے ہیں۔

بیگہ۔ ہ۔ اسم مذکر۔ پیمایش۔ زمین کی ایک مقدار ہے جس کی تفصیل ذیل میں درج کی جاتی ہے:

بیگہ کے مقدار رقبہ کو مسلمانان ہند نے فقہ اسلام سے اخذ کیا ہے فقہائے اسلام کے پاس زکوٰۃ الزرع کا حساب جریب پر مقرر ہے۔ جریب (۶۰) گز مضروب (۶۰) گز کا ہوتا ہے۔ گز مساحتی (۲۸) انگشتی ہے جس کے (۳۶۰۰) مربع گز ہوتے ہیں۔ اسی طرح مسلمانان ہند نے باستثناء اشکال خاص عام طور پر (۳۶۰۰) تکسر گز کا ایک بیگہ شمار کیا۔ ابتدائے حکومت ہند میں نام کا فرق بھی نہ تھا لیکن بعد کو صرف نام کا فرق پیدا ہو گیا۔ یعنے بجائے جریب کے بیگہ نام مشہور ہو گیا۔ اس کے بعد جب شاہان ہند نے اپنے اپنے زمانہ میں گز ایجاد کیے تو بیگھوں میں گزوں کا فرق پیدا ہو گیا۔ لیکن بیگھوں کی مجموعی مقدار وہی رہی مثلاً بیگہ الٰہی۔ (۳۶۰۰) گز آلہی کا مقرر ہوا۔ اور بیگہ شاہجہانی (۳۶۰۰)

گز شاہجہانی کا تو بیگہ میں گزوں کی تعداد (۳۶۰۰) یکساں رہی۔ لیکن چونکہ گزوں کا طول باہم مختلف تھا اس لئے مجموعی رقبہ بیگہ کا باہم مختلف ہو گیا۔ مثلاً گز الٰہی ۴۱ انگل کا ہے اور گز شاہجہانی ۴۲ انگل کا اس لئے بیگہ الٰہی اور بیگہ شاہجہانی میں (۳۶۰۰) انگل کا فرق پیدا ہو گیا۔

اس وقت ہم اس کے تاریخی حالات سے ناظرین کو تعارف کرانا چاہتے ہیں تاکہ بروقت مختلف کتب دیکھنے کی ضرورت نہ رہے۔

ہندوستان میں مسلمانوں کے تسلط کی ابتدا ۹۳ھ (پہلی صدی ہجری) سے ہے سنہ مذکور میں محمد قاسم چچا زاد بھائی اور داماد حجاج ابن یوسف ہند پر حملہ کرکے سندھ و ملتان شریف و گجرات پر قبضہ کر لیا۔ اس کے بعد ناصر الدین سبکتگین اور اس کا فرزند محمود یہ دونوں پے در پے حملہ کرکے ہندوستان میں زلزلہ پیدا کر دئے۔ بالآخر انھوں نے لاہور کو بڑی شان و شوکت کے ساتھ اپنا دار السلطنت بنایا۔ اسلام کی حکومت عام طور پر ہندوستان میں ۳۶۷ھ سے شروع ہوتی ہے۔ ۳۶۷ھ میں خاندان غزنویہ کا عملدرآمد تھا۔ خاندان غزنویہ کے عہد سے خاندان تغلقیہ کا آخر دور اور خاندان لودھیہ کے عہد حکومت کی ابتدا یعنے ۸۹۴ھ مطابق ۱۴۸۸ء تک ہند میں گز شرعی اور دیگر شرعی پیمانوں کا استعمال تھا۔

شیخ ابو الفضل فیضی نے آئین اکبری میں لکھا ہے کہ زمانہ قدیم میں ممالک ہند میں تین قسم کے گز مقرر تھے۔

(۱) دراز (۲) میانہ (۳) کوتاہ

(۱) دراز مساوی تھا ۲۴ طسوج کا اور ایک طسوج آٹھ جو معتدل کا۔

(۲) میانہ مساوی تھا ۲۴ طسوج کا اور ایک طسوج ۷ جو معتدل کا۔

(۳) کوتاہ۔ مساوی تھا ۲۴ طسوج کا اور ایک طسوج ۶ جو معتدل کا۔

شرعی گزوں کے ساتھ ان گزوں کا مقابلہ کرنے پر معلوم ہوا کہ یہ تینوں گز درحقیقت شرعی گز ہیں۔

چونکہ اس وقت ہم کو بگھوں کا ذکر کرنا ہے اس لیے گزوں کے واقعات اس وقت درج کرنا مناسب نہیں سمجھتے بلکہ باب الکاف فارسی میں اس کا وضاحت سے ذکر کیا گیا ہے۔

مذکورۂ بالا زمانہ میں بجائے بگھہ کے جریب مشہور تھا۔ جریب اس مقدار رقبہ کو کہتے ہیں جو ساٹھ گز کو ساٹھ گز میں ضرب دینے سے حاصل ہو اس کو جریب کہتے ہیں۔ جریب میں گز سے مراد مساحتہ ہے جو (۲۸) انگل کا ہوتا ہے۔ اس حساب سے ۳۶۰۰ ہکسر گز مساحتی (۲۸) انگشتی کا ایک جریب کہلاتا ہے۔ بعضوں نے سو رطل اناج جس قدر زمین میں بویا جائے اس کو جریب کہا ہے اور بعض ساٹھ من گیہوں جس قدر زمین میں

بو یا جائے اس کو جریب کہتے ہیں اور بعضوں نے کہا ہے کہ جس قدر زمین میں پچاس من گیہوں بو یا جائے مگر یہ مختلف البیانی مقبول نہیں ہوی بلکہ جریب کی مقدار (۳۶۰۰) گز مکسر ہے جیساکہ اوپر ذکر کیا گیا ہے۔

مصر میں جریب کا نام فِدّان ہے اور اس کو قدیم زمانہ میں اُورُو کہتے تھے۔ مملکت ہند میں اس کو بیگہ کہتے ہیں۔

بیگہ کی مقدار جریب کے مطابق ہے کتب ہائے اسلام میں جریب (۳۶۰۰) مربع گز مساحت کا نام ہے اور ہند میں (۳۶۰۰) مربع گز رسمی کا ہوتا ہے۔ گز رسمی۔ بادشاہ وقت کے عہد میں جس گز کا رواج ہوتا ہے اس کو گز رسمی کہتے ہیں۔ ۳۶۶ھ سے ۸۹۴ھ تک یعنے خاندان سلاطین غزنویہ سے خاندان سلاطین تغلقیہ کے آخر دور اور پھر خاندان لودھیہ کے اوایل تک ہند میں شرعی گزوں وغیرہ کا رواج رہا۔

بیگہ الٰہی۔ ف۔ اسم مذکر سال (۳۱) الٰہی یعنے ۹۹۳ھ میں پہلے گز الٰہی (۴۱) انگشتی ایجاد کیا گیا اس کے ساتھ ہی ساتھ بیگہ الٰہی بھی ایجاد کیا گیا اور بحساب سابق (بیگہ کا شمار (۶۰) گز مضروب (۶۰) گز قرار پایا۔ اور زمانہ سابق کے جملہ گزوں کا اندراج منسوخ کر دیا گیا۔ اور بیگہ الٰہی بحساب گز الٰہی قرار پایا یعنے ۳۶۰۰ مکسر (گز الٰہی (۴۱) انگل کا) بیگہ الٰہی مقرر ہوا۔ شہنشاہ اکبر کے ابتدا عہد میں بیگہ کے پیمانہ کے دو قسم تھے۔

(۱) سن کی رسی کا پیمانہ بیگہ ناپنے کے لئے بنایا گیا تھا لیکن یہ پیمانہ گرمی کے زمانہ میں لمبا اور سردی کے موسم میں چھوٹا ہوجاتا تھا (۲) اس لئے ۱۹ سنہ الٰہی میں بہ حکم شہنشاہ اکبر بانس کا پیمانہ تیار کیا گیا اس پر لوہے کے کڑے نصب کروائے گئے تھے رسی کا پیمانہ فی بیگہ بانس کے پیمانہ سے دو بسوہ (۱۲) لتسوانسہ کم ہوگا۔ حالانکہ سن کی رسی بھی (۶۰) گز کی تھی۔ مگر رسی کے بل سے بعض اوقات میں بجائے ۶۰ گز کے ۵۶ گز رہ جاتے تھے شہنشاہ اکبر کے عہد سے آخر سلاطین مغلیہ اور اوایل زمانہ حکومت سرکار انگریزی میں بھی بیگہ الٰہی کا رواج رہا۔ لیکن سلاطین مغلیہ کے آخری زمانہ میں عملی اختلاف پیدا ہوگیا مثلاً گز الٰہی (۴۱) انگل کا اور گز شاہجہانی (۴۲) انگل کا۔ ان دونوں کا رواج (اس زمانہ میں) عام تھا یعنے بعض مقامات پر تو گز الٰہی کا رواج تھا اور بعض مقامات پر گز شاہجہانی کا رواج عوام ان دونوں گزوں کو ایک ہی گز الٰہی (۴۲) انگل کا تصور کرتے تھے۔ بعض مقامات میں عمال (پرگنہ یا صوبہ) صرف اپنے نفع کے لئے بیگہ کے رقبہ کو تقریباً دو بسوہ طول میں کم کردیا تھا۔ اسی وجہ سے اس بیگہ کا نام بیگہ گھٹہ عوام میں مشہور ہوگیا اور بیگہ گھٹہ کا رقبہ بجائے (۶۰ مضروب ۶۰ گز) کے (۵۴ مضروب ۵۴) گز یعنے ۲۹۱ گز رہ گیا ہم نے ان کا بیان تفصیل سے بیگہ گھٹہ میں کیا ہے۔

بیگہ آلہی۔ ممالک مغربی۔ دلی شریف۔ پٹنہ۔ شاہ آباد۔ سارن، بھاگلپور اور بیکرون میں۔ بیگہ ۳۶۰۰ مربع گز آلہی یا ۳۰۲۵ انگریزی گز اس کی تفصیل ذیل میں درج ہے:۔

۲۰ فنسوانسی ایک سوانسی یا ۲۴۰۵۰۲۵ مربع انچ کے۔
۲۰ سسوانسی ایک کچوانسی یا (۳۶۴۰۳۱۲) مربع فٹ کے
۲۰ کچوانسی ایک بسوانسی یا (۷۰۵۶۱۲۵) مربع گز انگریزی
۲۰ بسوانسی ایک بیگہ آلہی یا (۳۰۲۵) مربع گز انگریزی کے

بیگہ آلہی۔ مذ۔ انعام مذکر۔ شہنشاہ اکبر کے بعد سے شاہان ہند نے بھی بیگہ آلہی کو خاص انعام داروں کے لئے مقرر کیا تھا اس بیگہ کا رقبہ (۵۴۰۰) مکسر گز آلہی ہے جو بہ مقابلہ طریقہ سابق ڈیوڑھا رقبہ بڑھا دیا گیا ہے اگرچہ بادشاہ اکبر نے بیگہ آلہی کا رقبہ عام قاعدہ کے موافق ۶۰ گز مضروب ۶۰ گز سے (۳۶۰۰) مکسر گز قرار دیا تھا مگر اس کے بعد سے ہند کے بادشاہوں نے (بلحاظ پروَرشی و ناموری) اصلی مقدار بیگہ کا ڈیوڑھا حصہ یعنے (۵۴۰۰) مکسر گز کا بیگہ آلہی قرار دیا۔ اسی لئے شاہ اکبر کے بعد کے جملہ بادشاہوں کے اسناد جن کا تعلق انعام داروں سے ہے ان میں اسی پیمانہ کا استعمال ہوا ہے بیگہ آلہی جس کا رقبہ (۵۴۰۰) مکسر گز ہے اس کے متعلق بعض لوگوں کا خیال ہے کہ مسلمان بادشاہوں نے قوم ہند سے اس کو اخذ کیا ہے۔

کیونکہ اہل ہنود کے پاس ۶ دھرم تاڑ طول اور ۴ دھرم تاڑ عرض کا
ایک بیگہ ہوتا ہے۔ دھرم تاڑ کے لفظی معنے خیراتی طناب ہے اس سے
اس بات کا پتہ چلتا ہے کہ اہل ہنود کے پاس ابھی یہ بیگہ دعاگو اور انعامداروں
کے لئے خاص طور پر ایجاد کیا گیا تھا۔ اس بیگہ کا رقبہ بھی (۵۴۰۰) گز کا
تھا۔ مملکت دکن سمت تلنگانہ میں دھرم تاڑ مروج اور مشہور ہے بیگہ
الٰہی کے نسبت خافی خاں نے لکھا ہے کہ

"بیگہ کہ بہ ائمہ داران از طرف بادشاہی در فرامین درج می گردد آنرا
بیگہ الٰہی خوانند پنجہزار و چہار صد درعہ کسرے بالامی شود و ہر بیگہ را بست
حصہ نمودہ ہر حصہ آنرا بسوہ خوانند و تمام مدار کشتکار و حساب سرزمین صوبجات
توابع شاہجہاں آباد بر بیگہ است الخ

مملکت دکن میں اکثر تحقیقات انعامی کے وقت اس امر کی دشواری
لاحق ہوتی تھی کہ بہ موجب دعوے انعام داران ان کی زمین کی پیمائش
کیجاتی تو ایک بیگہ کے بجائے ڈیڑہ بیگہ زاید زمین پائی جاتی۔ یہ زاید
نہیں ہے بلکہ یہ محض غلط فہمی معلوم ہوتی ہے اس لئے کہ اسناد شاہان سلف
(جو شہنشاہ اکبر کے بعد سے سریر آرا ہے) میں بیگہ الٰہی سے مراد (۵۴۰۰)
گز الٰہی ہے جس کا شمار بہ لحاظ پیمائش حالیہ (۳۶۰۰) گز کا ہے حالیہ پیمائش
کے لحاظ سے بیگہ الٰہی کی مطابقت ہونا ناممکن ہے۔

عہدہ داران مقامی کے عدم معلومات کا ثبوت جریدۂ اعلامیہ مطبوعہ مورخہ ۲۵ / آبان ۱۳۰۲ف جلد چہارم صفحہ . . ، سے ثابت ہوتا ہے کہ "مسٹر ڈنلاپ انسپکٹر جنرل مال نے فرمایا کہ گز شرعی و گز رسمی و گز الٰہی جو اسناد میں لکھے جاتے ہیں اس سے بہت دشواری لاحق ہوتی ہے گزوں کی برابر پیمائش اب تک اچھی طرح معلوم نہیں ہوی اور نواب رفعت یار جنگ بہادر[1] سابق کمشنر انعام حال صوبہ ورنگل نے فرمایا کہ جس قدر زمین کا دعویٰ پیش ہوتا ہے۔ سررشتہ انعام سے اس کا فیصلہ کیا جاتا ہے مثلاً سو بیگہ کا دعوےٰ ہوا اور سو بیگہ کا فیصلہ کیا گیا اور پیمائش کے وقت ڈیڑھ سو بیگہ نکلتے ہیں جس سے نہیں معلوم ہوا کہ اس زمانہ میں بیگہ کی مقدار کیا تھی

معلوم ہوتا ہے کہ ان بگھوں اور گزوں کا کافی مواد نہ ملنے کی وجہ سے محکمہ سرکار نے ذریعہ گشتی ۳۶ بابتہ ۱۲۹۶ف یہ قاعدہ مقرر کیا کہ "جو زمینات انعامداروں کے نام بحال کیے جاتے ہیں اگر پیمائش کے وقت فیصدی بیس بیگہ تک زاید برآمد ہوں تو بدستور انعامداروں کے قبضہ میں چھوڑ دئے جائیں اور اگر فی صدی بیس بیگہ سے زاید برآمد ہو تو اُس پر سرکار عالی کی طرف سے لگان یعنے پن قائم کیا جائے" بعد ازیں بذریعہ رزولیوشن نمبر ۴۴ ۱۳۰۳ف مطبوعہ جریدۂ اعلامیہ مورخہ ۲۵ خورداد ۱۳۰۳ف جلد سوم

[1] نواب رفعت یار جنگ بہادر مرحوم و مغفور نواب نظامت جنگ بہادر (صدر المہام سیاسیات سرکار عالی کے والد بزرگوار ہیں (خدا مغفرت نصیب کرے)

صفحہ ۱۰ بہ تنیخ گشتی نشان (۳۶) بابتہ سنہ ۱۲۹۶ف یہ حکم جاری کیا گیا کہ "جب کسی سند انعامی میں بیگہ الٰہی لکھتے ہوں تو جتنے بیگے ہوں اُسی قدر بجائے فی بیگہ ایک ایکر سمجھا جائے اور ایکروں سے پیمائش کرکے زمین دی جائے" رزولیوشن مذکور کا نفاذ انعامداروں کے حق میں زیادہ مفید ثابت ہوا۔ اس لئے کہ دکن کا بیگہ رسمی (۳۶۰۰) مکسر گز کا ہے اور ایکر یعنے بیگہ انگریزی (۴۸۴۰) مکسر گز کا ہوتا ہے۔

ہم نے جملہ بادشاہوں کے بیگوں کا ذکر اس وجہ سے درج کتاب کیا کہ صاحب معاش اور حاکم فیصلہ کنندہ کو فیصلہ صادر کرنے کے وقت دشواری لاحق نہ ہو دگز کا بیان باب الکاف فارسی میں ملاحظہ ہو۔

بیگہ بابری۔ ف۔ اسم مذکر۔ بیگہ بابری کی ابتداء سنہ ۹۰۰ہجری سے معلوم ہوتی ہے اس لئے کہ گز بابری اوایل سنہ ۹۰۰ہ میں ایجاد ہوا بہ مطابق قاعدہ عام بیگہ بابری (۳۶۰۰) مکسر گز کا تھا۔ عہد حکومت بابری میں گز بابری (۳۶) انگل کا تھا۔

بادشاہ بابر نے اپنے عہد میں ایک طناب ایجاد کیا تھا جس کا نام طناب بابری یا طناب پیمائش تھا اس طناب کے ایجاد کی خاص وجہ یہ تھی کہ جب بادشاہ سفر یا شکار کے لئے شہر سے جاتا تو قیام گاہ سے آبادی شہر تک اس طناب سے زمین ناپی جاتی تھی تاکہ بعد مسافت

اور سفر کی مقدار طول معلوم ہو۔ یہ طناب مخصوص تھا شکار و سفر کے لئے۔
سو طناب کی ایک طناب بنائی گئی تھی ہر طناب چالیس گز کی اور ہر گز
نو مٹھی مستوی الخلقتہ کا تھا جس کے (۳۶) انگل ہوتے ہیں۔

بیگہ بادشاہی ۔ ف ۔ اسم مذکر۔ اس بیگہ کو بیگہ شاہجہانی کہتے
ہیں۔ اس کا گز شاہجہانی (۴۲) انگل کا ہوتا ہے اسی لحاظ سے ۳۶۰۰
مکسر کا ایک بیگہ بادشاہی کہلاتا ہے۔

بیگہ جہانگیری ۔ ف ۔ اسم مذکر۔ بموجب قاعدہ عام بیگہ جہانگیری
(۳۶۰۰) مکسر گز کا ہوتا ہے۔ گز جہانگیری (۴۸) انگل کا۔

بیگہ حیدرآبادی ۔ ف ۔ اسم مذکر۔ حیدری بیگہ کا رقبہ اسی قدر
ہے جو مسلمان شاہان ہند میں عام طور پر مروج تھا یعنے ہر ضلع اس کا
(۶۰) گز کا ہوتا ہے جس کے (۳۶۰۰) گز مربع ہوتے ہیں۔

بیگہ خرد ۔ ف اسم مذکر۔ اس کو بیگہ رعیتی بھی کہتے ہیں۔
اطراف ملک دہلی و اکبرآباد میں یہ بیگہ مشہور ہے اس کی مقدار ۱۲۰۰
بارہ سو مکسر گز بحساب گز شاہجہانی ہوتی ہے۔

بیگہ دفتری ۔ ف ۔ اسم مذکر۔ بیگہ دفتری کا رقبہ (۳۶۰۰) مکسر
گز کے مطابق ہے۔ تین بیگہ رعیتی کا ایک بیگہ دفتری کہلاتا ہے۔

بیگہ دہقانی ف ۔ (۶۰۰۰) درعہ مکسر کا ایک بیگہ دہقانی

کہلاتا ہے۔

بیگہ ریتی - ف - اسم مذکر - دیکھو بیگہ خرد

بیگہ سکندری - ف - اسم مذکر - سنہ۹ ہجری میں گز سکندری کا رواج ہوا اسی زمانہ سے بیگہ سکندری بھی مروج کیا گیا۔ بہ لحاظ قواعد عام بیگہ سکندری ۳۶۰۰ مکسر گز کا تھا اور گز سکندری (۳۶) انگل کا۔ علاقہ برار اور اس کے نواح میں بیگہ سکندری (زمینات باغات میں) (۵۵۰۰) گز سکندری کا تھا اور عام زراعت کے لئے (۴۲۰۶) گز سکندری قرار پایا تھا۔

بیگہ سلطانی - ف - اسم مذکر (۳۵۰۰) درعہ مکسر کا ایک بیگہ کہلاتا ہے۔

بیگہ شاہجہانی - ف - اسم مذکر - اس کو بیگہ بادشاہی بھی کہتے ہیں - گز شاہجہانی (۴۲) انگل کا ہوتا ہے اس لحاظ سے (۳۶۰۰) مکسر گز کا بیگہ شاہجہانی ہوا۔

بیگہ گھٹہ - ہ - اسم مذکر - مسلمان بادشاہان ہند کے زمانہ آخر اور انگریزی حکومت کی ابتدا میں ظالم عاملوں نے اپنی جلب منفعت (نفع) کی غرض سے بیگہ کے رقبہ کو ۶ گز تک گھٹا دیا تھا یعنی (۶۰×۶۰) کے بجائے (۵۴×۵۴) گز جس کے (۲۹۱۶) مکسر گز ہوتے ہیں عام رقبہ قرار دیا۔

اس کمی کی وجہ سے اس کا نام بیگہ گھٹہ عام میں مشہور ہو گیا اس کے بعد ساحت داں انگریزوں نے گز ہائے بیگہ کی مطابقت کے لئے بیگہ گھٹہ یعنے (۵۴) گز کو (۶۰) پر ضرب دینے کے بعد اس میں سے ایک حصہ کو گز قرار دیا۔ اس جدید ترتیب کی وجہ سے گز الٰہی اور گز شاہجہانی کی طولانی میں کمی ہو گئی اور ہر شہر میں گزوں کی کمی مختلف طور پر جاری ہو گئی۔ اس اختلاف کی وجہ پیمائش و بندوبست میں مغالطہ ہونے لگا۔ ان خرابیو اور مغالطہ کے اندفاع کے لئے سرکار انگریزی نے بیگہ انگریزی جس کا نام ایکر ہے ہندوستان میں جاری کیا۔ ایکر (۴۸۴۰) مکسر گز انگریزی کا ہوتا ہے ایکر کا رواج جاری ہونے کے بعد اس عملی اختلاف کا بالکل انسداد ہو گیا

بیگھت۔ ہ۔ اسم مذکر۔ بنگال کے طولانی پیمانے کا نام ہے جو ۳ مٹھیوں کا ایک بیگھت کہلاتا ہے اس کے ساتھ ساتھ ہم ان پیمانوں کا بھی ذکر کرتے ہیں جو ممالک ہند کے بعض مقامات میں زمانہ قدیم سے خاص طور پر رواج چلا آرہا ہے یہ وہ مقادیر ہیں جن کا تعلق مسلمان بادشاہان ہند کے پیمانوں میں شریک نہیں ہیں اور نہ ان کا ذکر مسلمان بادشاہوں کے اسناد میں موجود ہے۔

بمبئی کے طولانی پیمانے

۱۔ ونت = نصف ہاتھ یا ۹ انچ (۲) کاٹھی = ۴،۹ فٹ۔ ملک گجرات

بمبئی کے سطحی پیمانے

۱۔ کانٹھی یا مربع = ۲،۳۶،۹۹ مربع فیٹ یا
۲۴۹ ۱/۴ کیوبٹ کے

۲۰۔ کانٹھی ــ ۱۔ پنڈ

۲۰۔ پنڈ ــ ۱۔ بیگھہ

۴۔ بیگھہ ــ ۱۔ روکھ

۲۰۔ روکھ ــ ۱۔ چوہر

بنگال کے طولانی پیمانے

۳۔ جو ــ ۱۔ انگل

۴۔ انگل ــ ۱۔ مشت (یعنی مٹھی)

۳۔ مشت ــ ۱۔ بگھیت (اس کو علاقہ بمبئی میں ونت کہتے ہیں)

۲۔ بگھیت ــ ۱۔ ہاتھ یا ۱۸ انچ انگریزی کے

۴۔ ہاتھ ــ ۱۔ دھانو

۲۰۰۰ دھانو ــ ۱۔ کروس (یعنی کوس)

۴۔ کروس ــ ۱۔ جوجن

بنگال کے سطحی پیمانے

۵۔ مربع کیوبٹ (یعنی ہاتھ) ۱۔ کاچھا

۴۔ کاچھا ــ ۱۔ چھٹاک

۴۔ چھٹاک ــ ۱۔ پتوا

۴۔ پتوا ــ ۱۔ کوٹھہ

۲۰۔ کوٹھہ ــ ۱۔ بیگھہ[1]

پنجاب کے طولانی پیمانے

۲۷۔ پیسے ــ ایک ہاتھ

۱۰۔ کرم ــ ایک جریب

۱۳۔ جریب ــ ایک کوس

پنجاب کے سطحی پیمانے

۲۰۔ مربع کرم ــ مرلہ

۲۰۔ مرلہ ــ کنال

۴۔ کنال ــ بیگھہ

۴۔ بیگھہ ــ گھماں

مدراس کے سطحی پیمانے

۲۴ موتی یا ۱۰۰ انگلی ــ ۱۔ کانی یا

[1] یہ بیگھہ برابر ہے ۴۰/۱۲۱ یعنی ۰.۳۳۰۵۷۰۵ ایکڑ کے یا ۳ ۱/۴۰ بیگھہ مساوی ہے ایک ایکڑ کے۔

(۴۰۰ مربع انگریزی یا)
۴- بنگالی بیگھے

ممالک مغربی کے طولانی پیمانے

۱- گز آلہی — ۳۳ انچ انگریزی کے
۴- گز آلہی — ۱- بانس
۲۰- بانس = ۱- جریب

اوڑیسہ میں پوریکا ۵۵۳۴۲۱۰ فیٹ کا ہوتا ہے اور ترہٹ میں لاجی ۹ ۳/۴ فیٹ کا ہوتا ہے اور بعض مقامات میں ۱۶- ہاتھ کا ایک نل ہوتا ہے۔

ممالک مغربی کے سطحی پیمانے

دلی- پٹنہ- شاہ آباد- سارن- بھاگلپور- سیکر میں

۱ بیگھہ = ۳۶۰۰ مربع گز آلہی یا
۱ = ۳۰۲۵ مربع گز انگریزی

اسکی تفصیل تقسیم ہم پہلے بیان کرچکے ہیں

ہم نے یہ بھی مناسب خیال کیا کہ [illegible] کا بھی مختصر ذکر کردیا جائے تاکہ زمینداران مملکت آصفیہ کو سہولت ہو اور ان کے [illegible] پیمانوں کا صحیح صحیح اصول پر پتہ چل سکے۔

## حیدرآباد دکن کے اسناد میں قطعات زمین کا ذکر

ملک دکن جب تک شاہان دہلی کے تابع تھا اس وقت تک دکن کے کسی حصہ مفوضہ میں انتظام کے لیے شاہان دہلی کی طرف سے عمال مقرر ہوکر آتے تھے اور ان عمال کا لقب کبھی دیوان اور کبھی صوبہ ہوتا تھا۔ دکن کے عمال جب اسناد جاری کرتے تھے تو اپنے اسناد میں دہلی کے بادشاہ وقت

کئے مقادیر کا استعمال کرتے تھے۔

سند میں اگر بلا کسی قید کے صرف مقدار زمین لکھی ہوئی ہو تو یہ سمجھا جائے کہ جس سنہ میں سند کی اجرائی ہوئی ہے اس عہد کے بادشاہ کا گز اور بیگہ تصور کرنا چاہیئے کیونکہ دیوان و صوبہ داردکن نے کوئی نئے مقادیر ایجاد نہیں کیے تھے اور نہ وہ اس کی ایجاد کے مجاز تھے البتہ عمال دکن اتنا ضرور کرتے تھے کہ بجائے موسوم شدہ گز وں اور بیگھوں کے صرف گز الٰہی یا گز بادشاہی لکھدیا کرتے تھے جیسا کہ بادشاہ عالمگیر اور محمد شاہ بادشاہ ہندوستان کے عمال و صوبہ جات کے اسناد میں موجود ہیں جس سند میں گز شاہی درج ہو وہ گز اس زمانہ کے بادشاہ دہلی کا سمجھنا چاہیئے جو اس سند کی اجرائی کے سال میں حکمران تھا۔

مضمون صدر ان اسناد سے متعلق بیان کیا گیا ہے جو شاہان دہلی یا نیز دیوان صوبہ دار عامل نے دکن کے اراضیات کی نسبت جاری کیے ہیں ہم انشاء اللہ تعالیٰ آیندہ یہ بھی بیان کریں گے کہ وکیل کے اختیارات کیا تھے دیوان کے کیا اقتدارات تھے صوبہ دار کس حد تک اسناد جاری کرسکتا تھا اور عمال کے کیا اختیارات تھے۔

حیدرآباد میں مساحت کی طولانی اکائی کی مقدار (یعنے ۲) ہاتھ ہے جو مساوی ہے گز جہانگیری (۴۸) انگل سے۔ اس پیمانہ کو مسلمانان دکن نے ذراع شرعی سے اخذ کیا ہے کیونکہ یہ گز (ذراع شرعی) (۲۴) انگل کا

مضاعف ہے یا یوں کہا جائے کہ حیدرآباد کا گز بلحاظ ہنود کے گز سے دوچند
کیا گیا ہے اس لیے کہ اہل ہنود کی طولانی اکائی (یعنے ہت) تقریباً گز شرعی کے
برابر ہے۔ یہ جو دو گز حیدرآبادی کا مضاعف ہے لیکن اصلی مقدار کو مضاعف کرکے
اس کا نام گز رکھا چنانچہ اس وقت ہندوؤں میں بھی انکے اصلی گز یعنے ایک ہاتھ کے
مضاعف کو ایک گز کہتے ہیں اسی طرح یہ بھی کہا جاسکتا ہے کہ مسلمانان حیدرآباد نے
اپنی مذہبی ذراع مضاعف کرکے اس کا نام گز رکھ لیا

حیدرآبادی بیگہ بھی مسلمان شاہان ہند کے موافق ہے یعنے ہر ضلع
اس کا (۶۰) گز کا ہے جس کے (۳۶۰۰) مربع گز ہوتے ہیں حقیقت میں یہ
اہل اسلام کا مذہبی پیمانہ ہے جو کتب فقہ میں جریب کے نام سے موسوم ہے
لیکن فرق اتنا ہے کہ کتب مذہبی میں جریب کے گز شرعی ہیں اور ہند کے
مسلمان بادشاہوں نے اپنے اپنے عہد میں جس گز کو ایجاد کیا اسی گز سے
بیگہ کا شمار کیا گیا۔ حیدرآباد میں گز دو ہاتھ کا ہے اس حساب سے بیگہ کا
رقبہ بھی (۳۶۰۰) گز مربع ہوتا ہے

دکن میں پرتن کا بھی رواج ہے چار بیگہ کا ایک پرتن کہلاتا ہے
۲۰ پرتن کا (جس سے اسی بیگہ ہوتے ہیں) ایک آوت کہلاتا ہے۔
پرتن و آوت دکن کی اصطلاح ہے۔

دکن کے صوبہ برار اور اس کے اطراف میں آٹھ بیگہ کو ایک متن

کہتے ہیں۔ اور ۱۰ اتن کو ایک آوت

خافی خاں نے لکھا ہے کہ آوت کا اطلاق مطلقاً قلبہ پر بھی ہوتا ہے اور ایک قلبہ یعنے جوڑی بیل کے جس قدر زمین جوتی جائے اس کو آوت کہتے ہیں۔

ملک حیدر آباد دکن میں نتن ۹ بیگہ کو اور ناگر ۱۸ بیگہ اور چاور ۱۲۰ بیگہ کو کہتے ہیں۔

حیدر آباد دکن میں پانڈ اور بام کا بھی رواج ہے۔ پانڈ اور بام ایک پیمانہ کا نام ہے یہ سطحی پیمانہ ہے جس کا رقبہ (۱۵۰) مربع گز کا ہوتا ہے۔ ایسے (۲۰) پانڈ کا ایک بیگہ جو مساوی (۳۰۰۰) مربع گز کا ہوتا ہے۔

**بیل کر بیگی**۔ ت۔ اسم مذکر۔ صوبہ دار ملک۔ طرفدار۔ حاکم ضلع۔ عامل پرگنہ یا صوبہ۔ صدر صوبہ۔ سر پرگنہ۔ سر صوبہ۔

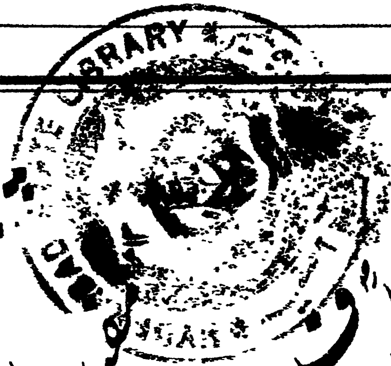
# حصہ اول ختم شد

## قطعہ تاریخ

چھپی فرہنگ عثمانی بعہد آصف سابع
[illegible] عام ہے سایہ حضرت استاد سلطانی
کہا لطف علی عارف نے سال اسکی طباعت کا
کھلا زیب عروس سلطنت فرہنگ عثمانی

۱۹۲۹ع

عارف ابو العلائی مؤلف فرہنگ عثمانی



# ہدایات

۱ اس کتاب کی باضابطہ رجسٹری علاقہ سرکار عالی و قار و سرکار عظمت مدار میں کرادی گئی ہے۔ براہ کرم کوئی صاحب قصد طبع نہ فرمائیں۔

۲ ہر کتاب پر مولف کی دستخط ہوگی۔

۳ قیمت کتاب

سرکار سے بیس روپیہ سکہ ملکی

امراء سے دس روپیہ 〃

عوام الناس سے پانچ روپیہ 〃

۴ خرچ ٹپہ بذمہ خریدار

۵ براہ کرم نام و پتہ صراحت سے واضح لکھا جائے۔

معلن

ابو المعارف میر لطف علی عارف ابو العلائی

قاضی پرگنہ ہتنور

بیت اندرون فتح دروازہ حیدرآباد دکن